اسلام عورت اور یورپ

www.KitaboSunnat.com

ابوسعد احسان الحق شہباز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام عورت اور یورپ

www.KitaboSunnat.com

جمع وترتیب:

ابوسعد احسان الحق شہباز

شعبہ نشر و اشاعت دار الاندلس

4۔ لیک روڈ چوبرجی لاہور

فون 7231106-7240940

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

اسلام عورت اور یورپ

جمع وترتیب:

ابوسعد احسان الحق شہباز

تعداد	ایک ہزار
اشاعت اوّل	جنوری 2004ء
ناشر	دارالاندلس
قیمت	

ملنے کا پتہ

دارالاندلس
۴۔لیک روڈ، چوبرجی لاہور
فون: 7230549-7231106

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

خطبہ مسنونہ

عرض ناشر

مقدمہ 17

فصل اول

عورت کی حیثیت

اسلام اور کفر کی نگاہ میں 21

سب سے بہتر حیثیت 22

بحیثیت بیٹی 22

بحیثیت بیوی 23

عورت یونان وروم کی تہذیب میں 23

یہود 23

عیسائی 24

اسلام 24

بحیثیت ماں 26

غور کریں! 26

بحیثیت بہن، خالہ، پھوپھی وغیرہ 27

وراثت 27

نکاح وطلاق 27

عیسائیت 28

ہندوازم 28

زمانۂ جاہلیت 29

اسلام پر اطمینان کیلئے گہری سنجیدگی اور ایمان کی لذت 29

اسلام کیا چاہتا ہے؟ 30

شیطان کی چاہت 31

عورت کی عقلمندی کا امتحان 31

امتحان کا معیار 32

اللہ تعالیٰ کی تقسیم 32

جسمانی فرق 32

احکام میں فرق 33

فصل دوم

خاندانی وعائلی نظام

مردوں کے خصوصی احکام 34

اس آیت کا تقاضا 34

مرد کی ذمہ داریاں 35

عورت کی ذمہ داریاں 36

میاں بیوی میں اعتماد ومحبت 37

اسلام کے خاندانی وعائلی نظام کی برکت 38

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کفر کے معاشرے اور ان کی بے اطمینانی 38
افسوس! 39
کفر کا پراپیگنڈہ اور امت کی فکری کمزوری 39
ہماری عورتوں کو 40
اسلام کے نظام عدل کے موثر ہونے کی مثال 40
اسلام کی اس تقسیم پر شیطان کا حملہ 41
آزادئ نسواں کا نعرہ 41
حملے کی ابتداء 42
برصغیر میں 42
مصر میں 42
ترکی میں 43
ایران میں 43
افغانستان، البانیہ اور تیونس میں 43
عراق میں 44
الجزائر میں ایک افسوسناک واقعہ 44
فتنہ کی آگ بھڑک اٹھی 44
کفار کی سازش کی حقیقت 44
عورت فکری طور پر گمراہ ہوگئی 44
مصدر ہدایت سے بے خبری 45
کفار کیا چاہتے ہیں 45
احکام وشریعت الہیہ کا توڑنا اور مرد کی برابری کرنا 46
اعدائے اسلام کا ہدف 47

فصل سوم

عورت کے لیے اسلام کے احکام

اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا اور مردوں جیسا بننے کی کوشش نہ کرنا 48
آزادی اور برابری کے پس پردے میں ظلم 49
فضیلت مرد 49
تنبیہ 50
کفار کی خواہش کہ عورت اللہ پر عدم اعتماد کر کے اس کا دین ٹھکرائے 51
لمحۂ فکریہ 51
عورتوں کے لئے راہ ایمان 51
گھروں میں رہنا 52
وجہ 53
گھر میں رہنے کی حکمت اور فائدے 53
مقصد حیات 54
کفار کی سازش 54
ذرا سوچیں تو 54
پردہ کرنا 55

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

قرآنی دلائل

پہلی آیت 56
جلابیب 56
یُدْنِیْنَ علیھنّ 57
صرف کندھوں پر سے لٹکانا 57
دوسری آیت حجاب 57
یہ آیت، آیتِ حجاب کیوں؟ 58
پسِ منظر 58
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پردہ 59
پردہ کا حکم اور اس کی حکمت 60
جن سے پردہ نہیں ان کے تقابل سے تاکید 60
دلوں کی طہارت اور پردہ 61
آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں زنا کرتے ہیں 61
جب سارا جسم بدکار رہا تو پاکیزگی کیسے؟ 61
بے پردگی گندگی ہے 62
اللہ کیا چاہتے ہیں اور کفار کیا؟ 62
ارے مسلمان! 62
تنبیہ 63
تیسری آیت 63
ازواج مطہرات ماڈل رول 64
فاسق وفاجر لوگوں کے عزائم 64
پردے کا امتیاز 64
گندگی اور تطہیر 65
کفار کے پروگرام 65
ہماری عزت وناموس کا محافظ کون؟ 65
زمانۂ جاہلیت کی عورت کی سوچ 66
پردہ حفاظت ہے یا......؟ 67
چوتھی آیت 67
پردے کے ساتھ آنکھیں جھکانا اور پاکیزگی 68
زیب وزینت چھپانا 68
زینت کی صورتیں 69
جسمانی خوبصورتی 69
زیور کی زینت 69
لباس کی زینت 69
برقع اور چادریں بھی دیدہ زیب نہیں ہونی چاہئیں 70
اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا کا مفہوم 70
وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ کا مفہوم 70
آج کل چادر کا طریقہ 71
پردے کی جامعیت 71
آج کل کا الٹا نظام 72
وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ کا مفہوم 72

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کن سے پردہ نہیں 72
نوٹ 74
پانچویں آیت 74
رخصت اور غلط استعمال 74

فصل پنجم

احادیث مبارکہ

پہلی حدیث 76
دوسری حدیث 76
تیسری حدیث 77
چوتھی حدیث 77
صحابیات کا زبردست ایمان اور مثالی اطاعت 78
صحابہ کرام میں تعریف کی بنیاد 78
ایمان کی صحت و بیماری 78
بندہ کی مثال 79
پانچویں حدیث 79
مجبوری میں بھی پردہ 80
چھٹی حدیث 80
احرام اور پردہ 80
ساتویں حدیث 81
آٹھویں حدیث 81
نویں حدیث 81
دسویں حدیث 82
گیارہویں حدیث 82
بارہویں حدیث 83
قدموں کو چھپانا 83
ننگے ٹخنے والی 84
آدھے برقعے 84
غور کریں 84
تیرہویں حدیث 84
دیور اور جیٹھ سے پردہ 85
چودہویں حدیث 85
پندرہویں حدیث 85
خوشبو پر اتنا غضب 86
سولہویں حدیث 86
مردوں کی مشابہت 87
سترہویں حدیث 87
اٹھارہویں حدیث 87
ابرو بنانا جدید فیشن 89
عورت آخر ایسا کیوں کرتی ہے؟ 89
بیوٹی پارلرز 89
انیسویں حدیث 90
منگنی کے وقت دیکھنے کی اجازت 90
خلاصۂ کلام 92

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نوٹ 92

فصل ششم

پردہ کے فوائد

عزت کی حفاظت 93
دلوں کی طہارت 93
مکارم اخلاق 93
پاکدامن ہونے کی علامت 93
شریر لوگوں کی ہوس وشیطانی خیال سے بچاؤ 94
حفاظت حیاء 94
پردہ ایک رکاوٹ 95
مردوں کے ساتھ عام اختلاط ، اکٹھا ہونا ،
ملنا جلنا حرام ہے 95
مسجد میں آتے جاتے بھی اختلاط نہیں 95
عورتوں کے لئے مسجد میں الگ دروازے 96
راستوں میں بھی اختلاط منع 96
سر میں لوہے کی سلاخ ماری جائے یہ
عورت کو مس کرنے سے بہتر ہے 97
فیصلہ کریں 98
کفار کے پروگرام 99
ایمان سب سے قیمتی چیز 99
کامیاب زندگی 99
ایمان وحیا کی حفاظت کے لیے 100
بغیر محرم کے سفر حرام 100
گھر میں اجازت لے کر آنا 100
خطبہ جمعہ اور نماز کی رخصت 100
عورت کا عورت کے ساتھ لیٹنا 101
بیوی اپنے خاوند سے دوسری کسی
عورت کے محاسن بیان نہ کرے 101
عفت وعصمت ،شرم وحیا کی حفاظت
کے لئے مضبوط قلعہ (شادی) 101
شادی کے بغیر عبادات 102
شادی کی مشروعیت 103
والدین کے لئے انتباہ 103
الزام تراشی ،بدگمانی،عیب تلاش کرنا،شک وشبہ 103

فصل ھفتم

کفار کی سازشیں اور خواہش پرستی وایمان کی تباہی پر مبنی پراپیگنڈے

چہرے کا پردہ نہیں 105
ستم کی بات 105
قرآن ،حدیث اور اجماع 107
افسوس 107

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخلوط نظامِ تعلیم	107	عجیب منطق	112
بچوں کے ایمان کی حفاظت	108	کیسے پاگل بنا دیا گیا	113
حفاظت حیاوایمان پر سخت تربیت	109	دنیوی علوم وفنون	113
ایک عورت کی اور امریکی جج کی گواہی	109	غیرت	113
اہل ایمان! غیرت کرو	109	امت مسلمہ کو کب غیرت آئے گی؟	114
عورتوں کی مخلوط تعلیم	110	غیرت صحابہ	115
اسلام کے خلاف خواہشات کی پیروی اور		ایک اعرابی کی غیرت	115
مرضی کی زندگی گزارنے کو کامیابی قرار دینا	110	غیرت کے مقابلے میں دیوثیت	116
عقیدے کی تباہی	111	یاد رہے	117
جمہوری نظام میں دھکیلنا	111	دیوث کا انجام	117
میدانِ حیات میں بھرپور کردار	112	کرنے کا کام	117

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَبَعْدُ!))

ارشاد باری تعالی ہے۔

''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔'' (الحجرات۔۱۳)

''اسلام عورت اور یورپ،، ایسی کتاب ہے۔ کہ جس میں ہمارے فاضل بھائی مولانا احسان الحق شہباز نے عورت پر اسلام کے عظیم الشان احسانات کا تذکرہ اور مغرب کے مظالم کا پردہ چاک کیا ہے۔ اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ بنایا، یورپ نے اسے سر بازار رسوا کیا۔ اسلام نے ماں، بہن، بیٹی، اور بیوی کی حیثیت سے تقدس دیا یورپ نے انسانیت کی تمام حدود پھلانگتے ہوئے زنا، بدکاری اور بے راہ روی کی بدترین بنیادوں پر معاشرہ تباہ کیا۔ اسلام نے پردہ کے احکامات کے ذریعے عفت وعصمت کے آبگینے کی حفاظت کا اہتمام کیا۔ جبکہ یورپ نے سینما گھر، وی سی آر، ڈش اور کیبل نیٹ کے شیطانی جال بچھا کر عفت مآب خاندانوں کو ذلت آمیز انجام سے دوچار کیا۔ مخلوط تعلیم دلوا کر آشناؤں کے ساتھ فرار کے راستے دکھائے، اپنے عدالتی نظام کے ذریعے ''کورٹ میرج،، کروائے اور اپنے سیاسی نظام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے اسمبلیوں کی زینت بنایا۔

حقیقت میں یورپ نے عورت کی فطری نزاکتوں کو اسلام کے خلاف اس برے طریقے سے استعمال کیا۔ اور اتنا غلیظ پروپگنڈہ کیا کہ آج یوں محسوس ہوتا ہے گویا اسلام عورتوں کے حقوق کا مخالف اور یورپ ان کا محافظ ہے۔

اس کتاب میں انہی نظریات کا بطلان کیا گیا ہے۔ اور اسلام کے رحمت ورافت سے لبریز نظام کے فیوض وبرکات واضع کیے ہیں۔ کتاب نہایت جامع ہے۔ یورپ سے متاثر طبقے بالخصوص خواتین کو اس کا لازمی مطالعہ کرنا چاہیے۔ تاکہ ان کے سامنے حق واضع ہو جائے۔ اور کفر وطاغوت کی سازشوں کا قلع قمع ہو جائے۔

" اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ "

آمین ثم آمین

محمد سیف اللہ خالد

مدیر دارالاندلس

❀❀❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

﴿وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ٭ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ﴾

[التحریم : ۱۱،۱۲]

''اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے سامنے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی (انہوں نے جنت کے مقابلے میں دنیا کی بادشاہی کو ٹھکرا دیا) جب انہوں نے کہا: ''اے میرے رب! جنت میں اپنے پاس میرا گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل (سزا) سے نجات دے اور ظالم قوم سے مجھے نجات دے دے۔'' اور عمران کی بیٹی مریم علیہا السلام کی مثال بیان فرمائی، انہوں نے اللہ کی مرضی پر ایک بہت بڑے کام کے لئے اپنا سرِ تسلیم خم کر دیا اور پرواہ نہیں کی کہ لوگ کیا کہیں گے) جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اور ہم نے براہِ راست اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کی باتوں کو سچا ثابت کر دکھایا اور اس کی کتابوں کو بھی اور وہ فرمانبرداری کرنے والوں میں سے تھی''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو سارے ایمان والوں کے لئے بطورِ مثال و نمونہ ذکر کیا ہے۔ ان کا مضبوط کردار، کٹھن ماحول میں رہ کر بھی شریعت پر استقامت اور دین پر عمل کی راہ میں سخت قسم کی پریشانیاں، بدنامیاں، لوگوں کی باتیں سننا، ان سب کے باوجود عقیدے اور ذہن کی اس قدر پختگی کہ کفر اور اس کے طریقوں سے نفرت اور اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہی رہی۔ یہ ایک ایسا بلند کردار ہے کہ جسے قیامت تک اہلِ ایمان کیلئے اللہ تعالیٰ اس کو نمونہ قرار دے رہے ہیں۔

جب سارے ایمان والوں...... جن میں مومن مرد بھی شامل ہیں...... کے لئے یہ کردار ایک نمونہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے تو اس سے عورتوں کو خصوصی طور پر ایمان و کردار کی پختگی پر ترغیب ملنی چاہیے۔ آج کسی بھی عورت کی پریشانی دین پر عمل کے حوالے سے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا سے بڑی تو نہیں ہو سکتی جو اللہ کے سب سے بڑے دشمن اور جناب موسیٰ علیہ السلام کے خون کے پیاسے اور اہلِ ایمان کے جانی دشمن فرعون کے گھر میں تھیں۔ ذرا سنجیدگی سے سوچیں ان کی کیسی مجبوریاں ہوں گی، کتنی پریشانی اور بے بسی ہوگی، مگر ایمان پر، دینِ موسیٰ پر ثابت قدم رہ کر اور ڈٹ کر دکھایا ہے اور رہتی دنیا تک عورتوں کو پیغام دے دیا کہ عورت اگر دل سے ایمان کے ساتھ مخلص ہو جائے تو کفار کے گھروں میں رہ کر بھی ایمان کے مطابق زندگی گزار سکتی ہے۔ (ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ)

شریعت پر عمل، اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی وجہ سے ماحول اور معاشرے میں پرانی، دقیانوسی اور اسی طرح کی باتیں سننے سے، طنز و مزاح کے نشتر چلنے سے ڈرنے والی اور پھر بزدلی اور دل برداشتگی کی وجہ سے شریعت کو چھوڑ کر زمانے کا ساتھ دینے اور بازاری عورت اور شیطان کے ہتھیار کے طور پر استعمال ہونے والی ذرا غور کرے اس کی یہ پریشانیاں سیدۂ مریم علیہا السلام سے زیادہ تو نہیں ہو سکتیں جنہوں نے اللہ کے حکم و رضا پر بغیر باپ کے كَلِمَةُ اللّٰهِ وَ رُوْحُ اللّٰهِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنم دینے پر اپنے آپ کو تیار کر لیا اور لوگ کیا کہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے! کیا باتیں کریں گے! ان ساری چیزوں کو اللہ پر چھوڑ دیا تھا۔

یقیناً ایسے بلند کردار لوگ ہی اپنے دین پر قائم رہ سکتے ہیں جن کے ذہن سطحی اور لوگوں کی باتوں پر پریشان ہونے والے نہ ہوں بلکہ وہ ان لوگوں کو سطحی و کمینگی کی سطح پر رکھ کر سوچتے ہوں کہ یہ اللہ کے نافرمان ہیں حالانکہ اللہ نے انہیں پیدا کیا ہے، عزتیں دینے والا، زندگی دینے والا، نعمتیں عطا کرنے والا اللہ ہے مگر یہ لوگ کس قدر جاہل ہیں کہ انہیں رب تعالیٰ کی قدر نہیں یہ لوگ دنیا داری میں، شیطانی رسم و رواج میں فخر و غرور میں، اپنی عزت و حیا کو داؤ پر لگائے ہوئے ہیں۔ چندروزہ زندگی میں تو اپنا بڑا چھوٹا مقام پیدا کرنا چاہتے ہیں مگر آخرت کی ہمیشہ والی زندگی کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ یہاں دنیا کی معمولی معمولی باتیں بڑی سامنے رکھتے ہیں اور آخرت کے حوالے سے نہیں سوچتے کہ جب پہلے پچھلے سب جمع ہوں گے وہاں یہ کیا منہ دکھائیں گے۔ بدنامی اور بے عزتی تو دراصل وہاں ہوگی۔

کیا واقعتاً یہ کمینگی نہیں کہ دنیا میں جو ہمیں تھوڑے سے پیسے دے کر ہمارے حسن کی تعریف کر دے یا جس سے ہمارے کچھ مفادات وابستہ ہوں ان کی تو ہم عزت کریں اور احترام کریں اور وہ ذات جس نے ہمیں حسن بخشا ہے، خوبصورتی عطا فرمائی ہے اور بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اس سے محبت و احترام کی بجائے اس کی فرمانبرداری میں اپنی بے عزتی سمجھیں؟ ماں باپ کا گستاخ اور اساتذہ کا بے ادب تو برا سمجھا جائے کہ اسے حیا نہیں، اپنے محسنوں کی توہین کرتا ہے مگر جو اللہ رب العزت کا گستاخ، نافرمان، مزید یہ کہ یہود و نصاریٰ سے تعلق رکھنے والا ہو وہ کس طرح عقلمند و دانا سمجھا جا سکتا ہے؟

رب کا حق پہچان کر یہ ایمان اور وسعتِ ظرفی جن میں پیدا ہو جائے ان کے سامنے یہ دنیا کی حقیر اور گندی حرکات قابلِ نفرت بن جاتی ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی قدم قدم پر اطاعت کو ہی عظمت و عزت سمجھتے ہیں اور یہی بلند ایمان، مضبوط سوچ ان دونوں عورتوں کو نصیب ہوئی جس کے مقابلہ میں فرعون کی آرام و آسائش سے بھرپور شاہانہ زندگی حضرت آسیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہا السلام کی نگاہ میں ذلت و رسوائی اور ظلم و جہالت پر مبنی زندگی قرار پائی اور ایمان وعمل والی زندگی عظمت و عزت والی ٹھہری۔اسی طرح حضرت مریم علیہا السلام سب سے بے نیاز ہو کر اللہ کے حکم پر کمربستہ ہوگئی تھیں اور یہی وہ چیز ہے جس کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان دونوں کی مثال اہل ایمان کے سامنے رکھی ہے۔

❀❀❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

﴿وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ٭ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ﴾

[التحريم : ١١، ١٢]

''اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے سامنے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی (انہوں نے جنت کے مقابلے میں دنیا کی بادشاہی کو ٹھکرا دیا) جب انہوں نے کہا: ''اے میرے رب! جنت میں اپنے پاس میرا گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل (سزا) سے نجات دے اور ظالم قوم سے مجھے نجات دے دے۔'' اور عمران کی بیٹی مریم علیہا السلام کی مثال بیان فرمائی، انہوں نے اللہ کی مرضی پر ایک بہت بڑے کام کے لئے اپنا سرِ تسلیم خم کر دیا اور پرواہ نہیں کی کہ لوگ کیا کہیں گے) جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اور ہم نے براہِ راست اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کی باتوں کو سچا ثابت کر دکھایا اور اس کی کتابوں کو بھی اور وہ فرمانبرداری کرنے والوں میں سے تھی''۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو سارے ایمان والوں کے لئے بطورِ مثال و نمونہ ذکر کیا ہے۔ ان کا مضبوط کردار، کٹھن ماحول میں رہ کر بھی شریعت پر استقامت اور دین پر عمل کی راہ میں سخت قسم کی پریشانیاں، بدنامیاں، لوگوں کی باتیں سننا، ان سب کے باوجود عقیدے اور ذہن کی اس قدر پختگی کہ کفر اور اس کے طریقوں سے نفرت اور اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہی رہی۔ یہ ایک ایسا بلند کردار ہے کہ جسے قیامت تک اہلِ ایمان کیلئے اللہ تعالیٰ اس کو نمونہ قرار دے رہے ہیں۔

جب سارے ایمان والوں ...... جن میں مومن مرد بھی شامل ہیں...... کے لئے یہ کردار ایک نمونہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے تو اس سے عورتوں کو خصوصی طور پر ایمان و کردار کی پختگی پر ترغیب ملنی چاہیے۔ آج کسی بھی عورت کی پریشانی دین پر عمل کے حوالے سے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا سے بڑی تو نہیں ہوسکتی جو اللہ کے سب سے بڑے دشمن اور جناب موسیٰ علیہ السلام کے خون کے پیاسے اور اہلِ ایمان کے جانی دشمن فرعون کے گھر میں تھیں۔ ذرا سنجیدگی سے سوچیں ان کی کیسی مجبوریاں ہوں گی، کتنی پریشانی اور بے بسی ہوگی، مگر ایمان پر، دینِ موسیٰ پر ثابت قدم رہ کر اور ڈٹ کر دکھایا ہے اور رہتی دنیا تک عورتوں کو پیغام دے دیا کہ عورت اگر دل سے ایمان کے ساتھ مخلص ہو جائے تو کفار کے گھروں میں رہ کر بھی ایمان کے مطابق زندگی گزار سکتی ہے۔ (ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ)

شریعت پر عمل، اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی وجہ سے ماحول اور معاشرے میں پرانی، دقیانوسی اور اسی طرح کی باتیں سننے سے، طنز و مزاح کے نشتر چلنے سے ڈرنے والی اور پھر بزدلی اور دل برداشتگی کی وجہ سے شریعت کو چھوڑ کر زمانے کا ساتھ دینے اور بازاری عورت اور شیطان کے ہتھیار کے طور پر استعمال ہونے والی ذرا غور کرے اس کی یہ پریشانیاں سیدۂ مریم علیہا السلام سے زیادہ تو نہیں ہوسکتیں جنہوں نے اللہ کے حکم و رضا پر بغیر باپ کے کَلِمَةُ اللّٰهِ وَ رُوْحُ اللّٰهِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنم دینے پر اپنے آپ کو تیار کرلیا اور لوگ کیا کہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے! کیا باتیں کریں گے! ان ساری چیزوں کو اللہ پر چھوڑ دیا تھا۔

یقیناً ایسے بلند کردار لوگ ہی اپنے دین پر قائم رہ سکتے ہیں جن کے ذہن سطحی اور لوگوں کی باتوں پر پریشان ہونے والے نہ ہوں بلکہ وہ ان لوگوں کو سطحی و کمینگی کی سطح پر رکھ کر سوچتے ہوں کہ یہ اللہ کے نافرمان ہیں حالانکہ اللہ نے انہیں پیدا کیا ہے، عزتیں دینے والا، زندگی دینے والا، نعمتیں عطا کرنے والا اللہ ہے مگر یہ لوگ کس قدر جاہل ہیں کہ انہیں رب تعالیٰ کی قدر نہیں یہ لوگ دنیا داری میں، شیطانی رسم و رواج میں فخر وغرور میں، اپنی عزت و حیا کو داؤ پر لگائے ہوئے ہیں۔ چندروزہ زندگی میں تو اپنا بڑا چھوٹا مقام پیدا کرنا چاہتے ہیں مگر آخرت کی ہمیشہ والی زندگی کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ یہاں دنیا کی معمولی معمولی باتیں بڑی سامنے رکھتے ہیں اور آخرت کے حوالے سے نہیں سوچتے کہ جب پہلے پچھلے سب جمع ہوں گے وہاں یہ کیا منہ دکھائیں گے۔ بدنامی اور بے عزتی تو دراصل وہاں ہو گی۔

کیا واقعتاً یہ کمینگی نہیں کہ دنیا میں جو ہمیں تھوڑے سے پیسے دے کر ہمارے حسن کی تعریف کر دے یا جس سے ہمارے کچھ مفادات وابستہ ہوں ان کی تو ہم عزت کریں اور احترام کریں اور وہ ذات جس نے ہمیں حسن بخشا ہے، خوبصورتی عطا فرمائی ہے اور بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اس سے محبت و احترام کی بجائے اس کی فرمانبرداری میں اپنی بے عزتی سمجھیں؟ ماں باپ کا گستاخ اور اساتذہ کا بے ادب تو برا سمجھا جائے کہ اسے حیا نہیں، اپنے محسنوں کی توہین کرتا ہے مگر جو اللہ رب العزت کا گستاخ، نافرمان، مزید یہ کہ یہود و نصاریٰ سے تعلق رکھنے والا ہو وہ کس طرح عقلمند و دانا سمجھا جا سکتا ہے؟

رب کا حق پہچان کر یہ ایمان اور وسعتِ ظرفی جن میں پیدا ہو جائے ان کے سامنے یہ دنیا کی حقیر اور گندی حرکات قابلِ نفرت بن جاتی ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی قدم قدم پر اطاعت کو ہی عظمت و عزت سمجھتے ہیں اور یہی بلند ایمان، مضبوط سوچ ان دونوں عورتوں کو نصیب ہوئی جس کے مقابلہ میں فرعون کی آرام و آسائش سے بھرپور شاہانہ زندگی حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسیہ علیہا السلام کی نگاہ میں ذلت و رسوائی اور ظلم و جہالت پر مبنی زندگی قرار پائی اور ایمان و عمل والی زندگی عظمت و عزت والی ٹھہری ۔اسی طرح حضرت مریم علیہا السلام سب سے بے نیاز ہو کر اللہ کے حکم پر کمر بستہ ہو گئی تھیں اور یہی وہ چیز ہے جس کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان دونوں کی مثال اہل ایمان کے سامنے رکھی ہے۔

❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

عورت کی حیثیت

اسلام اور کفر کی نگاہ میں:

زندگی کے کسی موڑ پر یہ سوچ اپنے اندر لائیں کہ اس دنیا میں عورت کو عزت ووقار کیا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ وابستگی میں ملتا ہے یا اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر کفار کی تہذیب وثقافت میں اور دنیا کے رسم ورواج اور دکھلاوے میں؟ اس معاملے پر غور کرنے کے لئے ہم ذرا ابتداء سے بات کرتے ہیں۔ پیدا کرنے والا، زندگی، خوبصورتی، جوانی، جسمانی و ذہنی صلاحیتیں اور ساری نعمتیں عطا فرمانے والا تو صرف اللہ ہے اور تو کوئی نہیں نا؟ ذرا سوچو تو!! یہود و نصاریٰ نے یا ہندوؤں اور مشرکوں نے عورت کو پیدا تو نہیں کیا؟ اس کو جوانی و خوبصورتی دینے والے یہ تو نہیں نا؟......صرف اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ عطا کرنے والا ہے۔ یہ سوچ اچھی طرح ذہن میں بٹھا لینے کے بعد دوسرے نمبر پر یہ غور کریں کہ دنیا میں عورت کا مقام ومرتبہ کیا ہے؟

یہ بدیہی حقیقت ہے کہ اس کائنات میں انسان کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بہتر پیرایہ میں پیدا فرمایا ہے، قسمیں اٹھا اٹھا کر اللہ تعالیٰ نے سورۃ التین میں یہ بات بیان فرمائی ہے پھر اس کی تعریفیں بھی بیان فرمائی ہیں۔ دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ آدَمَ ﴾ [بنی اسرائیل : ٧٠]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے اولادِ آدم کو بہت عزت و تکریم عطا فرمائی ہے''۔

آدم علیہ السلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور فرشتوں سے سجدہ کرایا انہی سے (بائیں پسلی کے اگلے نرم حصے سے) عورت (حضرت حواء علیہا السلام) کو پیدا فرمایا۔

سب سے بہتر حیثیت.............:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)) ❶

''ساری دنیا فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا میں جس قدر بھی مفید چیزیں ہیں ان سب میں سے بہتر صالحہ عورت ہے''۔

اندازہ لگائیں ساری دنیا سے بہتر صالحہ عورت کو قرار دیا گیا ہے۔

بحیثیت بیٹی:

عورت اگر بیٹی کی حیثیت میں ہے تو اسے بھی تحفظ و پیار اسلام نے عطا فرمایا، ورنہ عرب تو بچیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ)) ❷

''جو شخص دو لڑکیوں کو پالے حتیٰ کہ بالغ ہو جائیں تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا اور اتنا قریب ہوگا جتنی یہ دو انگلیاں اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا''۔

دوسری حدیث میں ہے (جس میں سوال کرنے والی عورت اور اس کے ساتھ دو بچیوں کا ذکر ہے) کہ حضرت عائشہ نے اسے چھوہارہ دیا تو اس نے آدھا آدھا دونوں بچیوں کو دے دیا (ایک حدیث میں تین چھوہاروں کا ذکر ہے اور یہ بھی کہ پہلے ایک ایک دیا پھر تیسرا بھی آدھا

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا المرأة الصالحة: ١٤٦٩۔

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الإحسان إلى البنات: ٢٦٣١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدھا دے دیا) تو آپ نے فرمایا: ''جو بچیوں کے لئے تکلیف برداشت کر کے ان سے اچھا سلوک کرے ان کے لئے یہ لڑکیاں دوزخ سے ڈھال اور جنت میں داخلے کا باعث بن جائیں گی۔'' ❶

بحیثیت بیوی:

اب ہم مختلف تہذیبوں میں عورت کا مقام و مرتبہ دیکھتے ہیں اور پھر غور کریں کہ عورت کو بحیثیت بیوی کس نے اعلیٰ وارفع مقام دیا۔

عورت یونان وروم کی تہذیب میں:

عورت اگر بیوی کی حیثیت میں ہوتو اسلام نے ہی اسے عزت و وقار اور تحفظ و اعتماد بخشا ہے ورنہ کفر، تو ''یونانی عموماً عورت کو کم درجہ کی مخلوق سمجھتے تھے''۔(تمدن عرب:۳۷۲) نیز ''یونانی اپنے اعلیٰ تمدن کے زمانے میں بھی بجز طوائف کے کسی عورت کی قدر نہیں کرتے تھے۔'' ❷

''روم میں مرد کی حکومت عورت پر جابرانہ تھی ......جن کا معاشرت میں کوئی حصہ نہ تھا اور شوہر کو اس کی جان پر بھی پورا حق تھا۔'' ❸

یہود:

((اِنَّ الْیَهُوْدَ کَانَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِیهِمْ لَمْ یُوَاکِلُوْهَا وَلَمْ یُجَامِعُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ)) ❹

''یہودی جب عورت کو حیض آجاتا تو اس سے ملنا جلنا، اکٹھے کھانا پینا، ایک جگہ اٹھنا

---

❶ صحیح مسلم ، کتاب البر الصلة ، باب فضل الإحسان إلی البنات : ۲۶۲۹، ۲۶۳۰ وصحیح بخاری کتاب الزکاة ،باب اتقوا النار ولو بشق تمرة والقلیل من الصدقة : ۱۴۱۸۔

❷ (تمدن عرب : ۳۷۳) ❸ (ایضاً)

❹ صحیح مسلم، کتاب الحیض ،باب جواز غسل الحائض رأس زوجها ...... الخ : ۳۰۲۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بیٹھنا چھوڑ دیتے''۔

عیسائی:

عیسائی تو ویسے ہی عورت کو ایمان اور روحانیت میں رکاوٹ سمجھا کرتے اور اس سے علیحدگی کو دین سمجھا کرتے تھے۔

اسلام:

یہ اسلام ہی ہے جس نے عورت کو جانوروں جیسی توہین آمیز اور تذلیل وتحقیر کی زندگی سے نجات دلائی اور عزت ووقار بخشا۔قرآن مجید میں بیویوں کے حقوق پر واضح فیصلہ فرمایا کہ:

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ﴾ (البقرة : ٢٢٨)

''اور عورتوں کے لئے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان کے ذمے ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے تو کمال وضاحت فرمادی،فرمایا،لوگو!

((فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ)) ❶

''عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو''۔

یہ تمہارے بعد گھروں کی حفاظت کرنے والیاں ہیں۔اللہ کے نام پر تم انہیں لے کر آئے ہو اور ان کے ماں باپ نے بھی انہیں تمہارے حوالے صرف اللہ کی وجہ سےکیا ہے،تو تم ان کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ)) ❷

''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہے''۔

---

❶ صحيح مسلم ،كتاب الحج ،باب حجة النبى ﷺ:حديث:١٢١٨۔

❷ جامع الترمذى ،كتاب المناقب، باب فضل أزواج النبى ﷺ : ٣٨٩٥، وابن ماجة، كتاب النكاح ،باب حسن معاشرة النساء : ١٩٧٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد کی روایت ہے:

''آپ ﷺ سے پوچھا گیا، بیوی کا حق کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا:'' جو تو خود کھائے اسے بھی کھلائے، جوخود پہنے اسے بھی پہنا اور اس کو چہرے پر نہیں مارنا، اس کو بدصورت یا قبیح و بری بات نہیں کہنا اور اس سے ناراض ہو کر گھر سے باہر علیحدگی اختیار نہیں کرنی''۔ ❶

ایک اور حدیث میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

''بیویوں سے غلاموں لونڈیوں والا سلوک نہیں کرنا کہ غلاموں لونڈیوں کی طرح انہیں مارو''۔ ❷

ایک حدیث میں ہے:

''عورتوں سے اچھا سلوک کرو، یہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں اور پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اوپر والا ہوتا ہے، اگر آپ اسے سیدھا کرنا چاہیں تو ٹوٹ جائے گی اور اگر چھوڑ دیں گے تو ٹیڑھی رہے گی، اسی حالت میں فائدہ اٹھاؤ اور اس سے اچھا سلوک کرو''۔ ❸

حیض والی حالت میں بھی اسلام نے صرف مجامعت پر اور نماز پڑھنے، روزہ رکھنے اور مسجد میں جانے پر پابندی عائد کی ہے، باقی اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، لیٹنا کام کاج سب کاموں میں اس کو ساتھ رکھنا ہے۔

نبی اکرم ﷺ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اسی حالتِ حیض میں اکٹھے کھاتے پیتے، لیٹتے، باتیں کرتے، ان کی گود میں سر رکھ کر آرام کرتے اور قرآن پڑھ لیا کرتے

❶ مسند احمد : ٤٤٧/٤ ، ابو داؤد ، كتاب النكاح ، باب في حق المرأة على زوجها : ٢١٤٢ ، ابن ماجه كتاب النكاح ،باب حق المرأة على الزوج : ١٨٥٠۔

❷ صحيح بخاري ، كتاب النكاح باب ،مايكره من ضرب النساء : ٥٢٠٤ ۔

❸ صحيح بخاري ، كتاب أحاديث الأنبياء ،باب خلق آدم وذريته : ٣٣٣١ وصحيح مسلم، كتاب الرضاع ،باب الوصية بالنساء : ١٤٧٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ ❶

حالتِ حمل اور ایام رضاعت میں عورتوں کے کھانے اور لباس پر توجہ کا قرآنِ مجید نے خصوصی حکم دیا ہے۔مزید تفصیل کے لئے قرآن وحدیث سے اس موضوع پر معلومات حاصل کریں اور سوچیں کہ عورت کو عزت دینے والا اسلام ہے یا کفر؟ پھر اپنا کردار دیکھیں کہ ہم اسلام کا شکریہ کرتے ہوئے اسلام سے محبت ،اس کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں یا اسلام سے متنفر اور کفر کے طریقوں کو اچھا سمجھتے ہیں؟

بحیثیت ماں:

اسلام نے عورت کو ماں کی حیثیت سے بھی عزت وتکریم بخشی ہے، اسے سب سے زیادہ اچھے سلوک کا حقدار قرار دیا ہے۔ ❷

جنت کو ماں کے قدموں تلے قرار دے کر اس کی عزت واحترام کو لازم قرار دیا اور واضح کیا کہ ماں باپ کی خوشنودی کے بغیر جنت کا دروازہ نہیں کھلے گا۔ ❸

قرآن میں تو اُنہیں ''اُف'' تک کہنے سے بھی منع کر دیا گیا۔ ❹

اور ماں باپ کے نافرمان کو لعنت کا حقدار اور جنت سے محروم قرار دیا۔

غور کریں!

عورت کو یہ عزت دینے والا صرف اسلام ہے، دوسرے ادیان باطلہ نے تو عورت کو صرف کھیل تماشے اور شہوت پرستی کے لئے ''شوپیس'' بنا کر اسے ذلیل ورسوا کیا۔ جب تک

---

❶ صحیح بخاری کتاب الحیض : ۲۹۵،۲۹۷،۲۹۸)

❷ صحیح بخاری ، کتاب الأدب ،باب من أحق الناس بحسن الصحبة :۵۹۷۱، وصحیح مسلم کتاب البر والصلة والأدب ،باب بد الوالدین و ایهما احق به :۲۵۴۸۔

❸ جامع الترمذی کتاب البر و الصلة ،باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین : ۱۹۰۰۔

❹ بنی اسرائیل : ۲۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل لگا رہا محبت کی، جب دل بھر گیا اسے چھوڑ دیا اور اس گندے چال چلن نے ماں، بیٹی، بہن کا تقدس ہی ختم کر کے رکھ دیا ہے۔عورتیں غور کریں کہ ان کی ناموس، عفت وعصمت اور نسوانی وقار کا محافظ اسلام ہے یا کفر؟ اور پھر یہ سوچیں کہ انہیں اسلام کے ساتھ مخلص ہونا چاہئے یا کفر کی مماثلت اختیار کرنے اور اس کے گندے طریقوں سے؟

بحیثیت بہن، خالہ، پھوپھی وغیرہ:

عورت کو بہن کی حیثیت میں بھی اسلام نے ہی تقدس و احترام دیا ہے ۔ نبی اکرم ﷺ کی دودھ کی بہن حضرت شیمہ آئیں تو آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھا دی ۔اسی طرح عورت کو بحیثیت خالہ بھی ماں کے برابر ہی قرار دیا گیا۔ [1]

اسی طرح دیگر رشتے جیسے پھوپھی، دادی، نانی اور سسرال کی عورتیں وغیرہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:'' جنہوں نے اپنی بیٹی یا بہن آپ کے نکاح میں دی ہے وہ بہت زیادہ عزت و احترام کا حق رکھتے ہیں''۔ [2]

اسی طرح پڑوسی کی بیوی غرض مختلف حیثیتوں سے عورت کو اسلام نے وقار بخشا ہے جبکہ کفار و مشرکین میں تو خاندانی نظام ہی نہیں رہا۔

وراثت:

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو مردوں کی جائیداد میں وراثت کا حقدار بھی قرار دیا ہے۔بحیثیت بیوی، ماں، دادی، نانی، بیٹی، بہن ان سب کے حصے مقرر کیے گئے ہیں ۔ وراثت سے بھی حصہ دیا اور زندگی میں اخراجات کا مکلف بھی مرد کو (خاوند، باپ، اولاد کی حیثیت سے) ہی بنایا ذرا سنجیدگی سے سوچیں کس قدر عورت کو عزت اور پیار اسلام نے عطا فرمایا ہے۔

نکاح وطلاق:

نکاح کے موقع پر بھی عورت سے مشورہ لازم قرار دیا گیا۔ کنواری ہے تو اس کی خاموشی

[1] جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب فی برالخالة: ١٩٠٤۔

[2] ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی الرجل یدمل بامرأة قبل ان ینقدها شیئا: ٢١١٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی رضامندی سمجھی جائے گی۔ اور اگر بیوہ یا مطلقہ ہو تو پھر زبان سے اظہار پسندیدگی کرے تو پھر، ورنہ ماں باپ کو بھی جبر کا اختیار نہیں۔ اور رشتہ طے کرتے وقت منگنی کے موقع پر زندگی کے ساتھی کو دیکھنے کی بھی اجازت ہے تاکہ خوش دلی سے وہ فیصلہ کرسکیں۔ پھر اگر ناخوشگوار حالات پیدا ہو جائیں، نباہ نہ ہو سکے، پھر بھی ظلم و زیادتی کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی بلکہ نہایت احسن طریقے سے چار درجے پہلے رکھے گئے۔

① زبان سے سمجھانا۔

② بستر سے علیحدگی (ناراضگی کے اظہار کے طور پر)۔

③ معمولی سرزنش (ہڈی نہیں توڑنا)۔

④ خاندان کے معتبر افراد کے ذریعے اصلاح کی کوشش۔ ❶

اور اگر ان چار درجات میں بھی حالات درست نہ ہوں تو پھر پانچویں نمبر پر حالت طہر میں ایک طلاق اور اس موقع پر بھی اُسے کچھ سامان و فائدہ پہنچانا پھر عدت کی مدت میں اسے نان ونفقہ و رہائش دینا مرد کے حقوق میں رکھا گیا ہے۔ اس طرح عزت سے اور اچھے طریقے سے علیحدگی کا تصور اسلام نے عطا کیا۔

عیسائیت:

عیسائیوں کی بائبل میں تو آج بھی لکھا ہے:

''اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ بھی زنا کرتا ہے''۔ (معاذاللہ) ❷

ہندوازم:

ہندوؤں میں عورت بیوہ ہو جائے تو اس سے کتنا ظالمانہ سلوک کیا جاتا ہے کہ ہر طرف

❶ ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی حق المرأۃ علی زوجها: ۱۱۶۳۔

❷ انجیل متی باب: ۱۹، آیت: ۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زبان طعن دراز ہو جاتی ہے، کوئی اس سے میل جول پسند نہیں کرتا، وہ منحوس سمجھی جاتی ہے اور اکثر اسے جلا دیا جاتا ہے، ہر کوئی اس سے نفرت کرتا ہے۔

زمانۂ جاہلیت:

زمانۂ جاہلیت میں بھی بیوہ ہونے والی عورت پر بہت ظلم ہوتا تھا۔ ایک سال تک اسے ایک بند کوٹھڑی میں قید کر دیا جاتا، وہیں کھانا پینا، رہنا سہنا اور وہیں پیشاب و پاخانہ وغیرہ ......اتنی گندگی اور زہریلی گیس وہاں پیدا ہو جاتی کہ سال کے بعد جب عورت کو نکالا جاتا تو وہ کوئی جانور لے کر اس کے ساتھ اندام نہانی کی صفائی کرتی تو اکثر وہ جانور اس زہریلی گیس اور گندگی سے مر جاتا۔ مگر یہ عورت چونکہ شروع سے اس کمرے میں رہتی رہی، اس لئے یہ عادی ہو جاتی تھی۔ آپ ذرا سنجیدگی سے سوچیں کہ عورت کو وقار کس نے بخشا ہے؟ اسلام نے یا دوسرے کفریہ مذاہب نے؟

اسلام پر اطمینان کے لئے گہری سنجیدگی اور ایمان کی لذت:

عورت کے متعلقہ تمام مراحل، مقامات اور احوال میں اسلام کو اور دیگر مذاہب کو تقابلی طور پر خوب سمجھیں اور اس پر غور کریں پھر دلی طور پر یہ یقین کریں کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو عورت کے نہ صرف حقوق کا علمبردار ہے بلکہ اس کے وقار اور تحفظ کا ضامن بھی ہے اور کسی مذہب میں عورت کو کوئی خاص حیثیت نہیں سوائے کھیل تماشے اور عیاشی و شہوت پرستی کے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

((ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا)) ❶

”اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھا جو اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر مطمئن ہوگیا۔“

❶ مسلم، کتاب الإیمان، باب الدلیل علی أن من رضی باللہ ربًّا ......الخ: ٣٤۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کی رو سے دیکھا جائے تو ہماری عورتوں نے اسلام اور دیگر مذاہب کا تقابل کر کے کبھی غور ہی نہیں کیا اور جو مسائل واحکام عورتوں کو عزت و وقار بخشنے والے، انہیں پاکیزگی اور طہارت کے طریقے بیان کر کے اسلام کی شفقت سے نوازنے والے ہیں، ان کا نہ تو علمائے کرام تذکرہ کرتے ہیں اور نہ لوگ سنتے ہیں۔ شیطان بھی پراپیگنڈہ کرتا ہے کہ یہ مسئلے نہ ہی کئے جائیں، یہ حیا کے خلاف ہیں۔ حالانکہ جو مسائل اللہ نے بتائے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے بیان کئے ہیں ان کے بیان کے ساتھ کفر اور اسلام کا تقابل ہوتا ہے اور لوگوں کو پتہ چلتا ہے کہ کفر نے عورتوں پر یہ ظلم کئے اور اسلام نے اس طرح انہیں وقار بخشا ہے۔ اس لئے حیا کو آڑے لا کر ان کے بیان کا دروازہ ہی بند کر دیا گیا ہے۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ آج کی عورت کو ان سارے مسائل میں غور کرنا چاہئے، اپنے سارے حالات میں اسلام کا حل اور کفر کا ظلم سامنے رکھ کر علی وجہ البصیرت فیصلہ کرنا چاہئے کہ میری حرمت وعظمت کا پاسبان اسلام ہے۔ تاکہ وہ کھلے دل سے اسلام پر مطمئن اور خوش ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ پر خوش ہو جائے۔ اللہ کے رسول پر خوش ہو جائے۔ جب دلی طور پر وہ اسلام کو اپنا محافظ اور عفت وعصمت کا ضامن تسلیم کرے گی، پھر اس علمی بنیاد پر اس کے اندر ایمان ویقین کا نور پیدا ہوگا اور اس کے اندر یہ قوت پیدا ہوگی کہ وہ کفر کی سازشوں کا مقابلہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر خوش ہو کر ان کے احکامات کے مطابق اپنی زندگی و کردار بنا سکے۔ پھر وہ رسم ورواج کا ساتھ نہیں دے گی بلکہ اپنے علمی نور کی روشنی میں ایسے کاموں کو بے عقلی، اللہ سے بغاوت اور اپنے احسان کرنے والے رب اور دین سے غداری تصور کرے گی اور دانائی وعقلمندی اسلام کی موافقت میں سمجھے گی۔

اسلام کیا چاہتا ہے؟

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اسلام عورت کی عزت و وقار چاہتا ہے اور کسی بھی حیثیت سے کسی بھی انداز سے، عورت کی تحقیر و تذلیل کو گوارا نہیں کرتا۔ اسلام تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے دنیا کی زندگی میں باوقار اور آخرت کی زندگی میں کامیاب دیکھنا چاہتا ہے۔ اسلام نے عورت کے لئے چند ضابطے متعین فرمائے ہیں، جن میں رہ کر عورت کبھی بے عزت و بے قدر نہیں ہوسکتی۔

شیطان کی چاہت:

شیطان کی کوشش یہ ہے کہ وہ عورت کو اس کے صنفِ نازک اور محلِ شہوت ہونے کی وجہ سے استعمال کرے اور اس کے ذریعے سے اہل ایمان کو بہکا دے، تاکہ دنیا میں ایمان وحیا کی بجائے بے حیائی اور شہوت پرستی پھیلے۔ اور شیطان اپنے دوستوں (کفار ومشرکین) کے ذریعے سے ان تمام طریقوں کو ختم کرنا چاہتا ہے جن کی برکت سے عورت محفوظ ہوتی ہے اور دنیا میں ایمان قائم ہوتا ہے، حیا باقی رہتا ہے۔ اس کی کوشش ہے کہ عورت کو اس قانون سے نکال کر اپنا جال بنائے اور فتنہ وفساد پھیلائے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴾ (النساء:٢٧)

''اور اللہ تعالیٰ تم پر توجہ (رحمت) کرنا چاہتے ہیں اور شہوت پرست چاہتے ہیں کہ تم بہت زیادہ ٹیڑھے ہوجاؤ۔''

عورت کی عقلمندی کا امتحان:

یہاں عورت کی دانائی اور عقلمندی کا امتحان ہے کہ وہ اللہ کی چاہت پر پورا اترتی ہے یا شیطان کی چاہت پر اپنا آپ ڈھالتی ہے۔ شیطان کے دھوکے اور فریب میں آکر اپنے حسن وجوانی اور جذبات کے ہاتھوں شیطان کا جال بنتی ہے یا یہ حسن وجوانی اور نزاکتیں عطا کرنے والے رب کی شکر گزار بنتی ہے۔ ظاہری دنیا کی رونقوں میں کھوجاتی ہے یا آخرت پر نظر رکھ کر اعلیٰ ظرفی پر قائم رہتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتحان کا معیار:

یاد رکھیں امتحان کا معیار عمل اور کردار ہے، صرف زبان کے دعوے نہیں ۔قیامت والے دن عمل اور کردار پر فیصلہ ہوگا، زبانی دعوؤں پر نہیں ۔کراماً کاتبین اعمال ہی لکھتے ہیں ۔زبان کی باتیں اور کیئے گئے اعمال کی روشنی میں فیصلہ ہوگا کہ کون فرمانبردار تھا کون نافرمان؟ یہاں اپنے کردار کے حوالے سے دیکھنا ہے کہ ہم کس پلڑے میں ہیں اور ہمارے عقیدے اور ذہنی سوچ کی حالت کیسی ہے؟

اللہ تعالیٰ کی تقسیم:

مندرجہ بالا بحث سے ایک نظریہ قائم کرنے کے بعد بات کو آگے چلاتے ہیں ۔یہ ایک بنیادی بات ہے اسے پوری یکسوئی سے سمجھنے کی ضرورت ہے ۔اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو پیدا فرمایا اور ان کے درمیان جسمانی طور پر بھی اور عملی و ذمہ داری کے لحاظ سے بھی فرق رکھا ہے ۔ان دونوں قسم کے فرق پر آگے چل کر علیحدہ علیحدہ قسم کے احکام دیئے ہیں ۔اس لئے اس فرق کو ذہنی طور پر تسلیم کرنا، پھر اس کے نتیجہ میں الگ الگ احکام وفرائض کو قبول کرنا ایمان کے لئے لازم ہے ۔جب اللہ کی اس تقسیم پر خوش ہوں گے تب ہی ایمان کی لذت محسوس ہوگی اور عقیدے میں قوت آئے گی۔

جسمانی فرق:

جسمانی فرق سمجھنے کے لئے چند باتوں پر غور کرلیں کہ عورت حاملہ ہوتی ہے، اسے حیض آتا ہے، ولادت کی تکالیف برداشت کرتی ہے، دودھ پلاتی ہے، بچوں کی نگہداشت اس کے ذمہ ہے، کمزور ہوتی ہے ۔جبکہ مردوں کے ساتھ یہ معاملے نہیں ہیں بلکہ وہ عورت کے اخراجات اور ضروریات کا ذمہ دار ہوتا ہے ۔طاقتور ہوتا ہے، اولاد حاصل کرتا ہے ۔اس کے ساتھ حمل، ولادت اور رضاعت کا کوئی مسئلہ نہیں بلکہ یہ کفالت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ﴾
(النساء : ٣٤)

''مرد عورتوں پر نگران اور قوام ہیں۔ اس لئے کہ اللہ نے ان کے ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔''

تو جب یہ جسمانی فرق ہیں تو اس کے نتیجے میں عورت کے لئے اس کے مناسب احکام و مسائل ہیں اور مرد کے لئے اس کے مناسب۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ (الأعراف : ٥٤)

''خبردار! پیدا کرنا بھی اسی کے اختیار میں ہے اور احکام دینا بھی (وہ جس طرح چاہے کرے) اللہ رب العالمین بڑی برکت والا ہے۔''

احکام میں فرق:

مردوں اور عورتوں کو ان کی قوت، ضعف اور جسمانی فرق کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے ان کے مناسب احکام دیے ہیں، جس میں ان کے جسموں کی حفاظت، ان کی ضروریات کی حفاظت اور ان کی دنیا و آخرت کی کامیابی وابستہ ہے۔ دنیا بھی محبت و سکون سے گزرے اور ایمان وحیا کی بھی حفاظت ہو، عورت و مرد کی عفت و عصمت بھی برقرار رہے اور شیطان کے ہتھکنڈے بھی ناکام ہوں۔ اور یہ اللہ کی ہی خوبی ہے کہ اس نے ایسا قانون بنادیا ہے جو ہر وقت میں ہر ایک کی کامیابی وعزت کا ضامن ہے اور جس پر چل کر روح تک مطمئن اور خوش ہو جاتی ہے۔

❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

خاندانی وعائلی نظام

مردوں کے خصوصی احکام:

مردوں کو اللہ تعالیٰ نے جو خصوصی احکام عطا فرمائے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ :

﴿الرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾

(النساء: ٣٤)

”مرد عورتوں پر حکمران اور ان کے معاملات کے نگران ہیں۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس لئے بھی کہ یہ اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔تو صالح عورتیں وہ ہیں جو بات مان لیتی ہیں اور جس چیز (عزت ومال) کو اللہ نے محفوظ رکھا ہے اس کی غیب میں (خاوندوں کی عدم موجودگی میں) حفاظت کرتی ہیں۔“

اس آیت کا تقاضا:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت کا حاکم قرار دیا ہے اور اس کے ذمے لگایا ہے کہ وہ عورت کے لئے گھر کی ضروریات،عورت کے اخلاق وفضائل اور اس سے رذائل اخلاق دور کرے اور عورت کو ترغیب دلائی کہ صالح عورت وہ ہے جو فرمانبرداری کرے اور اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرے، وہ مرد کے ”تحت“ ہے۔جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لوط علیہ السلام کی بیویوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے تحت کے لفظ سے بیان کیا ہے کہ:

﴿كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ﴾ (التحریم : ١٠)

''وہ ہمارے صالح بندوں میں سے دو بندوں کے تحت تھیں۔''

تو جو مرد کے نیچے ہے اسے مرد کے مقابلے پر یا برابری میں نہیں آنا چاہیے بلکہ اس کے لئے نیکی کا راستہ یہ ہے کہ وہ اللہ کی اس تقسیم پر برضا ورغبت مطمئن ہو اور اللہ کے اس نظام کو قبول کرے۔

نبوت و رسالت صرف مردوں کو عطا کی گئی، عورتوں یا جنوں میں سے کسی کو نبی نہیں بنایا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوْحِي إِلَيْهِمْ﴾ (یوسف:١٠٩)

''ہم نے آپ سے پہلے صرف مردوں کو ہی رسول بنا کر مبعوث فرمایا، ہم ان کی طرف وحی کرتے تھے۔''

مرد کی ذمہ داریاں:

اس اصول کے تحت گھر بنانا اور اس کے اخراجات پورے کرنا معاشی، طور پر ساری محنت و مشقت، کاروبار، تجارت، ملازمت سب مرد کے ذمے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ)) [1]

''جس شخص کے پاس مکان اور اخراجات پورے کرنے کی طاقت ہے وہ شادی کرے۔''

دوسری حدیث میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو بعد از عدت جنہوں نے پیغامِ نکاح

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب قول النبی ﷺ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ......الخ: ٥٠٦٥، وصحیح مسلم کتاب النکاح باب استحباب النکاح لمن تاقت ...... الخ: ١٤٠٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھیجے ان میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ)) ❶

''معاویہ تو خالی ہاتھ ہے، اس کے پاس کوئی مال نہیں۔''

اس وجہ سے ان سے نکاح نہیں کیا، حضرت اسامہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت ابو سفیان کی بیوی نے آپ سے شکایت کی کہ ابو سفیان مجھے اتنا خرچہ نہیں دیتا کہ میرا اور میرے بچوں کا گزارہ ہو سکے تو آپ نے فرمایا، تو اپنا حق اس کے مال سے لے سکتی ہے، خود لے لیا کرو۔ ❷

دوسری احادیث میں خاوند کو اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی ذمہ داری پر یہ مژدہ بھی سنایا گیا کہ ((حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِي امْرَأَتِكَ)) ❸

''حتیٰ کہ ایک لقمہ جو تو اپنی بیوی کے منہ میں رکھے گا وہ بھی صدقہ ہے اور تجھ کو اجر و ثواب ملے گا۔''

پیچھے بھی آپ یہ حدیث پڑھ چکے ہیں کہ بیوی کے حقوق پوچھے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: ''جب تو کھائے تو اسے بھی کھلائے جب تو کپڑے خریدے تو اسے بھی لے کر دے۔'' گویا اس قوامیت نے گھر کے سارے اخراجات اور باہر کی ساری مشقت مرد کے ذمہ لگا دی اور اس کے لئے دین داری یہ ہے کہ وہ اپنے ذمہ کے امور و فرائض اخلاص کے ساتھ سرانجام دے۔

عورت کی ذمہ داریاں:

عورت کو اللہ تعالیٰ نے جو اولاً جسمانی اور طبعی طور پر ذمہ داریاں دی ہوئی ہیں ان کی بنیاد پر یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ باہر کے مشقت والے کام کر سکے۔ حالتِ حمل میں جب سارا جسم

❶ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لا نفقة لها: ۱٤٨٠۔

❷ صحیح بخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب ذکر هند بنت عتبة بن ربيعة رضی اللہ عنہا: ۳۸۲۵۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الوصية، باب الوصية بالثلث: ۱٦۲۸۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کچا ہو جاتا ہے اور دودھ پلانے کے ایام میں بچے کی موجودگی میں کس طرح ممکن تھا کہ وہ دن بھر مزدوری کر سکتی؟ اور ثانیاً اس کو عصمت و حیا اور عزت کے تحفظ کی خاطر ہر قسم کے کام کاج اور محنت مشقت سے بری کر کے عزت و اعتماد کے ساتھ گھر میں رہنے کا حکم دیا۔ عورت سکون سے، عزت سے گھر کو سنبھالے، اسے معاش کی فکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں، اس کے سارے اخراجات مرد کے ذمے ہیں۔

میاں بیوی میں اعتماد و محبت:

مرد کے فرائض اور عورت کے فرائض متعین کر کے دونوں کو ایک گہرے رشتے میں باندھ دیا اور ایک دوسرے کے احساس و محبت میں پرو دیا۔ عورت کو حکم دیا کہ خاوند جب گھر آئے تو اسے خوش ہو کر ملنا ہے، اسے پریشانی میں نہیں ڈالنا چاہئے، اس کی روٹی کپڑے کا خیال رکھنا، اس کے مال و گھر کی حفاظت کرنا، اس کی اولاد کی اچھی تربیت کرنا، اس کی فرمانبرداری کرنا، اس پر حکم نہیں چلانا، اس کی فضیلت کا احترام کرنا۔ یہ راضی ہوگا تو اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے، یہ ناراض ہوا تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں گے۔ گھر میں اسے سکون اور محبت ہی ملنی چاہئے، اسے قطعاً پریشانی و تکلیف نہیں پہنچانی چاہئے۔ اسلام نے عورت کو یہ اعتماد دیا کہ تو اپنے خاوند پر اعتماد کر وہ صرف تیرا ہے، تیرے لئے محنت کرتا ہے اور کما کر لاتا ہے۔ اسی طرح مرد کو پابند کیا کہ تو اپنے گھر والوں کے بارے میں محبت و اعتماد سے خوش خوش زندگی بسر کر، تیری بیوی تیرے لئے اپنا گھر، اپنے والدین بہن بھائی چھوڑ کر آئی ہے۔ تیرے گھر کو سنبھالتی ہے، تیرے کھانے پینے اور کپڑے دھونے کا بندوبست کرتی ہے، گھریلو معاملات سے تو بے خوف ہے پھر تیری خواہش کی تسکین کرتی ہے، تیرے بچے پیدا کرتی ہے، تیری نسل آگے چلانے کا باعث ہے۔ تیری اولاد کی ماں اور تربیت کرنے والی، صرف تجھ سے محبت و وفا میں ساری زندگی گزارنے کا عہد لے کر آئی ہے۔ اس لئے تو اس سے محبت کر، اس سے درگزر اور رحمت والا سلوک کر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوْآ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾

(الروم : ۲۱)

''اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہی میں سے (تمہاری جنس سے) تمہاری بیویاں پیدا فرمائیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت و رحمت پیدا فرما دی۔ بے شک اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے (بڑی عبرت و نصیحت انگیز) نشانیاں ہیں۔''

اسلام کے خاندانی و عائلی نظام کی برکت:

اسلام نے مرد و عورت کو جو خاندانی نظام عطا فرمایا ہے اس کی برکت ہے کہ معاشرے میں مرد و عورت بڑے خوش، پر اعتماد اور محبت کی زندگی گزارتے ہیں اور ساتھ ساتھ معاشرے میں بے حیائی، زنا کاری، خواہش پرستی جیسی گندگیاں سر نہیں اٹھا سکتیں۔ اس نظام میں مرد اور عورت اگر اپنے اپنے فرائض پر کمر بستہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ جو قادر ہے، لوگوں کے دلوں کو جدھر چاہے پھیر دیتا ہے وہ خود اطمینان وسکینت نازل کرتا ہے اور محبت و رحمت پیدا کر دیتا ہے، جیسا کہ اوپر قرآن کے حوالے سے آپ نے پڑھا ہے۔

کفر کے معاشرے اور ان کی بے اطمینانی:

کفر کے معاشروں پر نظر ڈالیں تو یہ اللہ کے نافرمان، اللہ کی شریعتوں کے باغی ہیں، کسی بھی چیز کے موجد سے بڑھ کر کون اس چیز کو زیادہ سمجھ سکتا ہے؟...... انسان کو پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جانتے ہیں کہ کن طریقوں میں انسان کی فلاح و کامیابی ہے۔ اس لئے اس نے جو احکام دیے ہیں اور جو شریعت نازل فرمائی ہے وہ پوری بصیرت کے ساتھ نازل فرمائی اور اسی میں انسانوں کی اصلاح اور ان کا سکون ہے۔ مگر کفر کے پیروکار چونکہ اللہ تعالیٰ سے متنفر اور خواہشات پر چلنے والے لوگ ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ان احکامات کو ٹھکرا کر اور اللہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کی تقسیم قبول نہ کر کے اپنے آپ کو عذاب میں ڈال لیا ہے۔ مرد عورت بغیر اعتماد کے، بغیر محبت کے فقط ایک مشینی زندگی گزار رہے ہیں، خاوند عورت سے بیزار، عورت خاوند سے نالاں، دوستیاں لگا لگا کر سکون کی تلاش میں مزید برباد ہوتے ہیں۔ بہن بھائی، والدین اولاد کے مابین محبت کے رشتے ختم ہو چکے۔ مرد زیادہ شہوت پرستی کی طرف ہیں تو عورتیں بن سنور کر اپنی عزت وعصمت اور حسن کو کاروبار کے طور پر تباہ کرتیں اور نجانے کتنے ہاتھوں میں برباد ہوتی ہیں۔ المختصر ان کے ہاں خاندانی نظام ختم ہو چکے ہیں۔

افسوس!

یہ وقت اسلام کی تعلیم کو عام کرنے کا ہے تاکہ اس کی تہذیب جو فطری تہذیب ہے، لوگوں کے سامنے آئے۔ اس کے عمل والے طریقے اور ہر ایک کے حقوق کے محافظ قوانین، عزتوں، عصمتوں، مالوں اور جانوں کو تحفظ فراہم کرنے والے احکامات لوگوں کو بتانے کا وقت ہے تاکہ روحانی طور پر بکھرے ہوئے لوگ اس کے سایۂ رحمت میں سکون حاصل کریں۔ یورپ و دنیائے کفر میں مشینی زندگی گزارنے والے انسان اور روحانی طور پر مردہ لوگ آج سکون کی تلاش میں ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اسلام کے روشن احکام ان تک پہنچائے جاتے، اس کی وسعت وخوبصورتی اور آفاقیت عام کی جاتی ہے مگر.................۔

کفر کا پراپیگنڈہ اور امت کی فکری کمزوری:

کفر نے جھوٹے پراپیگنڈے کر کے اسلام کو بڑا خوفناک اور ظالمانہ دین کے طور پر پیش کر کے لوگوں کو ڈرا رکھا ہے اور اہل اسلام بھی اپنے کمزور عقائد، فکری انتشار کی وجہ سے کفر کی تہذیب وثقافت کے پیچھے ہی اپنی عزت سمجھ بیٹھے ہیں اور اسلام پر عمل میں بے عزتی سمجھ بیٹھے ہیں۔ جس وجہ سے آج اسلام کے حسن کو دنیا میں کوئی اجاگر نہیں کر رہا اور مسلمانوں کی بے عملی اور کفر کے پراپیگنڈے نے اسلام کے سورج کو گہنا دیا ہے۔ اسی لئے ہم نے ذہنی سوچ اور عقیدے سے بات شروع کی ہے کیونکہ عقیدہ اور مضبوط ذہنی سوچ ہی انسان کے اندر قوت؛

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبدیلی پیدا کرتے ہیں...... بھلا یہ بھی کوئی ترقی اور روشن خیالی ہے کہ ہر طرف بے پردگی، زنا کاری، بے حیائی ہو، خاندانی نظام نہ ہوں، عورتوں کو بھوکے بھیڑیوں کی طرح ہر کوئی ہوس میں استعمال کرے اور چند روپوں کے عوض یہ ذلیل ہوتی رہے۔ بازاروں، دفتروں، کارخانوں میں آزادانہ ذلیل وخوار ہو، کوئی اس کے ساتھ زندگی بھر محبت کرنے والا بااعتماد ساتھی نہ ہو؟ بے حیائی ترقی نہیں ہوتی۔ حیا، احترام اور وقار سے زندگی بسر ہو تو یہ سکون اور خوشحالی والی زندگی ہے۔

ہماری عورتوں کو:

ہماری عورتوں کو اپنے پختہ عقیدہ کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے اس نظام عدل پر ڈٹ کر دعوت دینا چاہیے، عورتوں کو علمی رہنمائی دے کر کفر کے پراپیگنڈے سے بچانا چاہئے اور اسلام کے سچے خاندانی نظام کو اجاگر کرنا چاہئے تاکہ شریعت کے طریق پر وہ اپنی دنیا و آخرت کو کامیاب بنائیں اور اپنی عزت و حرمت کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اعتماد و محبت والی زندگی گزار کر شیطان کے ہاتھوں آوارہ اور گندی عورتوں کی طرح استعمال نہ ہوں۔

اسلام کے نظام عدل کے مؤثر ہونے کی مثال:

① جاپان میں کام کے سلسلے میں جانے والے ایک نوجوان کا ذہن ذرا مذہبی اور دین کو جاننے والا تھا، اس کا بیان ہے کہ وہ وہاں کام کرتا تھا تو اس کے ساتھ جاپان کی عورتیں بھی کام کرتی تھیں۔ ایک لڑکی جو ذہنی طور پر علم دوست تھی ،اس کے سامنے اس نوجوان نے اسلام کے خاندانی نظام اور مرد وعورت کے حقوق وفرائض اور اس کے نتیجہ میں خاندانی نظام کے آپس کی محبت و اعتماد کو بیان کیا تو وہ لڑکی اسلام پر اتنا خوش ہوئی کہ اس نے اسلام قبول کر لیا اور اس نوجوان سے شادی کرلی تو اس نے کام کاج کی ذمہ داری خود اٹھائی اور اسے عزت و وقار سے گھر رکھنا شروع کر دیا۔ ہمسائیوں نے چند دن یہ صورتحال دیکھی تو اسے پوچھا تم کام کے لئے باہر کیوں نہیں جاتی؟ تو جواب میں اس نے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کو بھی اسلام کے اس نظام کے بارے میں بتانا شروع کیا اور ساتھ اپنی خوش قسمتی کا ذکر کیا کہ میں تو اب عزت سے گھر کا کام کاج کرتی ہوں۔ میرا خاوند کام کرتا ہے، شام کو گھر آتا ہے۔ میں اس کے لئے سب کچھ تیار کرتی ہوں اور ہنسی خوشی محبت و اعتماد سے زندگی گزارتے ہیں۔ تو وہ عورتیں بھی اس طریق زندگی پر عش عش کر اٹھیں اور کہنے لگیں کہ ہمیں بھی مسلمان خاوند تلاش کر دو تا کہ ہماری بھی ذلت و رسوائی والی زندگی ختم ہو اور ہم عزت و تحفظ کے ساتھ گھر بیٹھیں۔

④ ہمارا ایک دوست لندن میں رہتا ہے، اس کی شہریت پرتگال ہے، اس نے بتایا کہ ہوائی جہاز میں پرتگال جاتے ہوئے ایک نوجوان عورت کو جو پہلے تو میری داڑھی دیکھ کر گھبرا گئی تھی، میں نے اسلام اور اس کے خاندانی نظام، مرد و عورت کے حقوق و فرائض بتائے تو وہ حیران ہو کر کہنے لگی کہ اسلام کا نظام اتنا بہترین ہے اور عورت کی اتنی عزت ہے، اتنا اعتماد اور محبت ہے۔ پھر اس نے وعدہ کیا کہ میں ایئر پورٹ پر اترتے ہی اسلام کی کتابیں قرآن و حدیث بخاری و مسلم وغیرہ حاصل کروں گی اور ان کا بھرپور مطالعہ کروں گی۔

اسلام کی اس تقسیم پر شیطان کا حملہ:

اسلام کے نظام عدل پر ضرب لگانے کے لئے شیطان اور اس کے چیلوں چانٹوں نے دو نعرے بلند کئے، ایک عورت کی آزادی اور دوسرا مردوں کی برابری اور ان کے شانہ بشانہ میدان حیات میں اپنی زندگی گزارنا۔

آزادیٔ نسواں کا نعرہ:

آزادیٔ نسواں کے عنوان سے عورتوں پر وہ احکام جو ان کے رب کی طرف سے ہیں اور وہ حقوق و فرائض جو اللہ تعالیٰ نے متعین کر رکھے ہیں انہیں تنقید کا نشانہ بنا کر، انہیں عورتوں کے اوپر جبر اور ظلم قرار دیا گیا اور عورتوں کو گھر میں بند کرنے، اس کی آزادی سلب کرنے کے پراپیگنڈے سے اسلام کے نظام کو ختم کر کے کفر کے نظام کو پھیلانے کا کام مسیحی یورپ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروع کیا گیا اور جمہوریت جو خواہشات کی اتباع میں زندگی گزارنے کا جدید نام ہے، کے حوالے سے عورت کو اپنی خواہش اور مرضی کے مطابق زندگی گزارنے، جوانی سے بھرپور لطف اٹھانے کے جذبات انگیز پراپیگنڈے سے آزادی کا درس دینا شروع کر دیا گیا۔دین کو پرانا، جدید دور کے خلاف، جنگلی زندگی والا نظام قرار دے کر عقل کے خلاف قرار دیا گیا اور سینٹ پالی مسیحیت سے برگشتہ ملحد قسم کے لوگوں نے اس کو خوب اچھالا۔

حملے کی ابتداء:

۱۳۵۰ ہجری کے قریب کفر یہ پوری قوت کے ساتھ دونوں نعرے لگا کر میدان میں آیا۔ اس سے پہلے مسلمان عورتیں گھروں میں ٹھہرا کرتی تھیں اور اپنے حقوق و فرائض پر پورا اترتی تھیں ، قرآن وسنت کے مطابق زندگی بسر کرتی تھیں ۔چودھویں صدی کے تقریباً نصف میں اسلام اور امت مسلمہ کی پشت میں خنجر گھونپنے کے لئے عیسائی ملحد اور اس سے متاثر نام نہاد مسلم حکمرانوں نے اس پراپیگنڈے کو خوب پھیلایا۔ چنانچہ قاسم امین جو ۱۳۲۶ھ کو مرا، نے ''تحریر المرأة'' (عورت کی آزادی) کے عنوان پر کتاب لکھی۔ اسی طرح مرقس فہمی صلیبی عیسائی نے ''المرأة فی الشرق'' (مشرقی عورت) لکھی صحافت کے نام پر کئی رسالے اور کتابیں شائع کی گئیں جن میں عورت کو ابھارا گیا کہ وہ گھر سے نکلے اور نوجوانوں کو بھڑکایا گیا کہ وہ اس تحریک کو قوت دیں۔

برصغیر میں:

پاک و ہند کے علاقے میں بھی ۱۳۷۰ھ کے قریب قریب یہ حملہ کیا گیا اور قاسم امین کی کتاب کا ترجمہ شائع کیا گیا۔تفصیل کے لئے خادم حسین کی کتاب'' برصغیر میں اسلامی معاشرت پر مغربی فکر کے اثرات'' (صفحات ۱۸۲۔۱۹۵) کا مطالعہ کریں۔

مصر میں:

قاہرہ مصر میں ۱۳۳۸ھ کو ایک گرجے میں عورتوں کا اجتماع کر کے یہ فتنہ شروع کیا گیا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ھدی شعراوی جو ۱۳۶۲ھ میں فوت ہوئی، سب سے پہلی عورت تھی جس نے اپنی ریاست میں سب سے پہلے حجاب اٹھا کر آزادی کا قدم اٹھایا۔ جس کا واقعہ اس طرح تھا کہ سعد زغلول برطانیہ سے اسلامی تعلیمات میں فساد پھیلانے کے لئے تیاری کر کے آیا تو اس کے استقبال کے لئے دو لائنوں میں ایک طرف مرد اور دوسری طرف عورتوں کو کھڑا کیا گیا۔ جب وہ طیارے سے نیچے آیا، تو عورتوں کی لائن کی طرف آیا، ھدی شعراوی نے پردہ کیا ہوا تھا، یہ اس کے سامنے گئی تو اس نے سب کے سامنے ہاتھ بڑھا کر اس کا پردہ اتار دیا۔ تو سب تالیاں بجانے لگے اور سب نے حجاب اتار دیے۔ اس سے بھی افسوس والی بات یہ ہے کہ دوسرے دن سعد زغلول کی بیوی (جسے پہلے اسلامی طریقہ پر باپ کی طرف منسوب کر کے صفیہ بنت مصطفیٰ فہمی کہا جاتا تھا بعد میں یورپ کے طریقے پر باپ کی بجائے خاوند کی طرف منسوب کر کے صفیہ ھانم سعد زغلول کہا جانے لگا) نے قاہرہ میں قصرِ نیل کے سامنے عورتوں کا جلوس نکالا اور دورانِ مظاہرہ ان سب نے اپنے پردے اتارے، انہیں پاؤں تلے روندا، پھر آگ لگا کر جلا دیا اور عورت کی آزادی کا اعلان کیا اور اس وجہ سے اس میدان کا نام ''آزادی کا میدان'' ''میدان التحریر'' رکھا گیا۔

ترکی میں:

۱۳۳۸ھ میں ترکی کے ملحد لیڈر اتاترک نے عورتوں کے لئے پردے سے باہر آنے کا قانون بنا دیا اور دس سال بعد تعدّدِ ازدواج پر بھی پابندی لگا دی۔

ایران میں:

ایران کے صدر رضا شاہ بھلوی رافضی نے ۱۳۴۴ھ میں قانون بنایا کہ عورت آزاد ہے، پردہ نہ کرے۔

افغانستان، البانیہ اور تیونس میں:

پھر افغانستان میں محمد امان نے، البانیہ میں احمد زدغوا نے اور تیونس کے صدر ابورقیبہ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو ۱۴۲۱ھ کو مر گیا، انہوں نے عورتوں کے پردے میں رہنے پر پابندی لگائی۔

عراق میں:

عراق میں زہاوی اور رصافی جیسے لوگوں نے کفار کا کردار ادا کیا۔ [1]

الجزائر میں ایک افسوسناک واقعہ:

الجزائر میں تو بڑا افسوسناک واقعہ کھڑا کر کے حجاب و پردے کا مذاق اڑایا گیا اور عورت کو آزادی دلائی گئی۔ کتاب [2] میں لکھا ہے کہ ۱۳ مئی ۱۹۵۸ء کو جمعہ کے خطبہ میں خطیب کو عورت کو پردے میں رکھنے کے حوالے سے مذاق کا نشانہ بنایا گیا تو ایک الجزائری لڑکی نے سپیکر کے ذریعے اعلان کر کے چادر اتار کر پھینک دی پھر اور کئی لڑکیوں نے منظم منصوبے کے تحت چادریں اتار پھینکیں تو مذاق اڑانے والے تالیاں بجا بجا کر خوش ہونے لگے۔ اور اسی طرح ''وھران'' شہر میں اور جزائر کے دارالحکومت الجزائر میں کیا گیا اور اسے صحافت نے خوب اچھالا۔

فتنہ کی آگ بھڑک اٹھی:

اس طرح پھر اس فتنہ کی آگ بھڑکتی رہی اور اس نے روئے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور آج تک یہ فتنہ چلا آ رہا ہے۔

کفار کی سازش کی حقیقت:

کفار کی اس سازش میں اور آزادئ نسواں کے نعرے کے پردے میں درحقیقت اسلام کے خلاف نفرت، اسلام کے پاکیزہ ماحول سے حسد، اللہ اور اس کے رسول کے دین کا خاتمہ اور اپنی عیاشیوں، بدمعاشیوں کو مسلمانوں میں عام کر کے ایمان و حیا کو ختم کرنا ہے۔

عورت فکری طور پر گمراہ ہوگئی:

کفار کی اس زہریلی سازش کے نتیجے میں عورت فکری انتشار کا شکار ہوگئی، عقیدہ بگڑ گیا،

---

[1] حكايات سياسية من تاريخ العراق الحديث، ص: ٩١ ـ ١٤٣ ـ

[2] التغريب في الكفر والسياسة والاقتصاد، ص: ١٣٣ ـ ١٣٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے خالق و مالک، حسن و خوبصورتی عطا کرنے والے رب کے احکام سے الگ ہو کر کفر کے پراپیگنڈے میں پھنس گئی ۔ خواہشات و سفلی جذبات کی ترغیب اور شیطانی وساوس میں اللہ کی تقسیم پر ناراض ہو کر گھر کے عزت و وقار والے ، محبت و اعتماد والے مقام کو چھوڑا اور مردوں کی طرح باہر نکلنے ، بازار جانے ، اپنے حکم چلانے پر آمادہ ہوگئی ۔ جمہوری کفر کے علمبرداروں نے تو جو اسلام دشمنی کرنا تھی وہ کرنا ہی تھی ، قرآن و سنت سے جہالت نے اس آوارہ ذہنی کو چار چاند لگائے ۔

مصدر ہدایت سے بے خبری:

قرآن و حدیث جو بنی نوع انسان کے لئے ہدایت ہے ، جس سے گمراہی ختم ہوتی اور ہدایت کا نور ملتا ہے ، اس سے بے علمی اور جہالت نے عورت کو بے حس و حرکت لاش کی طرح کفر کے ہاتھوں میں پھینک دیا ...... اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ...... عقیدے کی پختگی نے حضرت آسیہ کو فرعون کے گھر میں شریعت پر پابند بنائے رکھا مگر عقیدے کی خرابی نے مسلمان کی بیٹی ، مسلمان کی بہن ، مسلمان کی بیوی ، مسلمان عورت کو کفار و مشرکین کے جال میں پھنسا دیا ۔ افسوس ایسے کردار پر کہ اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر ، جنت کا راستہ چھوڑ کر دنیا کے چوہڑے اور گندے لوگوں یہودیوں صلیبیوں کے طریقے اختیار کر لئے ۔

کفار کیا چاہتے ہیں:

قرآنِ مجید کی رو سے کفار کو مسلمان مردوں اور عورتوں سے کوئی ہمدردی نہیں ، ان کے سینے کینہ و عداوت سے ہنڈیا کی طرح ابل رہے ہیں ۔ یہ اسلام اور اہلِ اسلام کے کھلے دشمن ہیں ۔ یہ تو اس بات کو بھی پسند نہیں کرتے کہ رب کی طرف سے کوئی خیر مسلمانوں پر نازل ہو ۔ جیسا کہ سورۃ المائدۃ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ﴾

(المائدة : ۸۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ایمان والوں کے سب سے شدید دشمن یہود ہیں، پھر دوسرے نمبر پر مشرکین (جو کہ آج کی دنیا میں ہندو ہیں......)۔''

گائے اور بچھڑے کے پجاری اسلام اور اہل اسلام کے شدید ترین دشمن ہیں،ان کی ہر بات اسلام کی دشمنی میں اور ہر قدم اہلِ اسلام کی تباہی میں ہوگا۔تو پھر یہ عورت کی آزادی اور مردوں کے شانہ بشانہ کے نعرے سے کیا مقصد رکھتے ہیں؟

احکام و شریعت الٰہیہ کا توڑنا اور مرد کی برابری کرنا:

ان ظالموں کی دلی تمنا اور خواہش قرآن مجید نے ان الفاظ کے ساتھ بیان فرمائی:

﴿وَدَّتْ طَآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ﴾ (آل عمران : ٦٩)

''اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کا ایک گروہ چاہتا ہے کاش! تمہیں گمراہ کردیں''۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَدَّ كَثِيْرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِكُمْ كُفَّاراً حَسَداً مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ﴾ (البقرة : ١٠٩)

''بہت سارے اہل کتاب چاہتے ہیں کاش! تمہیں مومن بننے کے بعد بھی کافروں میں واپس لے جائیں،صرف اپنے دلوں میں حسد کی وجہ سے،اپنے سامنے حق واضح ہو جانے کے بعد''

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ چاہتے ہیں جس طرح یہ خود کافر و نافرمان ہیں اسی طرح تم بھی کافر و نافرمان ہوکر ان کے برابر ہو جاؤ۔ (النساء : ٨٩)

قرآنِ مجید نے دوسرے انداز میں اس طرح سمجھایا کہ:

﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ﴾ (الصف : ٨)

''یہ چاہتے ہیں کہ اپنے پراپیگنڈوں سے اللہ کے نور (اسلام کے طریقے) کو ختم کر دیں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اسلام کسی درخت کا نام تو نہیں جو یہ جڑ سے کاٹ دیں گے، اسلام تو عمل و کردار کا نام ہے۔ جب اسلام والا عمل و کردار نہیں ہوگا تو اسلام کس طرح نظر آئے گا۔ یہ اطاعت چھڑا کر، عمل چھڑوا کر درحقیقت اسلام مٹانا چاہتے ہیں۔

اعدائے اسلام کا ہدف:

اسلام دشمن یہود و ہنود اور صلیبیوں کا اصل ہدف اللہ کے مقرر کردہ احکام و حدود ہیں۔ عورت کے حوالے سے بھی وہ سارے احکام جو اللہ تعالیٰ نے دیے ہیں انہیں توڑنا اور ان میں مخالفت کروانا ان ظالموں کا ہدف ہے۔

❀❀❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

عورت کے لئے اسلام کے احکام

پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ عورت کی جسمانی کمزوریوں کی وجہ سے اور عورت چونکہ صنف نازک اور محل شہوت ہے، اس کی وجہ سے جذبات بھڑکتے ہیں اور اس کے متعلق بری خواہشات ابھرتی ہیں اس لئے خود عورت کی عزت کے لئے بھی اور معاشرے کو پاکیزہ بنانے کے لئے بھی الگ احکام دیے گئے ہیں۔ان احکام میں سے چند ایک کی تفصیل ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا اور مردوں جیسا بننے کی کوشش نہ کرنا:

پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اپنے آپ کو مطمئن کرنا اور ذہنی طور پر اسے قبول کرنا یہ ایمان کا مزہ چکھنے کے لئے بنیادی چیز ہے۔اس لئے عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو عورت سمجھے۔مرد کو اپنا بڑا اور قوام و حاکم تسلیم کر لے اور اس کو جو احکام دیے گئے ہیں ان کے اندر رہے۔نہ مرد سے حسد کرے نہ اس کے اختیارات کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے۔امام احمدؒ، حاکمؒ اور طبرانیؒ وغیرھم نے مجاہدؒ کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ مرد جہاد کرتے ہیں ہم جہاد نہیں کر سکتیں اور ہمارے لئے وراثت بھی آدھی ہے، یہ کیوں؟ تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ (النساء : ۳۲)

”تم اس فضیلت کو لینے کی خواہش ہی نہ کرو جو اللہ نے تمہارے بعض کو (مردوں کو)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بعض پر (عورتوں پر) عطا کی ہے"۔

ابو جعفر طبریؒ بیان کرتے ہیں عورتوں نے مردوں کے مقام و مرتبہ کی خواہش کی اور مردوں کی برابری کا خیال ظاہر کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان خواہشات کو باطل قرار دیتے ہوئے ان کی تمنا سے بھی منع کر دیا۔ جب مردوں کے مقام و مرتبہ اور برابری کی خواہش کرنا بھی باطل اور ممنوع ہے تو پھر اس فرق کا انکار کرنا اور مرد و عورت کو برابر حقوق دینے کا نعرہ بلند کرنا تو الحاد اور شریعت سے کھلی کھلی بغاوت ہوئی۔

آزادی اور برابری کے پس پردے میں ظلم:

حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حقوق و فرائض متعین فرمائے ہیں وہ عدل و انصاف والی تقسیم ہے۔ عورت کمزور ہے اس پر ذمہ داریاں آسان ہیں، مرد طاقتور، مشقتیں برداشت کرنے والا ہے اس پر ذمہ داری مشقت والی ہے۔ جو ذمہ داریاں طاقتور مرد کی ہیں وہی کمزور عورت پر مسلط کرنا کیسے انصاف ہو سکتا ہے؟ اس ظلم کی وضاحت ان شاء اللہ ساتھ ساتھ کی جائے گی۔

فضیلت مرد:

① قرآن نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ:

﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (البقرة: ٢٢٨)

"مردوں کو خصوصیت حاصل ہے کہ عورتوں پر انہیں ایک درجہ فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے عزت والے، حکمت والے ہیں"۔

② اسی فضیلت سے اور جسمانی صلاحیت کی وجہ سے انبیاء و رسل صرف مردوں سے ہی مبعوث کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِيَ إِلَيْهِمْ﴾ (يوسف: ١٠٩)

"ہم نے آپ سے پہلے صرف مردوں کو ہی رسول بنا کر مبعوث فرمایا، ہم ان کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحی کرتے تھے''۔

سب مفسرین بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو یا کسی جن و فرشتے کو نبی بنا کر نہیں بھیجا۔

③ عبادات کے معاملے میں بھی جو خصوصیت مردوں کو حاصل ہے وہ عورتوں کو نہیں۔ مثلاً خطبۂ جمعہ دینا، اذان کہنا، جہاد کرنا وغیرہ۔

④ طلاق کا معاملہ مرد کے اختیار میں رکھا گیا، عورت کے ہاتھ میں نہیں۔

⑤ اولاد کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے، عورت کی طرف نہیں۔

تنبیہ:

۱۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ قیامت والے دن ماں کے نام سے پکارا جائے گا تا کہ بے عزتی نہ ہو۔ یہ خیال غلط ہے۔ صحیح بخاری میں موجود ہے کہ قیامت والے دن سب کو ان کے اصل باپوں کے نام پر ہی پکارا جائے گا سوائے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے۔ کیونکہ ان کا باپ ہی کوئی نہیں۔ رہی بات بے عزتی کی تو وہ دن انصاف کا ہے، اس دن سب کچھ ظاہر ہو جائے گا، اگر اس دن کی بے عزتی سے بچنا ہے تو دنیا میں توبہ کر کے اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۔ آج کل جو عورتوں کو باپ کی بجائے خاوندوں کی نسبت ذکر کیا جاتا ہے، جس طرح ایک لڑکی طاہرہ بنت یعقوب ہے تو یوسف سے نکاح کے بعد اسے طاہرہ یوسف کہا جائے، یہ طریقہ یورپ سے آیا ہے، یہود و نصاریٰ کا اختیار کردہ طریقہ ہے، اسلام کا نہیں۔ اسلام میں حکم ہے:

﴿ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ﴾ (الأحزاب : ٥)

''انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو اللہ کے نزدیک انصاف والی بات یہی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶ ۔وراثت میں مرد کا حق زیادہ رکھا گیا ہے۔

۷ ۔اسی طرح ولی یعنی سرپرست ہونا مرد کی خصوصیت ہے ۔

۸ ۔حاکم ہونا،حکمران ہونا۔

یہ سب مرد کی خصوصیات ہیں اور مرد کے حق میں جو یہ خصوصیات ہیں صرف اسی کے لئے مناسب ہیں،عورت کے لئے یہ سب امور درست نہیں ہیں۔

کفار کی خواہش کہ عورت اللہ پر عدم اعتماد کر کے اس کا دین ٹھکرائے:

اب کفار جو عورت کی آزادی اور اسے جبر سے گھر کی چار دیواری سے نکال کر اسے حقوق بتا رہے ہیں اور حقوق لینے کے لئے تنظیمیں بنوائی جا رہی ہیں ان سب کے پیچھے صرف سازش یہ ہے کہ مسلمان عورت اللہ تعالیٰ کی اس ساری تقسیم پر عدمِ اعتماد کا اظہار کرے،اس کا انکار کرے،مرد کی فضیلت کو نہ مانے اور اللہ کو،اس کے نبی کو،اس کے دینِ اسلام کو اور قرآن وحدیث کو معاذ اللہ باطل قرار دے۔اسے عورتوں کے حقوق غصب کرنے والا اور عورتوں پر ظلم کرنے والا،مردوں کو کھلی چھٹی دینے والا قرار دے کر اس کے ساتھ کفر کر دے۔

لمحۂ فکریہ:

ذرا توجہ سے غور کریں کیا اس کا نتیجہ یہی کفر ہی کفر نہیں؟ قرآن سچ کہتا ہے کہ:

"یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کفر کرو جیسے وہ خود کافر ہیں اور ان کے ساتھ برابر ہو جاؤ۔"

(النساء : ۸۹)

کیا کوئی غیرت مند،ایمان والی عورت اس کفر کو اختیار کرنا پسند کرے گی؟

عورتوں کے لئے راہِ ایمان:

یاد رکھیں کفار کی مخالفت کرنا بھی ایمان بڑھانے کا باعث اور ایمان کا حصہ ہے۔اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ وہ کفار کی اس کفریہ سازش سے بہت محتاط ہوں۔مردوں یعنی اپنے خاوندوں پر تکبر نہ کریں،ان کو فضیلت والا اور اپنے آپ کو ان کے ماتحت سمجھ کر بخوشی ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدمت کریں۔اور اپنے گھروں کو اور زندگیوں کو خوشگوار بنائیں۔اور دوسری عورتوں کو دعوت حق دیں تاکہ وہ بھی اس سازش سے اپنے آپ کو بچائیں۔عورت اگر اس طرح کرے گی تو وہ اللہ کے حکم اور تقسیم کے مطابق کرے گی، اس میں اپنی بے عزتی نہ سمجھے نہ اپنی حقارت جانے، یہ شیطان کے وسوسے ہیں۔تکبر اللہ کی بات کو ٹھکرانا اور فضیلت والوں کو حقیر جاننا ہوتا ہے اور یہ تعریف نبی اکرم ﷺ نے بتائی ہے کہ تکبر تو یہ ہے کہ اللہ کا حکم رد کیا جائے۔ ❶

اگر اللہ کے حکم پر عورت مرد کے سامنے عاجز اور خدمتگار رہے تو وہ اللہ کے حکم پر چل رہی ہے۔اس سے اس کا دل بھی مطمئن ہوگا اور خاوند کے دل میں بھی محبت پیدا ہوگی، اللہ کی طرف سے رحمت و برکت نازل ہوگی۔ان شاء اللہ۔ذرا سوچیں خاوند کس اعتماد پر گھر چھوڑ کر سارا دن محنت مزدوری کے لئے چلا جاتا ہے؟ اپنے بچوں اور مال کو کس کے حوالے کر کے جاتا ہے؟ کس کے لئے کما کر لاتا ہے؟ کہاں آکر خوشی اور سکون محسوس کرتا ہے؟

بیوی کے پاس۔تو بیوی کو بھی اپنے لئے مقررہ حدود میں رہ کر زندگی گزارنی چاہئے، یہ اللہ کا دین ہے اور کفار کی مخالفت ہے۔

گھروں میں رہنا:

عورتوں کے لئے شریعت نے دوسرا خصوصی حکم یہ دیا کہ وہ گھروں میں رہا کریں اور بغیر کسی خاص ضرورت کے گھروں سے باہر نہ نکلیں۔اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ﴾

(الأحزاب :٣٣)

”اور اپنے گھروں میں رہا کرو اور اگلے زمانۂ جاہلیت کی طرح باہر زیب و زینت کا اظہار نہ کرو“۔

ذرا توجہ کریں اللہ تعالیٰ نے واضح لفظوں میں عورتوں کو اور سب سے پہلے اپنے نبی کی بیویوں کو یہ حکم دیا کہ وہ گھروں میں رہا کریں۔اب یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اس عورت کا تقویٰ و

❶ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم الکبر وبیانه : ٩١۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایمان ہے اور اللہ کی رحمت ہے۔

وجہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَاخَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُوْنُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهَا وَهِيَ فِيْ قَعْرِ بَيْتِهَا)) ❶

" عورت چھپائی جانے والی چیز ہے اس لئے کہ جب یہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے خوبصورت کر کے لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے (اور ان کی نظریں اس پر ڈلواتا ہے) اور عورت سب سے زیادہ اپنے رب کی رحمت کے قریب اس حالت میں ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر گہرائی میں ہوتی ہے"۔

گھر میں رہنے کی حکمت اور فائدے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر خوب غور کریں اور سوچیں کہ عورت اگر گھر میں رہے تو کس کا فائدہ ہے؟ ایک تو رب کی رحمت کے بہت زیادہ قریب، بلکہ سب حالتوں سے زیادہ قریب، پھر شیطان سے حفاظت بھی، اس شیطان سے جو ہمارا ابدی دشمن ہے۔

عورت ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ اسی ہتھیار (عورت) کو استعمال کرتے ہوئے شیطان کتنوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال چکا ہے اسی عورت کے ذریعے شیطان بہت سے لوگوں کے ایمان خراب کرتا ہے۔ وسوسے ڈالتا ہے، جذبات بھڑکاتا اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِالسُّوْءِ وَالْفَحْشَاءِ﴾ (البقرة : ١٦٩)

"وہ صرف برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے"

تو اب سوچنا یہ ہے کہ کون سا طریقہ ہے جس پر چل کر ہم شیطان کے اس ہتھیار سے

❶ صحيح ابن خزيمة : ١٦٨٥، وارواء الغليل : ٢٧٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محفوظ رہ سکتے ہیں اور جس پر چل کر ہم اپنے مقصد حیات میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

مقصد حیات:

زندگی کا مقصد اللہ کی عبادت و فرمانبرداری ہی ہے نا۔اور شیطان کو ہمارا دشمن قرار دے کر اس سے بچنے کا ہمیں حکم ہے۔اللہ کی رحمت حاصل کرنے اور اس کی ناراضگی سے بچنے کے بھی ہم مکلّف و پابند ہیں، زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک تقوے والا ، اللہ کی نافرمانی سے بچنے والا ہی ہے نا، تو عورت کے لئے گھر میں رہنا اس کے مقصد حیات کے لئے لازم ہے۔ گھر میں رہنے سے رب کی رحمت ملے گی، شیطان سے حفاظت ہوگی، عزت و وقار والی اللہ کی بندی قرار پائے گی، شیطان ناکام ہوگا، تو کیا دین و ایمان کی حفاظت عورت کی ذمہ داری نہیں؟

کفار کی سازش:

کفار جو عورت کو گھر سے باہر نکال کر آزادی، ترقی اور حقوق کے نعرے لگا رہے ہیں یہ دراصل اسے رب کی رحمت سے دور کر کے اللہ کی فرمانبردار بندی کی بجائے، شیطان کا ہتھیار بنانا چاہتے ہیں تاکہ یہ رحمت سے دور ہو اور ایمان و اسلام کی تباہی و بربادی ہو۔اس میں عورت کو کوئی خوشحالی نہیں نہ اس کی ہمدردی ہے بلکہ عورت کو رب سے دور اور جہنم میں دھکیل رہے ہیں۔

ذرا سوچیں تو:

وہ عورت کس طرح قابل تعریف اور عقلمند تسلیم کی جا سکتی ہے جو اپنے رب کی بجائے شیطان کی معاون ہو، شیطان اسے بطور ہتھیار استعمال کر کے لوگوں کے ایمان وعمل ضائع کرے اور وہ کفر کے ہاتھوں استعمال ہو کر شریعت کا کھلم کھلا انکار ظاہر کرے اور اپنے رب کی رحمت سے محروم ہو؟ قطعاً ایسی عورت عقلمند نہیں ہو سکتی بلکہ وہ قابل نفرت ہے، اسے نہ تو اپنے رب کا حیا ہے اور نہ ہی اپنے خاندان کی عزت کا خیال ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پردہ کرنا:

تیسرا خصوصی حکم جو اسلام نے عورت کو دیا وہ پردہ ہے۔اس کی تفصیل ،فوائد اور اس کے متعلقہ کفار کی سازشیں ذرا مفصل بیان کریں گے ان شاء اللہ۔پردہ ہجرت کے پانچویں سال فرض کیا گیا۔اس کے قرآن وحدیث سے دلائل آئندہ صفحات پر پیش کیے جا رہے ہیں۔

❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

قرآنی دلائل

پہلی آیت:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِینَ یُدْنِینَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیبِهِنَّ ذٰلِكَ أَدْنیٰ أَنْ یُعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْراً رَّحِیْماً﴾ (الاحزاب:۵۹)

”اے نبی (ﷺ)! اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور سب ایمان والوں کی عورتوں سے فرمادیں کہ اپنے آپ پر بڑی بڑی چادریں ڈال لیا کریں (جو سر سے پاؤں تک لٹکتی ہوں اور انہیں ڈھانپ دیں)۔ یہ پردہ (ایک بدیہی سی نشانی ہے اور اس سے فوراً پہچان لی جائیں (کہ یہ عزت وعفت والی پاکدامن عورتیں ہیں) تو انہیں (شرارتی آنکھیں اور بیمار دل رکھنے والے) تکلیف نہ دیں اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والے (اپنے بندوں پر خصوصی) رحمت کرنے والے ہیں۔“

جَلَابِیب:

یہ جلباب کی جمع ہے۔ لغت عرب میں جِلْبَاب اس کھلی چادر یا لباس کو کہتے ہیں جو سارے بدن کو ڈھانپ لے۔ مِلَاءَۃ اور عِبَاءَۃ بھی اسے ہی کہتے ہیں۔ عورت اس لباس کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اپنے کپڑوں کے اوپر ہی سر کے اوپر سے نیچے تک سارے جسم پر لٹکا لیتی ہے اور اس طرح اپنی اور اپنے کپڑوں کی خوبصورتی کو چھپا لیتی ہے۔

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ :

يُدْنِيْنَ باب اَدْنیٰ يُدني سے ہے، جس کا مصدر اِدْناء ہے اور یہ لفظ جب علیٰ کے ساتھ متعدی ہو تو پھر یہ اپنے ضمن میں اِرْخاء یعنی لٹکانے کا معنی رکھتا ہے اور لٹکانا اوپر سے نیچے کی طرف ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا مفہوم یہ بنا کہ وہ کھلا لباس سر کے اوپر سے نیچے لٹکائیں۔

صرف کندھوں پر سے لٹکانا:

اس کا مطلب یہ ہوا کہ کندھوں پر سے نیچے لٹکانا درست نہیں بلکہ سر سے چہرے کے اوپر سے نیچے لٹکانا ہے، اور دوسری بات یہ کہ یہ چادر یا لباس لٹکنا چاہیے جسم کے ساتھ چپکا نہیں ہونا چاہیے۔ اس کی مزید تفصیل آگے بھی (ان شاء اللہ) آئے گی۔

دوسری آیت حجاب:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ امَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ إِنٰهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَأْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَاكَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوْا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهٖ أَبَدًا إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝ إِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوْهُ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْ آبَائِهِنَّ وَلَآ أَبْنَائِهِنَّ وَلَآ إِخْوَانِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴾ (الاحزاب :۵۳-۵۵)

''اے ایمان والو! جب تمہیں کھانے کی دعوت دی جائے تو نبی کے گھر میں بغیر اجازت داخل نہیں ہونا اور وقت سے پہلے نہ جاؤ کہ پکنے کا انتظار کرتے رہو، بلکہ جب بلائے جاؤ تو جاؤ اور جب کھا چکو تو وہاں سے چل دو، باتوں میں مصروف نہ ہو جاؤ، کیونکہ یہ چیز نبی کے لئے تکلیف دہ ہے۔ اور وہ حیا کرتے ہوئے تمہیں کچھ کہہ بھی نہیں سکتے اور اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں کوئی جھجھک محسوس نہیں کرتے ۔اور جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو، اس سے تمہارے دل اور ان کے دل خوب پاک رہیں گے (شیطانی وسوسے سے) اور تمہیں لائق نہیں کہ رسول کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ کہ اس کے بعد اس کی بیویوں سے کبھی نکاح کرو، بے شک اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپا کر رکھو، اللہ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔ ان (نبی کی بیویوں) پر بغیر پردہ کے اپنے باپوں کے سامنے آنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے، نہ بھائیوں کے، نہ بھتیجوں کے، نہ بھانجوں کے سامنے آنے میں اور اللہ سے ڈرتی رہو۔ بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔''

یہ آیت، آیتِ حجاب کیوں؟

اس آیت کو آیتِ حجاب کہا جاتا ہے (پردہ کے حکم والی آیت)۔ کیونکہ سب سے پہلے پردہ کے متعلق اترنے والی آیت یہی ہے۔

پسِ منظر :

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شادی کے موقع پر حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے جب شادی کی تو لوگوں کو دعوت دی، صحابہ کھانا کھا کر بیٹھے باتیں کرنے لگے۔ آپ اٹھ کر چلے گئے پھر واپس آئے تو بھی کچھ لوگ باتوں میں مصروف تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ پھر چلے گئے۔ جب وہ لوگ گئے تو آپ کو اطلاع دی گئی اور آپ حضرت زینب کے پاس تشریف لے گئے۔ اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ ❶

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پردہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اللہ کا حکم آنے سے پہلے یہ محسوس کر لیا کرتے تھے کہ یہ کام اس طرح ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ پہلے ہی ویسا ہوتا تھا مگر یہ اپنی صائب رائے سے موافقت کر جایا کرتے تھے۔ اسی لئے ایسے مسائل جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اور اللہ تعالیٰ کا حکم بھی اس میں موافق ہو جاتا انہیں ''موافقاتِ عمرؓ'' کہا جاتا ہے۔

بخاری و مسلم وغیرہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ رائے بھی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کرتے کہ ''آپ کے گھروں میں نیک و بد سب آتے ہیں تو کاش! آپ اپنی بیویوں کو پردے کا حکم دے دیں۔ تو ذوالقعدہ ۵ھ کو یہ پردہ والی آیات حضرت زینب کی شب زفاف والی صبح ولیمہ کے دن نازل ہوئیں۔

اس کے پس منظر میں صحیح مسلم، ترمذی اور نسائی کے حوالے سے ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت زینب وہیں اپنا چہرہ دیوار کی طرف کئے بیٹھی تھیں اور لوگ دوسری طرف کھانا کھا رہے تھے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس موقع پر حیس (عرب کا مخصوص حلوہ) بنا کر بھیجا۔ یہ ایک پیالہ میں تھا تو تھوڑا سا مگر اللہ نے اتنی برکت دی کہ تقریباً تین سو افراد دس دس کی ٹولیوں میں بیٹھ کر کھاتے رہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بعد میں جب میں نے وہ پیالہ اٹھایا تو میں نہ جان سکا کہ جب رکھا تھا اس وقت یہ حلوہ زیادہ تھا یا جب اٹھا رہا تھا اس

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله : لا تد خلوا بیوت النبی إلا أن یوذن لکم إلی طعام ......الخ، حدیث: ٤٧٩١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت زیادہ تھا۔ ❶

تفسیر ابن کثیر (۵۵۵/۳، تفسیر سورۂ احزاب) میں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں اور شروع اسلام میں بھی یہی طریقہ تھا کہ بغیر اجازت لوگ گھروں میں آجایا کرتے تھے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے امت کو غیرت کا سبق دیتے ہوئے یہ حکم دیا اور اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا:

((إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَآءِ)) ❷

''عورتوں کے ہاں جانے سے بچو۔''

پردہ کا حکم اور اس کی حکمت:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم دے کر اس کی حکمت بیان فرمادی کہ:

﴿ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾

(الأحزاب : ٥٣)

''یہ تمہارے اور ان (عورتوں) کے دلوں کو پاکیزہ رکھنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے۔''

اس طرح شیطان کے وسوسے ختم ہوں گے اور وہ ناکام ہوگا، نہ مرد کو بہکا سکے گا، نہ ہی عورت کو بطور ہتھیار استعمال کر سکے گا۔ ان شاء اللہ۔

جن سے پردہ نہیں ان کے تقابل سے تاکید:

وہ مرد رشتہ دار جن سے پردہ کی ضرورت نہیں ان کی بھی کچھ وضاحت فرمادی۔ اس سے

❶ بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله تعالى: "لا تدخلوا بيوت النبي..... الخ: ٤٧٩٠۔ وصحيح مسلم، كتاب النكاح، باب زواج زينب بنت جحش ...... الخ: ١٤٢٨۔ وترمذی، تفسير القرآن، سورة الاحزاب: ٣٢١٨۔ ونسائی، كتاب النكاح، باب الهدية لمن عرس: ٣٣٨٩۔

❷ صحیح مسلم، كتاب السلام، باب تحريم الخلوة بالأجنبية والدخول عليها: ١١٧٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پردہ کے حکم کی تاکید معلوم ہوتی ہے کہ واضح طور پر بتایا کہ ان چند رشتوں سے پردہ نہیں، باقی سب سے پردہ ہے۔ان کی تفصیل (ان شاء اللہ) آگے آئے گی۔

دلوں کی طہارت اور پردہ :

اللہ ذوالجلال والاکرام کی کسی بات میں شک وشبہ کی قطعاً گنجائش نہیں ۔جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی بات میں شک کرے یا انکار کرے اس کا اپنا ایمان خطرے میں ہے۔تو جب خود اللہ تعالیٰ نے پردہ کو دلوں کی طہارت کا سبب قرار دیا ہے تو ماننا پڑے گا کہ دلوں کی طہارت و پاکیزگی پردے سے ہی ہوسکتی ہے اور پردے سے ہی لوگ سمجھیں گے کہ یہ پاک دامن عورتیں ہیں۔جیسا کہ پیچھے سورۃ الأحزاب کی (آیت:۵۹) کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

آنکھ،کان،زبان،ہاتھ،پاؤں زنا کرتے ہیں:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقدیر کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنطِقُ وَالنَّفْسُ تَتَمَنَّى وَ تَشْتَهِي وَ الْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ)) [1]

”آنکھ کا زنا دیکھنا ہے (حرام چیزوں کو) اور زبان کا زبان بولنا ہے اور نفس (دل) تو تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ تو اس سب کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے۔“

جب سارا جسم بدکار ہو اتو پاکیزگی کیسے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سمجھ کر سوچیں کہ جب بے پردگی کی وجہ سے سارا جسم زانی و

---

[1] صحیح بخاري ، کتاب الاستئذان ، باب زنا الجوارح دون الفرج : ٦٢٤٣ ـ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

...ر تو پاکیزگی وطہارت کیسے اور کہاں سے آئے گی؟

...گی گندگی ہے:

...ت ہوا کہ بے پردگی گندگی ہے۔ ایک کتاب ''مسلمان عورت'' کے صفحہ: ۷۹ پر روما ...الوں کی حالت کا رونا اس طرح رویا گیا ہے کہ ''عورت ومرد کے اس آزادانہ میل جول کی وجہ سے رو... والوں میں ایسی کمینہ عادتیں اور گندی خصلتیں پیدا ہوگئی تھیں کہ میرا قلم ان کو لکھنے سے شر... تا ہے۔ جن سے ان کی ہمتیں مردہ ہوگئیں، ارادے پست ہو گئے اور طبیعتوں میں کمینہ پن آ گیا پھر تو ان میں باہمی چشمک، خونریزی اور خانہ جنگی کا زور ہوا اور یہ فساد اس قدر بڑھا کہ انسانیت کا ان میں نام تک نہ رہا۔''

اللہ کیا چاہتے ہیں اور کفار کیا؟

غور کر لیں کہ اللہ تعالیٰ پردے کا حکم دے کر پاکیزگی وطہارت چاہتے ہیں دل، آنکھ، کان زبان، ہاتھ اور پاؤں کو پاکیزہ بنانا چاہتے ہیں تا کہ مرد وعورت پاکیزگی والی صاف ستھری زندگی بسر کریں۔ اور کفار و اعدائے اسلام جو پردہ ختم کر کے عورت کی آزادی کے جھوٹے نعرے لگا رہے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان مرد وعورت گندگی میں گر جائیں، آسمانی پاکیزگی انہیں حاصل نہ ہو، ان کے اعضا سب بدکار ہوں، آنکھ کان سب گندے ہوں۔ اب ایک کلمہ پڑھنے والے مسلمان کے سامنے سوال ہے کہ وہ اللہ کے ہاں سے پاکیزگی وطہارت کو پسند کرتا ہے یا کفار کے پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر بھیانک قسم کی گندگی وغلاظت والی زندگی کو......؟

ارے مسلمان!

ارے مسلمان! اللہ نے آگاہ کر دیا کہ یہ کافر اپنے منہ سے پراپیگنڈے کے زور پر اللہ کے نور کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ دیکھنا ان کے پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر ذرائع ابلاغ اخبارات ورسائل، ٹی وی ودیگر ذرائع کے زہریلے پروگراموں سے متاثر ہو کر اپنا ایمان نہ چھوڑ بیٹھنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محتاط رہنا کہیں یہ کمینہ دشمن اللہ سے توڑ کر شریعت سے باغی بنا کر عزت وطہارت کے دین سے دور گندگی میں نہ پھینک دے۔ اپنے عقیدے کو مضبوط رکھنا اور ان دشمنوں کی منحوس و گندی چالوں سے خبردار رہنا اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرنا۔ مسلمان عورت کو بہت زیادہ پختہ عقیدے کی ضرورت ہے، کفر کی گاڑی عورت کی بے دینی پر ہی چلے گی۔ اگر یہ مضبوط ہو جائے تو ان شاء اللہ کفر کی دال نہیں گل سکے گی۔

تنبیہ:

بعض لوگ کہتے ہیں اس آیت میں خطاب چونکہ نبی کی بیویوں کو ہے لہٰذا یہ حکم بھی صرف انہی کے لئے ہے۔ آگاہ رہیں ان کا یہ کہنا غلط ہے۔ اول تو قرآن کے دوسرے مقامات سے اس کا جواب واضح ہے کہ پردے کا حکم اہل ایمان کی سب عورتوں کے لئے ہے جیسا کہ مندرجہ بالا دلائل سے بھی معلوم ہو چکا۔

دوسرا آیات کے بارے میں اصول تفسیر کا اصول ہے کہ آیات کو سبب نزول پر خاص نہیں کیا جا سکتا، اس کے حکم کو عام سمجھا جائے الا یہ کہ خصوصیت کی کوئی دلیل مل جائے۔ اور پردہ کے بارے عموم کی دلیل تو ہے خصوص کی کوئی دلیل نہیں۔ یہ بھی دراصل کفار کی سازشوں کا ایک حصہ ہے کہ قرآن وسنت کے معانی اور طریقوں میں گڑبڑ کی جائے تا کہ اللہ کا حکم صحیح طور پر پورا نہ ہو۔ اس کی وضاحت ان شاء اللہ آگے آئے گی۔ اس لئے کوئی شخص اس بات سے دھوکہ نہ کھائے۔

تیسری آیت:

﴿ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً﴾ (الأحزاب :٣٢-٣٣)

''اے نبی کی بیویو! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری کرو۔ تم نرم اور باریک لہجے میں بات نہ کیا کرو (سوال کرنے والے غیر مردوں سے) ورنہ جس کے دل میں کھوٹ ہے وہ لالچ و ہوس میں پڑ جائے گا۔ اور صاف کھری کھری بات کرو اور اپنے گھروں میں رہو اور پرانے زمانہ جاہلیت کی طرح اظہار زیب وزینت نہ کرو۔ نماز توجہ سے ادا کرو اور زکوۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل بیت! اللہ تم سے گندگی و ناپاکی دور کرنا چاہتے ہیں اور تمہیں خوب پاک صاف کرنا چاہتے ہیں۔''

ازواج مطہرات ماڈل رول:

اللہ ذوالجلال والاکرام نے پردہ پر مشتمل احکامات کا مخاطب سب سے پہلے اپنے پیغمبر کی بیویوں کو بنا کر ساری امت کی عورتوں کے سامنے انہیں ماڈل رول بنا دیا۔ پہلے نبی کا گھرانہ پھر ساری امت مسلمہ کی عورتیں ان احکامات کی پابند ہیں۔

فاسق وفاجر لوگوں کے عزائم:

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی بندیوں کو پردہ اور پردے میں بھی غیر مردوں سے نرم اور رسیلے لہجے میں بات نہ کرنے اور کھری کھری دوٹوک بات کہنے کا حکم دے کر حکمت یہ بیان کی ہے کہ جن کے دلوں میں گندگی ہے ان کے گندے عزائم ناکام ہوں، تاکہ کوئی بدکار شخص تمہارے بارے میں گندی سوچ بھی نہ سوچ سکے۔ اللہ اکبر! کتنے بلند درجے کی پاکیزگی ہے۔ اپنی سوچ تو پاک صاف ہے ہی، دوسرے بدکار لوگ بھی گندی سوچ، طمع و ہوس نہ رکھ سکیں۔

پردے کا امتیاز:

دنیا کے کسی مذہب میں یا کسی طریقے میں اس قدر پاکیزگی کا تصور ہوسکتا ہے؟ یہ امتیاز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف اسلام کے پردہ اور اس کے متعلقات کا ہے کہ برے لوگ بھی پردہ کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ یہ پاک دامن عورتیں ہیں اور ان کے عزت وقار کے اعتراف میں ان کے دل میں ہوس پیدا ہی نہیں ہوتی۔

گندگی اور تطہیر:

اگلے جملے میں اللہ تعالیٰ نے گھروں سے باہر نکل کر لوگوں سے ہنس ہنس کر باتیں کرنے کو گویا جس و گندگی قرار دیا اور گھر میں بیٹھنے اور بوقتِ ضرورت کسی سے بات کرنے کو، وہ بھی پسِ پردہ دوٹوک لہجے میں تطہیر، پاکیزہ بنانے والا عمل قرار دیا۔

کفار کے پروگرام:

کفار جو پردہ کے دشمن اور مسلم عورت کی آزادی کا نعرہ لگانے والے گویا اس عمل تطہیر کو ختم کر کے گندگی پھیلانا چاہتے ہیں۔قرآنی آیات کے احکام اور ان کی مصلحتوں پر غور کر کے ذرا سوچیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پاک صاف، عزت و وقار والا بنانا چاہتے ہیں اور گندے لوگوں کی گندی ہوس سے بھی ہمیں محفوظ کرنا چاہتے ہیں۔تو اس کے مقابلے میں کفار و ملحد قسم کے لوگ کیا پروگرام لئے بیٹھے ہیں؟

ہماری عزت و ناموس کا محافظ کون؟

قرآن مجید کے ان مقامات پر غور کر کے نتیجہ نکالیں کہ ہماری ناموس اور عفت و عصمت کا نسوانی وقار وحیا کا محافظ کون ہے اور ڈاکو کون ہے؟ اور اس نکتہ پر علی وجہ البصیرت پہنچ جائیں کہ پردہ کے حکم سے اسلام ہمیں عزت و وقار بخشتا ہے اور گندے لوگوں کے ذہن ہمارے حوالے سے پاک کر کے ہمیں ان کی ہوس سے بچاتا ہے جبکہ پردے کی مخالفت کرنے والے ہم سے حیا و غیرت ختم کر کے ہماری عزت وعفت کو بازاروں میں گندے لوگوں کے سامنے پھینکنا چاہتے ہیں، جہاں ہر طرف ہوس بھری آنکھیں، شر سے بھرے آوازے اور گندے خیالات ہی ہیں۔ ہماری عزت وعفت کا خیال کسی کے دل میں نہیں۔کیا عقلمند عورت یہ پسند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتی ہے کہ معاشرے میں اسے کوئی عزت و وقار والی نہ جانے؟

زمانۂ جاہلیت کی عورت کی سوچ:

قرآن کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانۂ جاہلیت کی جاہل عورتوں کی کیسی سوچ تھی۔ وہ باہر زیب و زینت کا اظہار کرتیں، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتیں اور سمجھتیں کہ جس کے پیچھے جتنے زیادہ مرد ہوں گے اتنی ہی وہ زیادہ عزت والی سمجھی جائے گی۔آج بھی گلوکارہ و فنکارہ کہلانے والی آوارہ اور کنجری قسم کی عورتیں اسی بات پر فخر کرتی ہیں کہ ہمارے ہزاروں پرستار ہیں اور بہت لوگ ہمیں چاہتے ہیں۔تو کیا مسلمان عورت جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا کر گندگی سے پاکیزگی کی طرف، جہالت کی تاریکیوں سے نور ہدایت کی طرف آ چکی ہے،کو دوبارہ اسی جاہلیت کی طرف لوٹایا جا رہا ہے؟اللہ کے ہاں عزت والے عقیدے،عفت وعصمت والے عقیدے کی بجائے لوگوں کو پیچھے لگا کر فخر محسوس کرنے والے عقیدے کی طرف لایا جا رہا ہے؟اے عورت! خبردار رہ اور دشمنوں کے پراپیگنڈے میں چھپی زہریلی سوچ اور جاہلیت کے گندے عقیدے کو سمجھ اور قرآن وسنت کے سایۂ رحمت میں پناہ تلاش کر کہ اس دنیا میں صرف اللہ تعالیٰ اور دین اسلام ہی تیری عزت وعصمت کا محافظ ہے اور گندے لوگوں کی گندگی تجھ سے دور کر کے پاکیزگی وتقدس بخشنے والے ہیں۔ورنہ لوگ اپنی خواہشات کا سامان کرنے کے لئے تجھ سے جھوٹ بول بول کر تیرے عزت ووقار سے کھیلنا چاہتے ہیں۔سچ فرمایا اللہ پاک نے کہ کفار چاہتے ہیں کہ تم بھی انہی جیسے خواہش پرست،نافرمان بن جاؤ۔

﴿وَاللّٰهُ يُرِيْدُ أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا﴾ (النساء : ٢٧)

”اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کرنا چاہتے ہیں اور وہ لوگ جو شہوت پرست ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم بہت زیادہ ٹیڑھے ہو جاؤ“۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پردہ حفاظت ہے یا......؟:

خوب غور کر کے علم کی بنیاد پر سوچیں کہ پردہ عزت وعصمت کے لیے، پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے اور گندے لوگوں کے برے خیالات سے بچنے کے لئے حفاظت وطہارت کا باعث ہے یا معاذ اللہ عورت پر ظلم؟ اسلام کو پرانا اور پردہ کو پرانا کہہ کہہ کر اس سے نفرت کا اظہار کرنے والے غور کریں کہ پاکیزگی اور صفائی عفت وعصمت اور وقار کدھر ہے، اسلام میں یا زمانہ جاہلیت میں؟ جو درحقیقت پرانا اور جاہلی معاشرہ تھا، اس کی پرانی آوارگیوں اور گندگیوں میں؟

چوتھی آیت:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

(النور: ۳۰،۳۱)

”آپ ایمان والوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ طریقہ بہت پاکیزگی والا ہے ان کے لئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جو یہ کرتے ہیں اس کی خبر رکھنے والا ہے۔ اور آپ ایمان والی عورتوں سے بھی کہہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں (عزتوں) کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں صرف جو خود بخود ظاہر ہو جائے (یعنی بغیر ارادہ کے) اور ڈھاپنے والی چادریں اپنے سینوں پر ڈال کر رکھا کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے باپوں ،سسروں ،بیٹوں،خاوندوں کے بیٹوں (جو دوسری بیوی سے ہوں)، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں یا اپنی عورتوں کے یا لونڈیوں،غلاموں کے یا کام کاج کرنے والے ایسے مردوں کے جنہیں عورتوں کی خواہش ہی نہ رہی ہو یا ان بچوں کے جو عورتوں کے پوشیدہ معاملات پر مطلع ہی نہ ہوں ۔اور اپنے پاؤں زمین پر مار مار کر نہ چلیں کہ لوگوں کو ان کی خفیہ زینت (زیورات پازیب وغیرہ یا جسمانی محاسن) کا پتہ چلے اور اے اہل ایمان! سب اللہ سے (زمانۂ جاہلیت کی گندگیوں سے) توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاسکو"۔

پردے کے ساتھ آنکھیں جھکانا اور پاکیزگی:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے " ازکیٰ " بہت زیادہ تزکیہ،زکوٰۃ و پاکیزگی کے لئے،عزت وعصمت کی حفاظت آنکھوں کو نیچے رکھنے میں قرار دی ہے اور عورتوں کو اپنی زیب و زینت چھپانے میں قرار دی ہے۔

زیب وزینت چھپانا:

زیب وزینت کو چھپانا اور عام لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرنا،اس کا بڑی تاکید کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔لفظ بولا ہے "لَا یُبْدِیْنَ" یہ جمع مؤنث کا صیغہ ہے،اس میں زینت ظاہر نہ کرنے کی نسبت عورتوں کی طرف کر کے انہیں خصوصی طور پر متوجہ کرنا اور خبردار کرنا مقصود ہے۔اور فعل مضارع کے ساتھ نہی ویسے بھی کسی کام کے حرام ہونے میں تاکید کا باعث ہوتی ہے۔اس طرح زیب و زینت کا اظہار اور بے پردگی قطعی حرام ہونے کی واضح دلیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زینت کی صورتیں:

یہاں یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ زیب و زینت کی بھی کئی صورتیں ہیں ۔(۱)عورت کی جسمانی خوبصورتی ۔(۲)زیورات کی زینت ۔(۳)لباس کی زینت ۔

یہ سب زینت کی شکلیں ہیں۔

جسمانی خوبصورتی:

جسمانی خوبصورتی میں عورت کا چہرہ ،کمر ،سینہ،جسامت ،جوان بدن ،بال،آنکھوں کی خوبصورتی،آواز کی خوبصورتی یہ سب شامل ہیں ۔تو کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے جسمانی محاسن کو ظاہر کرے۔منہ ننگا رکھنا، چھاتیاں نمایاں کرنے کے لئے چھوٹے لباس پہننا، جسمانی خوبیاں نمایاں کرنے کے لئے تنگ لباس اورآدھے بازو والے کپڑے پہننا ،چوڑی پاجامے،قیص کے اگلے پچھلے گھیرے چھوٹے چھوٹے رکھنا، گلے کھلے سلوانا، بالوں کو نمایاں کرنا،آنکھیں اٹھانا ،ابرو بنانا ،نرم اور لوچ دار آواز سے بولنا کھل کھلا نا یہ سب حرام کام ہیں ۔ باریک باریک مختلف رنگوں کیکپڑے اور ران سے جسم کا باہر سے نظر آنا یہ بھی حرام ہے ۔ ٹخنے اور قدم ننگیر کھنا بھی اس میں شامل ہے۔

زیور کی زینت:

زیور بھی زینت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے تو اسے بھی لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا،انگوٹھیاں چوڑیاں دکھانا اور چوڑیوں کی جھنکار،پازیب ،گلے کے زیورات ،کان ناک کے زیورات ان سب کا اظہار لوگوں کے سامنے حرام ہے۔

لباس کی زینت:

لباس کے معاملے میں تو قرآن مجید نے بھی اسے زینت قرار دیا ہے۔جس طرح باریک اور تنگ لباس،آدھے بازو والے قمیص ، چوڑی پاجامے، باریک دوپٹے ،کھلے گلے، چھوٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باڈیاں پہننا درست نہیں اسی طرح لباس اگر بہت بہترین کپڑا ہو، جاذبِ نظر رنگ ہوں، بہترین کڑھائی ہو، ملائم کپڑا ہو تو اسے بھی لوگوں کے سامنے لانا حرام ہے، مائع لگی کاٹن اور رنگ برنگے کپڑے بھی لوگوں کی نظر کو کھینچتے ہیں اور برے خیالات کو تحریک دیتے ہیں۔ زینت ظاہر نہ کرنے کے حکم میں یہ سب اشیاء آتی ہیں۔

برقع اور چادریں بھی دیدہ زیب نہیں ہونی چاہئیں:

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پردے کے لئے استعمال کرنے والی چادریں جو سر سے نیچے پاؤں تک لٹکاتا ہیں وہ بھی جاذبِ نظر اور دیدہ زیب نہیں ہونی چاہئیں، ان کے اوپر کڑھائی اور خوبصورت پھول نہیں ہونے چاہئیں بلکہ وہ سادہ چادریں ہوں۔

﴿ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ کا مفہوم:

﴿ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ میں ظهر فعل لازم ہے متعدی نہیں، اس لئے اس کی نسبت عورتوں کی طرف نہیں بلکہ اس سے صرف بلا ارادہ جیسے ہوا چلنے سے یا بچے کے کھینچنے سے یا کسی اور مجبوری، سے ظاہر ہو جائے تو وہ معاف ہے۔ اسی طرح عورت با پردہ باہر نکلے تو اس کا قد کاٹھ جو سب کے سامنے ظاہر ہوتا ہے یا چادر جو اس نے پہنی ہوتی ہے وہ لازماً ظاہر ہوتی ہے۔ تو یہ چیزیں مستثنیٰ ہیں۔ ورنہ عورت کا اپنا جسم، چہرہ، ہاتھ یا جسمانی لباس اور زیور کی کسی بھی زینت سے قصداً ظاہر کرنا بالکل ناجائز ہے حتیٰ کہ ناخن بھی ظاہر نہیں کرنا۔ جیسا کہ احادیث کے باب میں یہ روایات آئیں گی۔ ان شاء اللہ۔

﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ﴾ کا مفہوم:

اس آیت کا یہ حصہ بھی خصوصی طور پر سمجھنے کے لائق ہے۔ ''ضرب'' کا مطلب یہاں لپیٹنا، ڈالنا ہے اور ''خمر'' خمار کی جمع ہے، اس کا معنی چھپانا ہے اور چھپانے والی چادر کو خِمَار بھی اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ عورت کے سر کے بالوں، گلے، گردن وغیرہ کو چھپا دیتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پردہ کے لئے باریک چادریں جن سے جسم باہر نظر آئے وہ درست نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جُیُوْب ، جَیب کی جمع ہے جس کا معنی پہننے کے لئے گلے کے ساتھ جو کٹاؤ بنایا جاتا ہے جس پر بٹن لگائے جاتے ہیں، قمیص کی لمبائی والی جانب جسے گلمان کہا جاتا ہے۔اس طرح آیت کا مطلب یہ ہوا کہ موٹی چادریں اپنے گلے، سینے اور چھاتی پر ڈال لیں تاکہ ان کے گلے بھی برہنہ نہ ہوں اور گردن، کندھے کا کوئی حصہ نظر نہ آئے اور اس طرح یہ چادر ڈال لیں کہ سر کے اوپر رکھ کر گردن اور سینے کے گرد لپیٹ لی جائے۔

آج کل چادر کا طریقہ:

آج کل چادر لینے کا جو طریقہ اپنایا گیا ہے کہ کپڑا اور وہ بھی باریک تھوڑا سا چھاتی پر رکھ کر اس کے دونوں کنارے لمبے کر کے کندھوں کے اوپر سے پیچھے لٹکائے جاتے ہیں یا ایک پلڑا آگے اور ایک پیچھے لٹکا دیا جاتا ہے اس سے ساری گردن بھی ننگی، سینہ اور کندھے بھی ننگے گلا بھی برہنہ ہوتا ہے۔ یہ قطعاً درست نہیں۔اسی طرح بعض عورتوں نے رسہ نما کپڑا لے رکھا ہے یہ فقط ایک فیشن تو کہلا سکتا ہے پردہ نہیں۔

پردے کی جامعیت:

حکمِ پردہ کو شریعت نے اتنا مؤثر اور جامع رکھا ہے کہ وہ بچے جن کو جنس کے تعلقات کی سوجھ بوجھ ہو جائے ان سے بھی پردہ کرنے کا حکم اس آیت میں موجود ہے۔اور ''نِسَائِهِنَّ'' میں ''هِنَّ'' ضمیر مومنات کی طرف لوٹتی ہے۔اس صورت میں ایمان کا تعلق مراد لیں تو مطلب ہوگا مومنہ عورتوں کے سامنے ہی مومنہ عورت اپنی زینت ظاہر کر سکتی ہے، اسے اپنا لباس، زیور، چہرہ وغیرہ دکھا سکتی ہے (پوشیدہ اعضاء نہیں) اگر غیر مومنہ یہودی، صلیبی ، ہندو یا کوئی بھی غیر مسلم عورت ہو اس کے سامنے اظہار زینت نہ کرے اور اگر نسبت یا رحم کا تعلق مراد ہو تو پھر مطلب میں اور تخصیص ہو جائے گی اور معنی ہوگا اپنے عزیز و اقارب کی عورتوں کے سامنے اظہار زینت کر سکتی ہے عام اجنبی اور ناواقف عورتوں کے سامنے بھی اظہار زینت نہ کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج کل کا الٹا نظام:

آج کل عورتوں نے الٹا نظام بنایا ہوا ہے اور وہ یہ کہ خاوندوں کے لئے زیب وزینت نہیں، الّا ماشاء اللہ اور جب گھر سے باہر جانا ہو، رشتہ داروں کے پاس یا کسی دعوت میں یا شادی میں پھر زیب وزینت اختیار کی جاتی ہے اور صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ یہ بہت خطرناک اور بدترین طریقہ ہے جو اختیار کر لیا گیا ہے۔ حق یہ ہے کہ باہر جانا ہو تو سادہ حالت میں اور ساری زینت گھر میں خاوندوں کے لئے اختیار کی جائے جس کا حق ہے۔ گھروں میں گندی بنی رہنا، سادہ رہنا اور لوگوں کے لئے زیب وزینت لگانا سراسر غلط اور برا طریقہ ہے۔ اسی طرح بعض لوگوں نے گھروں میں کام کاج کے لئے غیر مسلم عورتوں کو رکھا ہوتا ہے اور وہ ان کے سامنے وہ ساری زینت وزیورات وغیرہ ظاہر کرتی رہتی ہیں۔ عام کام کرنے والیوں کے سامنے بھی یہ سارے معاملات کھلے ہوتے ہیں اور اس سے بہت دفعہ نقصانات بھی ہوئے ہیں، یہ طریقہ مناسب نہیں۔

﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ﴾ کا مفہوم:

اللہ تعالیٰ نے پاؤں مار مار کر آواز پیدا کرنے، چلنے سے بھی منع فرما دیا تاکہ خفیہ زینت کا دوسروں کو پتہ نہ چلے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو غیر محسوس طریقے سے دبے پاؤں، وقار کے ساتھ آہستہ آہستہ چلنا چاہئے اور راستے کے کنارے کنارے چلنا چاہئے جیسا کہ حدیث میں حکم موجود ہے۔ آج کل جو ایڑھی والے جوتے ہیں یا جن کی نچلی سطح ٹھوس ہے اور وہ چلتے وقت ٹک ٹک کی آواز نکالتے ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ ایسے جوتے ہوں جن سے آواز پیدا نہ ہو اور چوڑیاں بھی نہ چھنکیں، نیز پاؤں ننگے بھی نہیں ہونے چاہئیں۔

کن سے پردہ نہیں:

قرآن مجید میں ایسے اشخاص کا ذکر جن سے پردہ نہیں ان میں اکثر محرم ہیں۔ محرم ان کو کہتے ہیں جن سے نکاح نہیں ہو سکتا، مثلاً باپ، بھائی، بیٹا اور مرد کے لئے ماں، بہن بیٹی وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو بالترتیب ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں۔

۱۔خاوند:

اس کے لئے تو بیوی کو شریعت نے حلال کیا ہے، وہ اس کا لباس یہ اسکا۔خاوند کے لئے تیاری، زیب وزینت، اس کے ساتھ تعلقات، ہنسی خوشی سب نیکیاں ہیں۔

۲۔ باپ

۳۔سسر

۴۔ بیٹے

۵۔خاوندوں کے بیٹے جو دوسری بیویوں سے ہوں۔

۶۔ بھائی جو سگے ہوں یا ماں کی طرف سے یا باپ کی طرف سے سگے ہوں۔

ماموں زاد، خالہ زاد اور چچا زاد پھوپھی زاد یا برادری کے بھائی اور اسلام کے بھائی مراد نہیں، بلکہ یہ سب اجنبی ہیں۔

۷۔ بھتیجے (یہ بھی سگے، دوسرے رشتوں سے نہیں)۔

۸۔ بھانجے (یہ بھی سگے، دوسرے نہیں)۔

۹۔اپنی عورتیں، مومنہ عورتیں یا اپنی رشتہ دار کھلی طبیعت والی۔

۱۰۔غلام لونڈیاں، ان سے شریعت نے ہماری مجبوری کی وجہ سے پردہ کی رخصت دی ہے۔ کیونکہ انہوں نے ہر وقت گھروں میں رہنا، آنا جانا، کام کاج کرنا ہوتا ہے۔اسی وجہ سے بلی کا جھوٹا بھی پاک قرار دیا گیا ہے۔اور جب یہ آزاد ہو جائیں تو فوراً پردہ کرنا ہوگا۔

۱۱۔مغفل ابلہ و ناسمجھ لوگ یا خصی یا نہایت بوڑھے کسی کام کے نہ رہنے والے، شہوت و خواہش سے بالکل عاری۔

۱۲۔وہ بچے جو عورتوں کے معاملات کی سوجھ بوجھ نہ رکھتے ہوں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے بچے بھی جب ذرا سوجھ بوجھ والے ہو جائیں تو ماں باپ کو خبردار و محتاط رہنا چاہئے۔

نوٹ:

رضاعت (دودھ پینے) سے نسب کی طرح رشتے قائم ہو جاتے ہیں، جو نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں۔ان کے علاوہ سب سے پردہ شریعت نے فرض قرار دیا ہےتا کہ پاکیزگی وطہارت حاصل ہو، شیطان سے اور گندے لوگوں سے محفوظ رہا جاسکے۔

پانچویں آیت:

﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحاً فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَةٍ وَأَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ﴾ (النور: ٦٠)

"وہ بوڑھی عورتیں جو عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے حیض وحمل سے آرام سے بیٹھی رہتی ہیں اور اولاد سے مایوس ہیں جنہیں جماع کا کوئی خیال نہیں ہوتا، وہ اگر چادریں نہ بھی لیں تو کوئی حرج نہیں۔لیکن دو شرطوں کے ساتھ ایک یہ کہ چادریں اتارنے سے ان کا مقصود تبرج نہ ہو۔(جان بوجھ کر جوان بن کر دکھانا اور حسن کا اظہار کرنا بلکہ ان کا مقصد آسانی اور تخفیف ہو) اور دوسری شرط زینت وزیورات، سرمہ، مہندی، رنگین و شوخ کپڑے ان کا اظہار نہ ہو (جو کشش کا باعث ہیں اور جن کی وجہ سے لوگوں کے دل ان کی طرف سے احترام کی بجائے طنز ونفرت والے بن جائیں)۔اور اگر وہ بھی عفت وعصمت اختیار کرتے ہوئے پردہ کریں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والے جاننے والے ہیں۔"

رخصت اور غلط استعمال:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بوڑھی عورتوں کو رخصت دی ہے تا کہ ان سے تخفیف ہو مگر اس رخصت کے غلط استعمال سے بھی روک دیا کہ اگر کوئی بوڑھی عورت بھی غلط مقصد سے پردہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتارے گی تو یہ بھی حرام ہوگا۔ان بوڑھی عورتوں کو اللہ سے ڈرنا چاہئے جو اپنی سونے کی چوڑیاں ،انگوٹھیاں اور گلے کے لاکٹ دکھاتی پھرتی ہیں ۔اور آخر میں فرمایا کہ اگر یہ بھی پردہ اختیار کریں اور اس کی عفت و عصمت میں رہیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ اگر چہ ان کے حوالے سے فتنہ نہیں ہوسکتا پھر بھی بہتر ان کے حق میں پردہ ہی ہے۔اللہ اکبر! یہ آیت پردہ کے متعلق کتنی زبردست دلیل ہے۔

❀❀❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل پنجم

احادیث مبارکہ

حدیث چونکہ قرآن مجید کی تشریح ہے، قرآن کے احکام کے رموز کو کھول کھول کر بیان کرتی ہے، اسی لئیا حادیث مبارکہ میں پردہ کے متعلق کافی وضاحت ہے۔

پہلی حدیث:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((یَرْحَمُ اللّٰهُ النِّسَآءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ، لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾شَقَّقْنَ مُرُوْطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهِ)) ❶

”اللہ پہلی مہاجرات پر رحمت نازل فرمائے جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ ”عورتیں اپنی موٹی چادریں اپنے گلے اور چھاتیوں پر ڈال لیں“ تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑا اوران سے اپنے آپ کو ڈھانپ لیا۔“

ابوداؤد (کتاب اللباس، حدیث:۴۱۰۲) میں بھی یہ روایت ہے۔اس میں اتنی وضاحت ہے کہ اپنی بھاری چادریں پھاڑ کر پردے کے لئے چادریں بنالیں۔

دوسری حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((رَحِمَ اللّٰهُ تَعَالٰى نِسَآءَ الْأَنْصَارِ لَمَّا نَزَلَتْ﴿ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ

❶ صحیح بخاری ، کتاب التفسیر سورۃ النور ، باب ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن ۔٤٧٥٨

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ﴾ الآيَةُ، شَقَّقْنَ مُرُوْطَهُنَّ فَاعْتَجَرْنَ بِهَا فَصَلَّيْنَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ﷺ) كَأَنَّمَا عَلٰى رُؤُوْسِهِنَّ الْغِرْبَانُ)) [1]

''اللہ انصار کی (مدینہ والوں کی) عورتوں پر رحم کرے جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی! اپنی بیویوں کو اور بیٹیوں کو اور مومنہ عورتوں کو کہہ دے اپنے آپ پر لمبی چادریں ڈال لیں'' تو انہوں نے اپنی چادریں پھاڑ کر اپنے آپ کو ڈھانپ لیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایسے نماز پڑھتی گویا ان کے سروں پر کوے ہیں''۔

تیسری حدیث:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی:

((﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ كَأَنَّ عَلٰى رُؤُوْسِهِنَّ الْغِرْبَانُ مِنَ السَّكِيْنَةِ وَعَلَيْهِنَّ أَكْسِيَةٌ سُوْدٌ يَلْبَسْنَهَا)) [2]

'' کہ اپنے آپ پر لمبی چادریں ڈال لو تو انصار کی عورتیں اس طرح سکون و وقار کے ساتھ نکلیں گویا ان کے سروں پر کالے کوے ہیں کیونکہ سیاہ چادریں انہوں نے پہنی ہوئی تھیں۔''

چوتھی حدیث:

عبداللہ بن عثمان بن خثیم حضرت صفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک دن قریش کی عورتوں اور ان کی فضیلت کا ذکر کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں سچ ہے کہ قریش کی عورتیں بڑی فضیلت والی ہیں۔لیکن میں نے انصار کی عورتوں سے زیادہ افضل، اللہ کی کتاب کی بہت زیادہ تصدیق کرنے والی اور اترنے والے احکام پر

---

[1] ابن مردویۃ۔

[2] مصنف عبدالرزاق وابو داؤد کتاب اللباس باب فی قول اللہ تعالیٰ: یدنین علیھن من جلابیبھن: ۴۱۰۱۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بہت زیادہ ایمان رکھنے والی کسی کو نہیں دیکھا۔ جب سورۂ نور کی یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے دامنوں پر چادریں ڈالو تو ان کے مردان کے پاس گئے، جا کے ان کے سامنے جو حکم نازل ہوا وہ پڑھا تو اسی وقت ہر عورت نے اپنی لمبی سی چادر لے لی اور صبح جب نماز پڑھنے آئیں تو سب نے چادریں لپیٹی ہوئی تھیں گویا ان کے سروں پر سیاہ کوے ہیں۔" (ابن ابی حاتم، فتح الباری)

صحابیات کا زبردست ایمان اور مثالی اطاعت:

اندازہ لگائیں صحابہ کرام کی عورتیں کتنے زبردست ایمان والی اور مثالی اطاعت والی تھیں، ادھر حکم نازل ہوا ادھر راتوں رات حجاب تیار ہو گئے، چادریں بن گئیں اور صبح نماز کے لئے باپردہ سیاہ چادروں میں ملبوس مسجد میں تشریف لائیں۔ ایمان ہو تو اس طرح کا۔ صحابہ کرام کی یہی وہ خصوصیات تھیں جن کی وجہ سے ان کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ماڈل اور نمونہ قرار دیا اور حکم دیا کہ "تم بھی اس طرح ایمان لاؤ۔" (سورۃ البقرۃ: ۱۳۷)

صحابہ کرام میں تعریف کی بنیاد:

ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایک دوسرے کی فضیلت اور تعریف ایمان و عمل کی بنیاد پر ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انصار کی عورتوں کی تعریف قریش کی عورتوں پر اسی بنیاد پر فرمائی کہ ان کا یقین و ایمان اور ان کی تصدیق زبردست ہے۔ آج کل تو معاملہ سارا ہی الٹا ہے، تعریف اس عورت کی ہوتی ہے جو شریعت کی سب سے زیادہ باغی ہو اور شریعت پر چلنے والوں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ یہ سب ذہنی بیماریاں عقیدے کی خرابی اور کمزوری کی بنیاد پر ہیں۔

ایمان کی صحت و بیماری:

جس طرح انسان تندرست ہو تو اس کو ہر چیز اسی طرح معلوم ہوتی ہے جس طرح وہ ہو، میٹھی میٹھی اور نمکین نمکین اور اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کے بیمار ہونے کی وجہ سے میٹھی چیز بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کڑوی معلوم ہوتی ہے اسی طرح ایمان وعقیدہ صحیح ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اچھی لگتی ہے اور نافرمانی بری اور اگر ایمان صحیح نہ ہو تو پھر فرمانبرداری بھی حقیر اور بری معلوم ہوتی ہے۔

ھندہ کی مثال:

ھندہ زوجۂ ابوسفیان کی مثال آپ سامنے رکھیں ،جب وہ مسلمان ہوئیں تو آپ سے کہنے لگیں اب سے پہلے آپ ،آپ کا چہرہ اور آپ کا شہر ساری دنیا سے برا لگتا تھا ،مگر اب آپ،آپ کا چہرہ اور آپ کا شہر ساری دنیا سے مجھے پیارا محسوس ہوتا ہے۔اسی طرح کی بات ثمامہ بن اثال نے مسلمان ہونے کے بعد کہی تھی۔تو آج ہمیں جو پردے اچھے نہیں لگتے اور عیسائیوں، یہودیوں کے طریقے پسند آتے ہیں اس کا سبب (معاذ اللہ) اللہ اور اس کے رسول کے احکام کا غلط ہونا نہیں بلکہ ایمانوں کا خراب ہونا ہے۔اس لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی بیوی اور حضرت مریم علیہما السلام کو مثال بنایا کہ ایسے حالات میں بھی ان کے عقیدے میں قطعاً کوئی کمزوری نہیں آئی ،مکمل طور پر دین پر قائم رہ کر دکھایا۔

پانچویں حدیث:

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مواقع پر نوجوان، پردہ دار حتیٰ کہ حیض والی عورتوں کو بھی لے کر جائیں۔ حیض والی عورتیں نماز والی جگہ سے ذرا الگ بیٹھیں اور مسلمانوں کی دعا اور خیر میں حاضر ہوں۔ تو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ((إِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ ؟)) ''اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو (جو سارے جسم کو ڈھانپ دے)؟'' تو آپ نے فرمایا ((لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا)) ''اس کی کوئی بہن اسے بھی اپنی چادر پہنا دے۔''❶

❶ صحيح مسلم ،كتاب صلوٰة العيدين، باب ذكر إباحة خروج النساء في العيدين ......الخ : ۸۹۰ ،و صحيح بخاري ،كتاب الحيض ، باب شهود الحائض العيدين=

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مجبوری میں بھی پردہ:

اس حدیث میں واضح ہے کہ اگر کسی کے پاس چادر نہیں تو مجبوراً دوسری عورت کی چادر میں وہ بھی اس کے ساتھ گھس جائے یا کوئی دوسری عورت اسے اپنی کوئی چادر دے دے یعنی مانگ کر لے لے، پردہ ضرور اختیار کرے۔

چھٹی حدیث:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ﷺ) مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابِهَا مِنْ رَّأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ)) ❶

”ہم حالتِ احرام میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں تو قافلے ہمارے پاس سے گزرتے، جب وہ ہمارے برابر میں پہنچتے تو ہم سے ہر ایک اپنی چادر سر سے چہرے پر لٹکا لیتی اور جب وہ آگے چلے جاتے تو ہم اوپر اٹھا لیتیں اور چہرے ننگے کر لیتیں۔“

احرام اور پردہ:

یہاں بھی دو فرائض آمنے سامنے آگئے۔ مومنہ پر پردہ فرض ہے اور حالت احرام میں چہرے کو کھلا رکھنا واجب ہے۔ تو اس کا حل یہ نکالا گیا کہ نقاب نہیں باندھنا، چادریں پاس رکھو جب کوئی اجنبی آ جائے تو چہرے پر لٹکا لو، جب آپس میں ہوں تو چادر اٹھا لو۔ اس حالت میں بھی بے پردگی کی اجازت نہیں دی گئی۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر بھی بیان کرتی ہیں کہ مردوں کی وجہ سے ہم چہرے ڈھانپ لیتی

......الخ حديث: ٣٢٤۔

❶ ابو داؤد، كتاب المناسك باب فى المحرمة تغطى وجهها: ١٨٣٣، ابن ماجة، كتاب المناسك باب المحرمة تسدل الثوب على وجهها: ٢٩٣٥ وبيهقى وغيره۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تھیں احرام کی حالت میں۔ ❶

ساتویں حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے اوپر بہتان لگائے جانے والا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

((وَكَانَ صَفْوَانُ ......وَكَانَ رَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ۔ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِي)) ❷

''حضرت صفوان پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھ چکے تھے تو ان کے إنّا لله .... پڑھنے سے مجھے جاگ آگئی کیونکہ انہوں نے مجھے پہچان کر إنّا لله ...... پڑھا تھا تو میں نے فوراً اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا، چھپا لیا۔''

آٹھویں حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرا رضاعی چچا ابو القعیس قبیلے کا، افلح جن کا نام تھا وہ پردہ کا حکم آجانے کے بعد آیا، اجازت مانگنے لگا تو میں نے اجازت نہ دی حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور انہوں نے اجازت دے دی اور فرمایا یہ تیرا چچا ہی ہے۔ (یاد رہے رضاعت سے بھی وہ حرمت پیدا ہو جاتی ہے جو نسب سے ہوتی ہے۔) ❸

نویں حدیث:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے عورتو! کیا تمہیں چاندی کے زیورات میں رغبت نہیں؟ یاد رکھو تم سے جو عورت سونے

---

❶ ابن خزیمہ، حاکم۔

❷ صحيح بخاری كتاب المغازی، باب حديث الإفك: ٤١٤١۔

❸ صحيح بخاری ، كتاب التفسير ، باب قوله :"إن تبدوا شيئاً أو تخفوه ......الخ: ٤٧٩٦، وصحيح مسلم ، كتاب الرضاع ، باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل: ١٤٤٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے زیورات پہنے پھر ((تُظْهِرُه)) اسے ظاہر کرے ((اِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ)) اس جرم میں اسے عذاب دیا جائے گا۔ ❶

دسویں حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں:

((كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ)) ❷

”کہ مومنہ عورتیں فجر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آ کر ادا کرتیں، چادریں لپیٹی ہوتیں پھر جب نماز سے فارغ ہو کر واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی انہیں پہچان نہیں سکتا تھا۔“

گیارھویں حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُوْنُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهَا وَهِيَ فِيْ قَعْرِ بَيْتِهَا)) ❸

”عورت ساری پردے میں رہنے کے لئے ہے جب یہ نکلتی ہے تو شیطان اسے مزین

---

❶ سنن دارمی کتاب الاستیذان باب فی کراهية اظهار الزينة : ٢٥٤٧ والنسائی ، کتاب الزينة ،باب الكراهية للنساء فی إظهار الحلی والذهب حديث : ٥١٤٠ ، ٥١٤١ـ

❷ صحيح بخاری كتاب مواقيت الصلاة باب وقت الفجر : ٥٧٨ وصحيح مسلم ،كتاب المساجد باب استحباب التكبير بالصبح فی أول وقتها ......الخ ،حديث :٦٤٥ـ

❸ جامع الترمذی ، كتاب الرضاع باب استشراف الشيطان المرأة إذا خرجت : ١١٧٣ و صحيح ابن خزيمة : ١٦٨٥ـ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور یہ عورت اپنے رب کی رحمت کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب یہ اپنے گھر کے اندر گہرائی میں ہوتی ہے۔''

بارہویں حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تکبر کرتے ہوئے اپنے کپڑے زمین پر کھینچے گا اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کی طرف نہیں دیکھیں گے۔ تو حضرت ام سلمہؓ کہنے لگیں اللہ کے نبی! عورتیں اپنی چادروں کا کیا کریں؟ تو آپ نے فرمایا ایک بالشت پاؤں سے نیچے لٹکا لیں۔ تو وہ کہنے لگیں:

((إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ))

''تب تو ان کے قدم ننگے ہو جائیں گے''۔ تو آپ نے فرمایا:

((فَيُرْخِينَهُ ذِرَاعاً لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ)) ●

''پھر ایک ذراع (تقریباً ڈیڑھ فٹ) نیچے لٹکا لیں (پیچھے روندھا آئے) اس سے زیادہ نہ کریں۔''

قدموں کو چھپانا:

اس حدیث میں بڑی واضح دلیل ہے کہ عورت پاؤں تلے اتنی چادر لٹکا کر رکھے کہ جب وہ آگے چلنے کے لئے قدم اٹھائے تو اس کا پچھلا قدم ننگا نہیں ہونا چاہئے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک عورت نے کہا اللہ کے نبی ﷺ زمین پر کپڑا لگنے کی وجہ سے گندگی والی جگہ پر گندا ہو جائے گا تو آپ نے فرمایا اس کے بعد صاف جگہ بھی تو آئے گی، اس پر روندھا جائے گا تو صاف ہو جائے گا۔ ●

آپ اندازہ لگائیں کہ کپڑے کو جب گندگی لگ جائے تو مکمل صفائی تو نہیں ہوگی مگر شریعت نے اسے برداشت کر لیا اور کپڑے کو پاک وصاف قرار دے دیا مگر عورت کو قدم ننگے

● جامع الترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی جر ذیول النساء: ۱۷۳۱۔

● جامع الترمذی، کتاب الطهارة، باب ما جاء فی الوضوء من الموطئ: ۱۴۳، وابن ماجة، کتاب الطهارة وسننها، باب الأرض يطهر بعضها بعضا: ۵۳۱، ۵۳۲۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی اجازت نہیں دی۔

ننگے ٹخنے والی:

وہ عورت جو قدم ڈھانپنا تو کجا قدم اوراوپر ٹخنے بھی ننگے رکھتی ہے اسے اس حدیث میں خوب غور کر کے اپنی اصلاح کرنی چاہیے ۔یہ صرف مردوں کو حکم ہے کہ وہ ٹخنے ننگے رکھیں۔عورتیں اگر مردوں کی مشابہت کریں گی تو اس پر لعنت و پھٹکار کی وعید سنائی گئی ہے۔ چند دن کے فخر وتکبراور دکھلاوے سے جہنم کی آگ میں جا گرنا کوئی عقلمندی نہیں۔

آدھے برقعے:

اس حدیث سے وہ عورتیں بھی نصیحت حاصل کریں جو آدھے برقعے پہنتی ہیں، گھٹنوں سے ذرا نیچے تک برقعہ، اس کے نیچے ٹانگ اورقدم سب ننگا۔ نبی اکرم ﷺ نے تو ڈیڑھ فٹ تک چادرو برقع قدموں کے نیچے سے زائد رکھنے کا حکم دیا ہے، روندھا جاتا ہےتو کوئی بات نہیں،گندا ہوتو بھی کوئی بات نہیں،مگرقدم ننگانہیں ہونا چاہیے۔

غور کریں:

ذرا غور کریں جوشریعت عورت کے قدم کو جوتا پہنے ہوئے بھی ننگا برداشت نہیں کرتی وہ چہرے کوننگا کس طرح برداشت کرسکتی ہے؟

تیرہویں حدیث:

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ ؟قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ)) ❶

---

❶ صحيح بخاري ، كتاب النكاح ، باب لا يخلون رجل بامرأة إلا ذومحرم ......الخ،حديث :٥٢٣٢،وصحيح مسلم ، كتاب السلام ، باب تحريم الخلوة بالأجنبية والدخول عليها : ٢١٧٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”عورتوں کے پاس جانے سے بچو تو انصار کے ایک شخص نے عرض کی: کہ اللہ کے رسول ﷺ خاوند کے بھائی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا خاوند کا بھائی تو موت ہے۔“

دیور اور جیٹھ سے پردہ:

اس حدیث میں خاوند کے بھائی جنہیں عرف عام میں دیور اور جیٹھ کہا جاتا ہے ان سے پردے کو نہایت اہم پیرائے میں، سنگین لفظوں سے بیان فرمایا کہ ”دیور تو موت ہے“ کیونکہ اسے لوگ رشتہ کی وجہ سے اجنبی نہیں سمجھتے اور درگزر سے کام لیتے ہیں مگر فتنہ کے اعتبار سے وہ شریعت کی حدود کو پھلانگنے میں رکاوٹ نہ ہونے کی وجہ سے دلیر ہو سکتا ہے۔ اس لئے اسے موت قرار دے کر اس سے پردہ کرنے کا اور اُسے بھابھی کے پاس نہ جانے کا حکم ہے۔

چودھویں حدیث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا مِنْ رِيْحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ)) [1]

”جو عورت عطر و خوشبو لگا کر کسی قوم کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس سے خوشبو محسوس کریں تو وہ عورت بدکار ہے۔“

پندرھویں حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] نسائی کتاب الزینة باب ما یکره للنساء من الطیب، حدیث: ٥١٢٩، وابو داؤد کتاب الترجل، باب فی طیب المرأة للخروج: ٤١٧٣ و الترمذی، کتاب الأدب باب ما جاء فی کراهیة خروج المرأة متعطرة: ٢٧٨٦۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَآءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ)) [1]

''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کے لئے خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک نہ ہو۔''

خوشبو پر اتنا غضب:

شیطان چونکہ عورت کے حوالے سے مردوں کے ایمان خراب کرنے کی ٹوہ میں لگا رہتا ہے اس لئے وہ عیاری و چالاکی سے صفائی کا وسوسہ ڈال کر اسے باہر نکالے گا تو اس کی خوشبو سے اردگرد بیٹھے لوگ ضرور متوجہ ہوں گے۔ اس لئے اسلام نے شیطان کے اس خوفناک جال کی نشاندہی بھی سخت انداز سے فرمادی تاکہ عورت اپنے آپ کو شیطان کے استعمال میں نہ آنے دے اور اس کو بدکار قرار دیا جو علم ہو جانے کے بعد بھی باز نہ آئے گی۔ دوسرے نمبر پر خوشبو جس سے مہک آئے وہ تو عورت کے لئے جائز ہی نہیں، اس کی زینت کے لئے تو رنگدار چیزیں ہیں۔ یہ مہندی لگائے اور کوئی رنگ والی اور مہک کے بغیر خوشبو استعمال کرے۔ مردوں والی خوشبو لگا کر عورت نے مرد کی مشابہت کی اور مرد کی مشابہت پر جو وعید ہے وہ سنیں۔

سولھویں حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((لَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ)) [2]

---

[1] ترمذی، كتاب الأدب باب ما جاء في طيب الرجال والنساء: ۲۷۸۷ والنسائی كتاب الزينة باب الفصل بين طيب الرجال وطيب النساء: ۵۱۲۰۔

[2] صحیح بخاری، كتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجل: ۵۸۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اوران عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔''

مردوں کی مشابہت:

افسوس آج عورتیں کفر کی ترغیب اور پراپیگنڈہ پر مردوں کی ہر معاملہ میں مشابہت اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ خوشبو میں،لباس میں ،خرید و فروخت میں، حالانکہ یہ لعنت والے کام ہیں۔ مہنگے مہنگے پرفیوم جن میں الکحل (صاف شدہ شراب) جیسی گندگی ملی ہوتی ہے،خوشبو دار پاؤڈر، کریمیں اور اسپرے لگا کر عورتیں باہر نکلتی ہیں۔ یہ سارے کام عورت کو شیطان کا آلۂ کار بنانے والے اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرانے والے، ایمان تباہ کرنے والے ہیں۔اور یہ عقلمندی نہیں ہے کہ عورت اپنے پیدا کرنے والے کو ناراض کر کے اپنے دشمن شیطان کی آلۂ کار بنے۔

سترہویں حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)) [1]

'' اللہ نے لعنت فرمائی سر کے بالوں کے ساتھ نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی (دونوں) پر اور خوبصورتی کے لئے جسم پر سرمہ یا رنگ کے ذریعے نقلی تل بنانے والی اور بنوانے والی پر (جیسے تلک لگایا جاتا ہے)۔''

اٹھارہویں حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

((أَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

[1] صحیح بخاری ،کتاب اللباس باب وصل الشعر : ۵۹۳۳، صحیح مسلم کتاب اللباس والزینة باب تحریم فعل الواصلة والمستوصلة......الخ : ۲۱۲۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عِيسىٰ: وَالْوَاصِلَاتِ ،وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا۔ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ ......)) ❶

''انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو نقلی تل بناتی اور بنواتی ہیں۔محمد بن عیسیٰ کی روایت میں ہے:اور ان عورتوں پر جو نقلی بال لگاتی ہیں اور عثمان بن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: اور ان عورتوں پر جو ابرو بناتی ہیں، پھر دونوں راویوں نے یہ بیان کیا ہے:اور ان پر بھی جو خوبصورتی حاصل کرنے کے لئے دانت باریک کرتی ہیں اور اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں تبدیلی کرتی ہیں۔''

آگے اس روایت میں ہے کہ بنو اسد قبیلے کی ایک عورت ام یعقوب کو اس بات کا پتہ چلا جو قرآن میں ماہر تھیں وہ آئیں اور کہنے لگیں مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ ان عورتوں پر لعنت کرتے ہیں۔تو فرمانے لگے ان پر کیوں نہ لعنت بھیجوں جن پر اللہ تعالیٰ کے رسول نے لعنت بھیجی ہو؟ اور یہ تو اللہ کی کتاب میں بھی ہے۔تو وہ کہنے لگی کہ میں نے سارا قرآن پڑھا ہے اس میں تو نہیں۔تو فرمایا اللہ کی قسم اگر تو غور سے پڑھتی تو تجھے مل جاتا پھر فرمایا کہ تو نے یہ پڑھا:

﴿وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾(الحشر:۷)

''کہ رسول جو طریقہ تمہیں دے اسے قبول کرو اور جس سے روکے اس سے باز آجاؤ۔''

تو وہ ام یعقوب کہنے لگیں کہ میرا خیال ہے کہ ان کاموں میں سے کوئی کام (ابرو بنانا،تل اگانا،نقلی بال لگانا یا دانت بنانا) آپ کے گھر والے بھی کرتے ہیں تو فرمایا جاؤ جا کر میرے گھر میں دیکھو۔وہ گئیں پھر آئیں تو کہا ایسا نہیں ہے۔تو فرمانے لگے اگر ایسا ہوتا تو وہ عورت ہمارے گھر نہ ہوتی۔ ❷

❶ ابو داؤد کتاب الترجل ،باب فی صلة الشعر : ٤١٦٩ ـ

❷ ابو داؤد ، کتاب الترجل ، باب فی صلة الشعر : ٤١٦٩ و صحيح بخاری کتاب التفسير سورة الحشر باب وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ : ٤٨٨٦ و صحيح مسلم = ،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ابرو بنانا جدید فیشن:

جو عورتیں جدید فیشن کی دلدادہ اور جو بھی کفار کی طرف سے طریقہ آئے اسے فوراً قبول کرنے پر تیار ہو جاتی ہیں وہ ان احادیث پر خوب غور کریں۔ آج پلکیں بنانے کا رواج بہت عام ہو چکا ہے، بہت کثرت سے عورتیں پلکیں بنواتی ہیں۔ انہیں جان لینا چاہئے کہ اس کام پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

عورت آخر ایسا کیوں کرتی ہے؟:

سوچنے کی بات یہ ہے کہ عورت آخر ایسا کیوں کرتی ہے۔ جواب صرف یہ ہوگا کہ خوبصورتی کے لئے تا کہ لوگ دیکھیں، خوب صورت سمجھیں، تعریف کریں اور ترقی پسند سمجھیں۔ کیا یہ سوچ، عقلمندی کے ساتھ دیکھیں، درست ہے؟ لوگوں کو دکھانے کے لئے اور واہ واہ کروانے کی سطحی وکمینگی سوچ پر شریعت کی بغاوت اور کفار کے ہاتھوں پاگل بن جانا اس کا اثر براہِ راست عقیدے کی کمزوری اور دین پر عدمِ اطمینان، اللہ پر عدمِ اعتماد کی شکل میں نکلتا ہے۔ کفار کی تو مخالفت کرنا ہے اور اپنے دین پر ڈٹ جانا۔ اصل کام تو یہ ہے۔ تو جو اصل کام چھوڑ کر اظہارِ زیب وزینت کے لئے بے پردگی اور کفار کے پسندیدہ طریقوں پر چلے گی اس نے اللہ سے دور اور اس کی رحمت سے محروم ہی ہونا ہے۔

بیوٹی پارلرز:

ان لوگوں کو بھی اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے جو کفر کے پروگرام کو چلانے کے لئے بیوٹی پارلر بنا کر بیٹھے ہیں اور ساری زندگی لعنت کماتے رہتے ہیں اور خود بھی اور گھر والوں کو بھی حرام کھلاتے رہتے ہیں۔ عورتوں کی بے پردگی اور فحاشی پھیلانے، عریانی اور اظہارِ زیب وزینت کے لئے ان بیوٹی پارلرز کا بہت ہاتھ ہے۔ انہیں پتہ ہونا چاہئے کہ اللہ نے حلال کمانے کا حکم دیا ہے اور حرام پر سخت وعید سنائی ہے۔ دنیا کے لالچ میں کفر کا آلۂ کار بن جانا اور اسلام کو تباہ

کتاب اللباس والزینۃ ، و باب تحریم فعل الواصلۃ والمستوصلۃ ...... الخ ، حدیث : ۲۱۲۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے کام کرنا قطعاً کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

انیسویں حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَرِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا)) ❶

''اہل دوزخ کی دو قسمیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھیں۔ ایک وہ قوم جن کے ہاتھوں میں بیل کی دموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے اور لوگوں کو ماریں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، خود مردوں کی طرف مائل ہونے والی اور انہیں اپنی طرف مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح (اونچی ایڑی والے جوڑے کی وجہ سے) ایک طرف جھکے ہوں گے۔ ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوسکیں گی، نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو طویل مسافت سے محسوس ہوگی۔''

منگنی کے وقت دیکھنے کی اجازت:

یہ طریقہ اسلام نے ضرور بیان کیا ہے کہ جب ایک لڑکے اور لڑکی کا رشتہ طے کیا جائے تو دونوں ایک دوسرے کو دیکھ لیں اور خود ماں باپ اس کا بندوبست کریں۔ تاکہ وہ کھلے دل سے فیصلہ کرسکیں اور ان میں محبت پیدا ہو۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور ایک عورت کا ذکر کیا کہ جس سے نکاح کرنا چاہتا ہوں تو آپ

❶ مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات: ۲۱۲۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا:

((اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا))

"جاؤ جا کر اسے دیکھو اس سے تمہارا آپس میں پیار بڑھ جائے گا۔"

تو میں اس انصاری عورت کے گھر آیا اور اس کے والدین سے رشتہ مانگا، ساتھ ہی نبی اکرم ﷺ کا فرمان بھی بتایا تو ایسے معلوم ہوا جیسے انہوں نے (بیٹی دکھانے میں) کچھ کراہت محسوس کی ہو۔ اس عورت نے پردے سے یہ بات سن لی (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ گھر کے اندر ایک باپردہ حصہ بنایا جاتا تھا تاکہ کوئی گھر میں آئے تو اس حصے میں پردہ کے اندر عورت رہے) تو وہ کہنے لگی:

((اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَكَ اَنْ تَنْظُرَ، فَانْظُرْ وَاِلَّا فَاَنْشُدُكَ كَاَنَّهَا اَعْظَمَتْ ذٰلِكَ))[1]

"اگر اللہ کے رسول ﷺ نے تجھے حکم دیا ہے تو دیکھ لے ورنہ میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتی ہوں گویا اس نے مرد کے سامنے آنا بہت بڑا سمجھا" اللہ اکبر......حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے اسے دیکھا اور اس سے شادی کی تو اللہ نے اتنی محبت پیدا کر دی کہ مدینہ میں ان کی محبت کا چرچا ہو گیا۔

مسند احمد اور ابن ماجہ میں ہی حضرت محمد بن سلمہ کی روایت ہے کہ انہوں نے پوشیدہ طور پر دیکھنے کی کوشش کی حتیٰ کہ دیکھ لیا (ان کے باغ میں) تو ان سے کہا گیا آپ صحابی ہو کر ایسا کرتے ہیں تو انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ سے ہی سنا ہے کہ جب اللہ دل میں کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ڈال دے تو پھر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔[2]

ابو داؤد میں حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنی منگیتر کو چھپ کر

[1] مسند احمد، ابن ماجة، كتاب النكاح، باب النظر إلى المرأة إذا أراد أن يتزوجها : ١٨٦٦ و النسائي كتاب النكاح باب إباحة النظر قبل التزويج :٣٢٣٧۔

[2] ابن ماجة، كتاب النكاح، باب النظر إلى المرأة إذا أراد أن يتزوجها : ١٨٦٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے کی کوشش کرتے تھے حتیٰ کہ دیکھ لیا (یہ ان کے باغ میں دیکھا جہاں وہ بے فکر تھیں کہ یہاں کوئی مرد نہیں اور چہرہ ننگا کرلیا تھا ورنہ وہ نقاب وحجاب کے بغیر نہ نکلتیں اگر ایسا ہوتا تو چھپنے اور کوشش کرنے کی کیا ضرورت تھی)۔ ❶

خلاصۂ کلام:

پردہ کے متعلق یہ پانچ آیات اور کچھ احادیث ذکر کی گئی ہیں جن میں پردہ کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے حکم اس کی حکمت اور صحابیات کا عمل اور ترکِ پردہ پر وعیدوں کا مختصراً بیان ہوا ہے۔اس بحث کا خلاصہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے تاکہ عورتوں کو مسئلہ کا اچھی طرح ادراک ہوجائے کہ پردہ، اس کا مقصد اور فوائد کیا ہیں۔

نوٹ:

یہ بات تو بدیہی اور کھلی حقیقت ہے کہ اللہ کے حکم پر چلنا عبادت ہے اور ہم اس بات کے پابند ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات قبول کر کے ان پر عمل کریں۔کسی حکم کی حکمت سمجھ میں آئے یا نہ آئے، اس پر عمل موقوف نہیں۔ایمان کا تقاضا ہے کہ حکم قبول کر کے عمل کیا جائے۔ہاں اگر حکمت وفائدہ سمجھ میں آجائے تو اطمینان بڑھ جاتا ہے، اس لئے پردہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے اور کرنا عبادت ہے۔اس کے بعد اگلی بات دیکھیں۔

❀❀❀❀❀

❶ ابو داؤد ، کتاب النکاح ، باب فی الرجل ینظرإلی المرأۃ وھو یرید تزویجھا : ٢٠٨٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ششم

پردہ کے فوائد

عزت کی حفاظت:

پردہ عزت کی حفاظت ہے اور ایک شرعی باڈی گارڈ ہے جو گندے گمان اور شبہات کو دور کر دیتا ہے۔

دلوں کی طہارت:

پردہ دلوں کی طہارت و پاکیزگی کا باعث اور دلیل ہے:

﴿ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ﴾

(الأحزاب : ٥٣)

مکارم اخلاق:

پردہ سے چونکہ پاکدامنی، وقار، حیا اور غیرت حاصل ہوتی ہے اور ان امور سے اجتناب ہوتا ہے جو وقار اور حیا کے منافی ہوں۔ اس لئے پردہ اعلیٰ اخلاق، مکارمِ اخلاق کا مجموعہ ہے۔

پاکدامن ہونے کی علامت:

پردہ اس چیز کی علامت ہے کہ یہ عورت پاکدامن، پاکیزہ خیال و نگاہ والی ہے۔ کیونکہ ظاہر باطن پر دلیل ہوتا ہے اس لئے پردہ عفت و شرف پر دلیل اور شک وتہمت والی باتوں سے دور رہنے پر علامت ہے اور یہ عفت و پاکدامنی عورت کا تاج ہوتا ہے۔ حیا ہی عورت کی نسوانیت وعظمت ہوتا ہے۔ نمیری نے حجاج کے ہاں ایک دفعہ عورتوں کی تعریف وعظمت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک شعر پڑھا کہ ۔

يُخَمِّرْنَ أَطْرَافَ الْبَنَانِ مِنَ التُّقىٰ
وَيَخْرُجْنَ جَنْحَ اللَّيْلِ مُعْتَجِرَاتِ

''وہ تقویٰ کی وجہ سے اپنے ہاتھوں کے پوروں کے کنارے (انگلیوں کے کنارے) بھی ڈھانپ کر رکھتی ہیں اور جب رات چھا جاتی ہے تو چادر پہن کر باپردہ نکلتی ہیں۔''

تو حجاج نے فوراً کہا مسلمان آزاد عورت ایسی ہی ہوتی ہے۔

شریر لوگوں کی ہوس وشیطانی خیال سے بچاؤ:

پردہ بیمار دلوں والے مردوں، عورتوں کے گندے خیالات ،خیانت پسند آنکھوں کی خیانت سے بچاؤ کا باعث ہے اور عزت وحرمت کا دفاع کرنے والا ہے۔ برے آوازے اور لوگوں کی شرارتوں سے حفاظت کرنے والا عمل ہے۔

﴿ذٰلِكَ أَدْنىٰ أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾ (الأحزاب : ٥٩)

''اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی۔''

بقول شاعر

حُوْرٌ حَرَآئِرُ مَاهَمَمْنَ بِرِيْبَةٍ
كَظِبَاءِ مَكَّةَ صَيْدُهُنَّ حَرَامُ

''وہ سفید آنکھوں والی آزاد وشریف عورتیں جن کے بارے شک کا خیال ہی نہیں آتا جیسے مکہ کی ہرنیاں جن کے شکار کا خیال بھی حرام ہے۔''

حفاظتِ حیاء:

حیاء، حیاۃ سے ہے۔ اس کا مطلب ہے حیاء کے بغیر زندگی کوئی نہیں اور یہ ایسا اخلاق ہے جسے اللہ ان لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیتا ہے جنہیں عزتیں دینا چاہتے ہیں، جو انہیں فضائل پر آمادہ کرتا اور رذائل سے دور رکھتا ہے۔ اور یہ انسان کی فطری خصلت ہے اور ایمان کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصہ ہے ۔اس حیا کا محافظ یا حفاظت کا ذریعہ پردہ ہے۔ جو عورت پردہ اختیار کرے گی وہ حیا کی حفاظت کرے گی اور جو پردہ اتار دے گی وہ حیا اتار دے گی۔

پردہ ایک رکاوٹ:

پردہ شوخی اور بری حرکات سے روکنے کے لئے بھی رکاوٹ ہے۔ یہ عورت کو بھی برا قدم اٹھانے سے باز رکھتا ہے اور مرد کے دل میں بھی عورت کا احترام پیدا کرتا ہے۔اور یہ غیرت کی حفاظت ہے۔

مردوں کے ساتھ عام اختلاط ،اکٹھا ہونا ،ملنا جلنا حرام ہے:

اسلام کا عورتوں کو چوتھا خصوصی حکم یہ ہے کہ وہ مردوں سے میل جول نہیں رکھیں گی۔ مردوں کے اجتماع میں مرد شریک ہوں اور عورتوں کے اجتماع میں عورتیں ۔مخلوط نظام اسلام پسند نہیں کرتا بلکہ اسے حرام قرار دیتا ہے۔ہاں کسی مجبوری کی بناء پر عورت کو باہر نکلنا پڑے تو اس کے لئے شرائط وضوابط ہیں، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

''گھروں میں بیٹھنے ،باہر نہ نکلنے'' اور'' نظر شیطان کا تیر ہے''ان کے متعلقہ آیات و احادیث پہلے آپ پڑھ چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب مرد اور عورت اکٹھے ہوں گے تو ساتھ شیطان ہوگا جو ان میں وسوسے ڈال ڈال کر ان کے ایمان خراب کرنے کی اور حیا ختم کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے شیطان کے حربے سے بچانے اور عزت و حیا کے تحفظ کے لئے اللہ ذوالجلال والاکرام نے عورتوں کو حکم دے دیا کہ گھروں میں رہیں، بلا وجہ باہر نہ جائیں۔

مسجد میں آتے جاتے بھی اختلاط نہیں:

حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ عورتیں جب نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں مسجد کے اندر نماز کے لئے آتیں تو سلام پھیرتے ہی اٹھ جاتیں اور نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ بیٹھے رہتے۔ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ)) [1]

"وہ اس سے پہلے ہی اٹھ کر چلی جاتیں کہ کوئی مرد راہ میں ان تک پہنچے۔" (تھوڑی تھوڑی سی مدت کے لئے بھی ایک دوسرے کے قریب نہیں ہوتے تھے۔ بعد میں نبی اکرم ﷺ اٹھتے تو لوگ اٹھتے۔ [2]

عورتوں کے لئے مسجد میں الگ دروازے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ تَرَكْنَا هٰذَا الْبَابَ لِلنِّسَآءِ)) [3]

"کاش! یہ دروازہ ہم صرف عورتوں کے لئے رہنے دیں۔"

نافع کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ موت تک اس دروازے سے داخل نہیں ہوئے۔

راستوں میں بھی اختلاط منع:

حمزہ بن ابی اسید انصاری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، صورتِ حال یہ تھی کہ آپ مسجد سے باہر تھے اور راستے میں مرد عورتیں اکٹھے ہی تھے تو آپ نے عورتوں کو فرمایا:

((اِسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ، عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيْقِ)) [4]

"پیچھے ہٹ جاؤ، تمہیں یہ قطعاً اجازت نہیں کہ راستوں کے درمیان چلو، راستوں کے کناروں پر چلا کرو۔" صحابی کہتے ہیں، اس کے بعد عورتیں دیواروں کے ساتھ ساتھ

---

1. صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب التسليم: ٨٣٧۔
2. نسائی، کتاب السهو، باب جلسة الإمام بين التسليم والانصراف: ١٣٣٤۔
3. ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب اعتزال النساء في المساجد عن الرجال: ٤٦٢۔
4. تفسیر ابن کثیر (سورۂ نور) وابو داؤد کتاب الأدب، باب في مشي النساء مع الرجال في الطريق: ٥٢٧٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلا کرتی تھیں حتیٰ کہ ان کے کپڑے، چادریں دیواروں کے ساتھ لگ جایا کرتی تھیں۔

سر میں لوہے کی سلاخ ماری جائے یہ عورت کو مس کرنے سے بہتر ہے:

حضرت معقل بن یسار بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَأَنْ يُّطْعَنَ فِيْ رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمَخِيْطٍ مِّنْ حَدِيْدٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ)) ❶

"کہ تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی (سلاخ) ماردی جائے وہ بہتر ہے اس بات سے کہ اس عورت کے ساتھ جسم لگے، چھویا جائے جو اس کے لئے حلال نہیں۔"

غور کریں:

کہ اسلام نے مرد وعوت کے اختلاط کی کتنی شدید مذمت فرمائی ہے۔ پھر دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے۔ سننا کانوں کا زنا ہے، چھونا ہاتھوں کا زنا، چلنا ایسے مقامات کی طرف قدموں کا زنا اور بری باتیں زبان کا زنا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی گئی ہے کہ:

((مَا مِنْ نَّظْرَةٍ إِلَّا وَلِلشَّيْطَانِ فِيْهِ مَطْمَعٌ)) ❷

"ہر ایک نظر میں شیطان کو طمع وامید ہوتی ہے۔"

تو اکٹھے چلنا پھرنا، باتیں کرنا، سیر وتفریح کرنا، ایک دوسرے کو دیکھنا، اس سے کس قدر فساد اعضائے جسم کی گندگی و بدکاری اور شیطان کو شیطانی کا کتنا بڑا موقع مل جاتا ہے۔ پھر اگر ایک عورت باریک اور تنگ لباس میں لٹک لٹک کر بن سنور کر آئے تو دوسروں کے ایمان کا جو حشر ہوتا ہے وہ تو ہونا ہی ہے اسکے اپنے ایمان کا حشر یہ ہوتا ہے کہ وہ جنت کی خوشبو تک نہیں

❶ طبرانی،بیہقی،ترغیب و ترهیب۔

❷ بیہقی ،ترغیب و ترهیب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پا سکے گا اور زبان نبوت سے اسے دوزخی قرار دیا گیا۔یہی وہ حالات ہیں جن کے پیش نظر آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ:

((مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ)) [1]

''میں اپنے پیچھے عورتوں سے زیادہ تباہ کن فتنہ مردوں کے لئے کوئی نہیں چھوڑ کر جا رہا۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا اَبْصَرَ اَحَدَكُمْ اِمْرَأَةً فَلْيَأْتِ اَهْلَهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهِ)) [2]

''بے شک عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔پس جب تم کسی عورت کو دیکھو تو اپنی بیوی کے پاس آؤ۔اس لیے کہ اس سے دل کی خواہش رد ہو جائے گی۔''

اور آپ نے فرمایا،عورت جب نکلتی ہے تو شیطان اسے خوبصورت کر کے پیش کرتا ہے اور فرمایا کہ عورت جب اس طرح خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرے تو سمجھ لو کہ وہ زانیہ ہے۔[3]

فیصلہ کریں:

عورت کے اس طرح مخلوط زندگی گزارنے سے یہ سارے نقصانات جو احادیث میں آپ نے پڑھے،جن میں عورت کی بھی تباہی اور مردوں کی بھی تباہی،ایمان و دین کی بھی تباہی اور شیطان کو بھی موقع ملتا ہوان پر غور کر کے فیصلہ کریں کہ ایمان دار عورت کو جسے جہنم سے بچنے اور جنت میں جانے کا شوق ہو اس کے لئے گھر میں رہنا،مجمعوں،بازاروں میں نہ جانا بہتر ہے یا آزادی سے پھرنا ؟

---

[1] صحیح بخاری ،کتاب النکاح ،باب ما یتقی من شوم المرأۃ : ٥٠٩٦، وصحیح مسلم ،کتاب الرقاق ، باب أکثر أھل الجنۃ الفقراء ...... الخ : ٢٧٤٠۔

[2] صحیح مسلم، کتاب النکاح ،باب ندب من أی امرأۃ ...... الخ : ١٤٠٣۔

[3] ترمذی ، کتاب الرضاع ، باب استشراق الشیطان المرأۃ اذا خرجت : ١١٧٣ وکتاب الأدب باب ما جاء فی کراھیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ : ٢٧٨٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفار کے پروگرام:

کفار نے تو عورت کو آزادی کے نام پر ورغلایا اور اسے پارکوں میں، بازاروں میں، سیر گاہوں اور مخلوط نظامِ تعلیم والے سکولوں، کالجوں اور اداروں میں، فیکٹریوں، کارخانوں اور ہوائی جہازوں و دیگر گاڑیوں میں پہنچا دیا مگر اس کے پیچھے ان کے عزائم سوائے اس کے کہ عورت و مرد کا ایمان خراب ہو، اللہ کا دین تباہ ہو اور شہوت پرستی وعیاشی عام ہو کچھ اور ہیں؟ ایمان و اسلام اور دین کی کوئی رمق ہے؟ جب کہ

ایمان سب سے قیمتی چیز:

حقیقت یہ ہے کہ اس کائنات میں سب سے قیمتی چیز ایمان ہے، اسی کی حفاظت کے لئے انبیاء نے ہجرتیں کیں، اپنے علاقے، رشتے ناطے، جائیدادیں، کاروبار سب کچھ مہاجرین نے چھوڑ دیے۔ ثابت ہوا کہ دنیا اور اس کے تعلقات و مفادات ایمان کے مقابلے میں کچھ نہیں، تو ایمان کی حفاظت کرنا، اس کو صحیح رکھنا، اصل زندگی گزارنے کا طریقہ تو یہ ہے۔

کامیاب زندگی:

اللہ نے فرمایا:

﴿ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾ (الأحزاب : ٧١)

”جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریگا حقیقت میں وہ کامیاب ہے بڑی عظیم کامیابی کے ساتھ۔“

بے پردگی و بے حیائی سے آوارہ زندگی گزارنا اور جسم وحسن کی نمائش کرتے رہنا، مردوں کی ہوس کا نشانہ بنے رہنا اور بے غیرتی کی زندگی گزارنا یہ قطعاً کامیاب زندگی نہیں ہے۔ کفار آخرت کو نہیں مانتے، مسلمان آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسلمان کو تو ہر معاملہ آخرت کے اعتبار سے سوچنا چاہئے۔ حدیث میں ہے کہ ایمان اور حیا لازم و ملزوم ہیں ایک ختم ہوگا تو دوسرا خود بخود ختم۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایمان وحیا کی حفاظت کے لئے:

بغیر محرم کے سفر حرام:

بخاری ومسلم میں روایت ہے کہ:

((لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِیْرَۃَ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ إِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ عَلَیْھَا)) [1]

''وہ عورت جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات سفر کرے۔''

بخاری ومسلم میں ہی روایت ہے کہ ایک صحابی کا نام ایک غزوہ کے لئے لکھ لیا گیا، اس نے جہاد میں جانا تھا، کہنے لگا میری بیوی حج کے لئے نکل گئی ہے، فرمایا تو اپنی بیوی کے ساتھ جا اور پہلے حج کر۔ [2]

گھر میں اجازت لے کر آنا:

گھروں میں خواہ کسی کے ہوں یا اپنے اجازت لے کر آنا مشروع قرار دیا گیا اور اجازت لیتے وقت دروازے کے بالکل سامنے کھڑا ہونے سے بھی منع کر کے ایک طرف کھڑا ہونے کا حکم دیا۔ دروازے کے سوراخوں سے اندر دیکھنا بھی حرام قرار دیا گیا۔

خطبہ جمعہ اور نماز کی رخصت:

جمعہ اور جماعت کے لئے مسجد میں آنا جائز تو رکھا گیا ہے مگر اس کی فرضیت ختم کر دی گئی اور آنا ہو تو بغیر خوشبو کے، راستے کے کنارے چل کر، با پردہ سادہ حالت میں، الگ راستہ

[1] صحیح مسلم ،کتاب الحج باب سفر المرأۃ مع محرم إلی حج وغیرہ : ۱۳۳۹ ، وصحیح بخاری کتاب التقصیر : باب فی کم یقصر الصلاۃ :۱۰۸۶۔

[2] صحیح بخاری ،کتاب جزاء الصید باب حج النساء : ۱۸۶۲ ۔ صحیح مسلم ،کتاب الحج ، باب سفر المرأۃ مع محرم إلی حج وغیرہ : ۱۳۴۱۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سے اور مردوں سے پہلے واپسی جیسی شرائط کے ساتھ بلکہ گھر کے اندر نماز پڑھنے کو افضل قرار دیا گیا۔

عورت کا عورت کے ساتھ لیٹنا:

عورت کو عورت کے ساتھ جسم ملا کر بے پردہ لیٹنے سے منع کیا گیا بلکہ بچوں کو بھی دس سال کی عمر میں الگ الگ سلانے کا طریقہ سکھلایا گیا۔

بیوی اپنے خاوند سے دوسری کسی عورت کے محاسن بیان نہ کرے:

نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی عورت اپنی کسی سہیلی یا کسی عورت کا تذکرہ خاوند کے سامنے اس انداز سے کرے جیسے خاوند اسے دیکھ رہا ہو۔ [1]

یہ ساری پابندیاں اور حیا کو ختم کرنے اور بے حیائی پھیلانے والے اسباب و ذرائع حرام قرار دیے گئے صرف اس لئے کہ ایمان وحیا محفوظ رہے۔

عفت وعصمت ،شرم وحیا کی حفاظت کے لئے مضبوط قلعہ (شادی):

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے نوجوانو! تم میں سے جو مکان اور اس کے اخراجات کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے ،اس لئے کہ شادی اس کی آنکھوں کو نیچے کرے گی اور اس کی عزت کے لئے محفوظ قلعہ ہوگی اور جس کے پاس یہ طاقت نہ ہو وہ روزے رکھے،روزے اس کی شہوت کو ختم کردیں گے۔'' [2]

---

[1] ابو ذاؤد ، کتاب النکاح ، باب ما یؤمر به من غض البصر : ۲۱۵۰، صحیح بخاری،جامع الترمذی کتاب الأدب باب ماجاء فی کراهیة مباشرة الرجل الرجل والمرأة المرأة : ۲۷۹۲۔ صحیح بخاری ، کتاب النکاح، باب لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها : ۵۲۴۰۔

[2] صحیح بخاری ،کتاب الصوم ، باب الصوم لمن خاف علی نفسه العزبة : ۱۹۰۵۔ صحیح مسلم کتاب النکاح باب استحباب النکاح لمن ...... الخ: ۱۴۰۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شادی کے بغیر عبادات:

بخاری و مسلم کی مشہور حدیث ہے:

((جَآءَ رَهْطٌ اِلَى بُيُوتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا اَخْبَرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ غَفَرَاللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ،فقالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ الْآخَرُ: وأَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ اَبَدًا، فَجَاءَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ اَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ وَلٰكِنِّي أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)) [1]

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کسی کے گھر تین شخص آئے اور آپ ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھنے لگے۔ جب ان کو نبی اکرمؐ کی عبادت کے متعلق خبر دی گئی تو گویا انہوں نے نبی اکرمؐ کی عبادت کو کم جانا اور انہوں نے کہا کہ ہمارا نبیؐ سے کیا مقابلہ؟ ان کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے ہیں۔تو ان میں سے ایک نے کہا میں تو ہمیشہ رات کو نماز پڑھتا رہوں گا۔دوسرے نے کہا، میں ہمیشہ روزے رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔آخری نے کہا، میں ہمیشہ عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی شادی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور پوچھا کیا تم نے یوں یوں کہا ہے؟اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور پرہیزگار ہوں۔اس کے باوجود میں روزے رکھتا بھی ہوں افطار بھی کرتا ہوں، میں (رات کو) نماز پڑھتا بھی ہوں اور سوتا بھی

[1] بخاری، کتاب النکاح ،باب الترغیب فی النکاح: ٥٠٦٣۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور میں نے شادیاں بھی کی ہوئی ہیں۔پس جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ ہم میں سے نہیں۔''

شادی کی مشروعیت:

شادی میں انسان کی عفت و عصمت کی حفاظت ،آنکھوں کا حیا ،کان اور زبان کی صفائی،شرمگاہ کی حفاظت ،آدھا ایمان ،نسل قائم رکھنے کا ذریعہ،سکون ،محبت اور اللہ کی رحمت حاصل کرنے کا ذریع ہے تو اس کا اہتمام اور اس میں شوق و رغبت اور جلدی کرنا بلکہ سبقت کرنا انتہائی اہم ہے۔عورت و مرد کے لئے فضیلت و حیا قائم رکھنے کے لئے شادی عزت و عظمت کا ایک تاج ہے،جس کے حصول میں سستی نہیں کرنی چاہئے ورنہ جو شہوت کی قوت اللہ نے جسموں میں پیدا کی ہے وہ انسان کو مجبور کرے گی اور اس کی بنیاد پر شیطان کو موقع ملے گا۔

والدین کے لئے انتباہ:

ماں باپ کو اس مقام پر انتہائی ذمہ دار بننا چاہیے،کوئی ایسا کام جو بچوں سے شرم و حیا ختم کردے نہیں کرنا چاہئے بلکہ ان کے ایمان کو ابھارنا اور مضبوط کرنا والدین کے حقوق میں شامل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، یہ ماں باپ ہیں جو اسے یہودی ،نصرانی اور مجوسی بنادیتے ہیں۔''[1]

حمید جنی کہتے ہیں ہم سنا کرتے تھے کہ بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جنہیں ان کے بچے ہلاکتوں میں کھینچ لائیں گے۔[2] مقاتل بن محمد عتکی کہتے ہیں میں اپنے باپ اور بھائی کے ساتھ ابواسحٰق ابراہیم حربی کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے میرے باپ سے کہا یہ آپ کے بچے ہیں؟ کہا ہاں تو فرمانے لگے محتاط ہو جاؤ یہ کسی ایسے مقام پر یا کسی ایسے کام میں مشغول

---

[1] صحيح بخاري ، كتاب الجنائز ، باب ما قيل في أولاد المشركين : ١٣٨٥۔ صحيح مسلم ، كتاب القدر ، باب معنىٰ كل مولود يولد على الفطرة ......الخ : ٢٦٥٨۔

[2] كتاب العيال لابن ابى الدنيا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ دیکھیں جس سے اللہ نے منع کیا ہے ورنہ تو ان کی نظروں میں گر جائے گا۔ ❶

قتادہ بن دعامہ سدوسی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، عام کہا جاتا تھا جب بچہ بالغ ہو جائے ماں باپ شادی نہ کریں اور وہ کوئی گناہ کر بیٹھے تو باپ بھی گناہگار ہوگا۔ ❷

الزام تراشی، بدگمانی، عیب تلاش کرنا، شک وشبہ:

یہ سارے کام جو حرام قرار دیے گئے صرف ایمان و حیا اور عزت و وقار کی حفاظت کے لئے اور ان سب کاموں کو شیطانی قرار دیا گیا صرف اس لئے کہ ان کی وجہ سے شیطان انسان پر حملہ آور ہو کر اس کا ایمان خراب کر دیتا ہے۔ تو اپنے ایمان کی حفاظت اور عزت و عصمت و وقار کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ضابطے مقرر فرمائے ہیں جن میں سراسر ہمارا اپنا فائدہ ہے۔

❀❀❀❀❀

❶ صفة الصفوة لابن جوزی۔

❷ کتاب العیال۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ہفتم

کفار کی سازشیں اور خواہش پرستی وایمان کی تباہی پر مبنی پراپیگنڈے

کفار چونکہ اسلام کے دشمن ہیں اوران کی شدید خواہش ہے کہ دنیا میں اسلام ختم ہو جائے اور مسلمان اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت چھوڑ کر ہم جیسے بن جائیں اور ایمان و اطاعت اورآسمانی شریعت کی پابندی ختم ہو جائے ۔اس لئے ان ظالموں نے عورت کو خصوصی ٹارگٹ بنایا اور اسکے حوالے سے بہت سازشیں کیں ۔ذیل میں ہم چند ایک کا جائزہ آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔

چہرے کا پردہ نہیں:

اسلام پر حملہ اور شریعت میں تحریف کے لئے ان ظالموں نے یہ شوشہ اڑایا کہ عورت کے ہاتھ اور چہرے کا پردہ نہیں ۔ویسے کپڑوں کے اوپر برقع یا چادر لے لیں یہی پردہ ہے۔ اور بدقسمتی سے علمائے سوء خصوصاً مصر اور اس کے قریب والے ممالک جو یہودیوں کے زیر اثر ہیں وہاں سے ان کو ہر قسم کے فتوے آسانی سے میسر آ جاتے ہیں، جن کی تشہیر کر کے وہ لوگوں کے عقیدے وذہن خراب کرتے ہیں ۔

ستم کی بات:

ستم کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں ایک بہت بڑی تعداد علماء و بزرگانِ دین کی باتوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من وعن قبول کر لیتے ہیں، براہِ راست قرآن وحدیث سے تحقیق کرتے ہی نہیں ۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن ہم تک پہنچایا، حدیث ہم تک پہنچائی، دین کو قیامت تک باقی رکھنے کی ذمہ داری اٹھائی اور اسے پڑھنا سمجھنا ہر مسلمان پر فرض قرار دیا۔پھر بھی اکثر لوگ خود پڑھنا سمجھنا گوارا ہی نہیں کرتے اور بزرگوں وآئمہ کی باتوں پر اپنے دین وعمل کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اس سے کفار ومشرکین اور یہود ونصاریٰ جیسے عیار وچالاک دشمنوں نے بہت فائدہ اٹھایا اور اٹھا رہے ہیں۔ہمیں اس حوالہ سے اپنی اصلاح کرنی چاہئے اور اپنے دین وعمل کی بنیاد علی وجہ البصیرت قرآن اور حدیث پر رکھنی چاہئے، بزرگوں اور علماء کے اقوال پر نہیں۔اہلِ کتاب کی گمراہی کا یہی بڑا سبب بنا تھا کہ انہوں نے اپنی کتابوں اور اپنے نبیوں کی سنت وحدیث کو چھوڑ کر علماء وبزرگان کو ہی سب کچھ سمجھ لیا تھا، جسے قرآن نے اس انداز سے بیان کیا ہے کہ:

﴿ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ (التوبة : ٣١)

''انہوں نے اپنے علماء وبزرگان کو اللہ کے علاوہ رب بنالیا تھا۔''

رب بنانا یہی ہے کہ ہر بات انہی سے لینا، جسے وہ حرام کہہ دیں وہ حرام، جسے وہ حلال کہہ دیں وہ حلال۔نہ کتاب پڑھنا نہ نبی سے سیکھنا۔سورۃ الاعراف میں ہمیں واضح طور پر حکم ہے کہ:

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ﴾
(الأعراف : ٣)

''اس شریعت کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر اتاری گئی ہے اور اسے چھوڑ کر اولیاء کی پیروی میں نہ لگ جاؤ۔''

یہ کس قدر واضح آیت ہے، ہمیں براہِ راست قرآن وحدیث کو سمجھ کر راہنمائی لینی چاہئے۔ٹھیک ہے علماء وبزرگان کے بڑے مقام ہیں اور بڑی عزت ہے، ان کا احترام اور ان سے محبت کا دین حکم دیتا ہے لیکن جو حق اللہ کا اور اس کے رسول کا ہے وہ علماء وبزرگوں کو دے دینا انصاف نہیں، یہ ظلم ہے۔بطور استاذ اس سے راہنمائی لیں، مگر دین وعمل کی بنیاد قرآن و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث پر رکھیں، اس طرح ان شاء اللہ کفار کی سازشیں ختم ہو جائیں گی۔

قرآن، حدیث اور اجماع:

پیچھے آپ قرآن اور حدیث سے واضح پڑھ آئے ہیں کہ پردے میں چہرے کو ڈھانپنا، سر سے لے کر پاؤں بلکہ پاؤں سے بھی نیچے چادر لٹکانا مشروع قرار دیا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے واضح احادیث جن میں چہرے کو ڈھانپنے کا تذکرہ ہے، آنکھیں جھکانے کا حکم، گھر کے اندر رہنے کا حکم ہے تو ان سارے احکامات کی موجودگی میں کس طرح یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ چہرہ اور ہاتھ نہیں آتے؟

یہ صرف کفار کا پراپیگنڈہ ہے، جس سے انہوں نے اسلام کی پاکباز اور عزت وعفت والی اسلام کی بیٹیوں کو بے پردہ بنا کر اللہ کی رحمت سے محروم اور ان کے حسن و جمال کو لوگوں کے سامنے ننگا کرنے کے لئے شروع کر رکھا ہے۔ روایات میں سارے جسم اور چہرے کو چھپا کر صرف ایک آنکھ کو راستہ دیکھنے کے لئے پردہ سے باہر رکھنے کا تذکرہ ملتا ہے۔ صحابہ کرام کی بیویوں اور امہات المؤمنین سے اسی طرح پردہ کرنا ثابت ہے، نیز اب بھی امت کی راسخ ایمان وحیا والی عورتیں اسی طرح پردہ کرتی ہیں۔

چہرے کو کھلا رکھنا دراصل مکمل پردہ ختم کرنے کی ہی تمہید ہے اور عورتوں کو مردوں کے مشابہ بنانے کی سازش ہے۔

افسوس:

ان لوگوں کی عقلوں پر افسوس ہے کہ اگر چہرے کا پردہ نہیں تو پھر محرم اور غیر محرم کے درمیان فرق کیا رہ جاتا ہے؟ باپ بھائی کے سامنے بھی عورت ننگے منہ رہتی ہے اور اجنبی مردوں کے سامنے بھی منہ برہنہ رہے تو پردہ کیسا؟ جسم پر کپڑے تو پہلے بھی موجود ہیں۔

مخلوط نظام تعلیم:

دوسری بہت بڑی سازش مخلوط نظامِ تعلیم ہے، لڑکے لڑکیاں اکٹھے بیٹھیں، باتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں، پڑھیں، تفریح منائیں، کھائیں پئیں۔ یہ ایسی سازش ہے کہ بچپن سے ہی بچیوں کے ذہن سے اسلام کی تعلیم ختم ہو جائے، اختلاط اور مردوں سے آزادانہ میل جول ودوستی والا ذہن بن جائے۔ مردوں اور عورتوں دونوں کے درمیان سے جھجک اور فطری حجاب ختم ہو جائے۔ اسی طرح لڑکیوں کا مردوں کو پڑھانا اور مردوں کا لڑکیوں کو تعلیم دینا، دورانِ تعلیم سیر وسیاحت کی غرض سے دوسرے علاقوں میں بھیج دینا اور اس طرح آہستہ آہستہ یہ زہر والدین اور بڑوں کے دماغ میں ڈال دینا کہ ان سے غیرت ختم ہوتی جائے، وہ اپنی بہن بیٹی کو اجنبی کے ساتھ دیکھیں تو اسی پر مطمئن ہو جائیں کہ اس کا کلاس فیلو ہے۔

بچوں کے ایمان کی حفاظت:

یاد رکھیں بچوں کے ایمان کی حفاظت والدین کی ذمہ داری ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ)) ❶

''یعنی اللہ تعالیٰ ہر بچہ کو فطرت اسلام پر پیدا کرتے ہیں (اور ایمان کی حالت میں والدین کے ہاتھوں میں دیتے ہیں) یہ ماں باپ ہی ہیں جو انہیں یہودی، عیسائی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ)) ❷

''تمہارے بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور دس سال کے

❶ بخاری، کتاب الجنائز، باب ما قيل في أولاد المشركين: ١٣٨٥۔ صحيح مسلم، كتاب القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة: ...... ٢٦٥٨۔

❷ ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة: ٤٩٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں (پھر بھی نماز نہ پڑھیں) تو انہیں سزا دو اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔“

حفاظت حیا وایمان پر سخت تربیت:

اندازہ لگائیں کہ بچوں کے ایمان و حیا کی حفاظت کے لئے کس قدر شدید حکم ہے کہ دس سال کے ہوں تو ان کے بستر، چارپائیاں علیحدہ علیحدہ کر دو اور نماز پر انہیں سزا دو اور پابندی کرواؤ تاکہ انہیں دین کا پتہ چلے۔ تو جب سگے بہن بھائی اکٹھے نہیں لیٹ سکتے تو یہ بات کس طرح برداشت کی جاسکتی ہے کہ بچیاں لڑکوں کے ساتھ چھ سات گھنٹے اکٹھے رہیں اور اسی ماحول میں پروان چڑھیں؟

ایک عورت کی اور امریکی جج کی گواہی:

۱۔ایک خاتون نے اپنی دلسوزی کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ ”جو لڑکیاں مخلوط تعلیم کی پیداوار ہیں ان کی اخلاقی سیرت کے متعلق یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مخلوط تعلیم سے ان کی خلقی عصمت اور غیرت تباہ ہو جاتی ہے اور ان میں زیادہ سے زیادہ مردانہ اوصاف پیدا ہو کر انہیں زیادہ سے زیادہ خراب کر دیتے ہیں، جس کے بعد یہ گھریلو زندگی کے نظام کو سنبھالنے کے قابل ہی نہیں رہتیں۔موجودہ یونیورسٹیوں کی مخلوط تعلیم جو مغربی خطوط پر قائم ہے ہماری لڑکیوں کے لئے بے سود اور غیر ضروری ہے۔“ [1]

۲۔ایک امریکی جج لنڈ ھے کا بیان ہے” اندازہ ہے کہ ہائی سکول کی کم از کم پینتالیس فیصد لڑکیاں مدرسہ چھوڑنے سے پہلے خراب ہو چکی ہوتی ہیں۔“ [2]

اہل ایمان! غیرت کرو:

کلمہ پڑھنے والے مسلمانو! کچھ غیرت کرو، اپنی بیٹیوں بچیوں کو کیوں مخلوط نظامِ تعلیم میں ڈال کر تباہ و برباد کرتے ہو، ان کے ایمان و غیرت اور حیا کو کیوں ختم کر رہے ہو۔اندازہ کریں کہ جب پڑھا لکھا طبقہ اس طرح عورت کے پردے کا قائل ہی نہ رہے گا اور عام اختلاط والی

[1] زمزم لاهور۔ ۱۵ اکتوبر ۴۵ء۔

[2] پردہ از مولانا مودودی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زندگی کا عادی ورسیا ہو چکا ہوگا اوران میں مردوں عورتوں کا میل جول عام ہوگا تو نیچے ان پڑھ طبقوں میں اس کے کتنے زہریلے اثرات ہوں گے؟ اور یہی کفار چاہتے ہیں۔

عورتوں کی مخلوط تعلیم:

اسلام علم کا دین ہے، اس کی سب سے پہلی وحی پڑھنے کے حکم سے شروع ہوئی مگر اس میں ایمان وحیا کو، آخرت کو، اللہ کی اطاعت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ نبی کی بیویاں بھی پڑھی تھیں اور صحابہ کرام اُن سے علم حاصل کرتے تھے اس لیے ان کی تعلیم کے لئے جو طریقہ شریعت نے رکھا ہے وہ اختیار کروتا کہ ان میں علم کے ساتھ ایمان پیدا ہو، وہ اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار بنیں۔ اپنی عزت وعصمت کا خیال رکھیں، گھر میں بیٹھ کر قرآن وحدیث پڑھیں، دیگر ضرورت کے علوم پڑھیں اور کل قیامت کو جنت کی حقدار بنیں پڑھ لکھ کر کفار کے ہاتھوں استعمال ہونا اور شیطان کا محافظ بننا اور جہنم کے راستے پر چلنا کوئی عقلمندی اور پڑھا لکھا ہونا تو نہیں!

اسلام کے خلاف خواہشات کی پیروی اور مرضی کی زندگی گزارنے کو کامیابی قرار دینا:

تیسرا خوفناک پراپیگنڈہ جو چلایا جارہا ہے وہ یہ کہ بچپن کھیلنے کودنے کے دن ہیں، ذرا بڑے ہو جاؤ تو پڑھو لکھو، کوئی کام کاج سیکھو، اپنا مستقبل بناؤ۔ اور بڑھاپے کو مستقبل قرار دے دیا گیا۔ جو نظریات آخرت کے منکروں کے ہیں وہی مسلمانوں میں پھیلائے جارہے ہیں اور پھر اس زندگی میں کامیاب اس کو قرار دیا جاتا ہے جو اچھے مکان، اچھے کاروبار، گاڑی کا مالک ہو اور اپنی ہر خواہش پوری کر سکے۔ یہ خواہشات پوری کرنے والی زندگی کو بڑے خوبصورت رنگ میں پیش کر کے انہی کے حصول میں لگانے کی سازش اور اسلام، آخرت، اللہ کے سامنے جانا، غیرت، عزت، شرافت، پردہ ان سب چیزوں سے دور کر دیا گیا۔ قرآن مجید نے ہمیں جا بجا بتایا کہ شیطان نے پہلی قوموں کے سامنے ان کے اعمال کو خوبصورت کر کے پیش کیا اور انہیں دھوکے میں رکھا۔ بعینہ آج کفار بھی خواہشات کو مزین کر کے پیش کرتے ہیں اور بھلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں کہ انسان کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔اس کا خالق و مالک کون ہے؟ اس نے اسے زندگی کی نعمتیں دیں اور اس نے اسے موت دینی ہے، پھر زندہ کرنا ہے، پھر اس سے حساب کتاب لینا ہے۔اس سارے دین سے غافل کر کے حصول خواہشات میں لگا دیا گیا۔یہ وہ پراپیگنڈہ ہے جس میں عورتوں کو ڈال کر ان سے حیا و حجاب اور غیرت و حمیت ختم کر دی گئی حتیٰ کہ عصمت فروشی، رقص و سرود، گانے بجانے تک عورت چلی گئی اور اس کے مرد، ماں باپ دیوث و بے غیرتی سے چپ ہو گئے۔صرف اسی سوچ سے کہ پیسہ ہے تو سب کچھ ہے۔گاڑی مکان ہو تو عزت ہے۔ایمان و حیا کو کون پوچھتا ہے؟ حد تو یہ ہے کہ اسے فیشن بنا دیا گیا اور معاشرے میں عزت کا نشان قرار دے دیا گیا۔کچھ لوگ اپنے بچوں کو عیسائیوں کے گندے سکولوں میں مخلوط نظامِ تعلیم والے سکولوں اور کالجوں میں صرف اسی لئے پڑھاتے اور لاکھوں کے اخراجات برداشت کرتے ہیں کہ معاشرے میں بڑی حیثیت کے لئے یہ ضروری ہے۔

عقیدے کی تباہی:

ذرا غور کریں کفر کے اس پراپیگنڈے میں جو صاف جہالت و گمراہی پر مبنی ہے کس قدر اہل اسلام کے عقائد کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا گیا ہے۔قرآن کس طریقے میں عزت قرار دیتا ہے۔نبی کیا کہہ رہے ہیں، اللہ کا کیا فرمان ہے۔مسلمان ان سب سے منہ موڑ کر کفر کے ہاتھوں برباد ہو رہا ہے اور اپنی حیا و عزت کو برباد کر رہا ہے۔ایسے حالات میں عورتوں کو اپنے عقائد کی زبردست انداز سے اصلاح کرنی چاہئے اور کفار کے پراپیگنڈے اور حملوں کا توڑ اور دفاع کرنا چاہئے۔دنیا میں ہماری حیثیت کیا ہے؟ اس سے زیادہ یہ فکر کرنی چاہئے کہ اللہ کی نگاہ میں ہماری کیا حیثیت ہے۔

جمہوری نظام میں دھکیلنا:

چوتھا پراپیگنڈا یہ ہے کہ عورت کو اسلام کے نظام عفت و عصمت سے نکال کر جمہوریت کے گندے میدان میں لانا، سیاست میں، انتخابات میں، اسمبلیوں میں، مخلوط مجالس میں بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورے ملک کے سامنے انہیں بے پردہ کرنا اور آزاد خیالی ،آزادی اور مردوں کی برابری کے سبق پڑھا پڑھا کر اس کی نسوانیت اور حیا کو ختم کرنا۔ پیچھے لکھی جانے والی آیات واحادیث کو دوبارہ پڑھ کر سوچیں کہ عورت کو اللہ نے اس کی اجازت دی ہے کہ یہ گھر کے معاملات چھوڑ کر ملک کے معاملات اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے ۔جمہوریت تو ویسے بھی صاف کفرو شرک کا نظام ہے کیونکہ اس کی بنیاد یہ ہے کہ اپنی مرضی سے زندگی گزار دی جائے ۔جبکہ اسلام کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ کی مرضی سے زندگی گزاری جائے تو اس کفر کے نظام میں عورت کو شامل کر کے عورت کو عزت نہیں بخشی گئی بلکہ اس کے ایمان وحیا کو تباہ کر کے جہنم میں پھینک دیا گیا ہے۔

میدانِ حیات میں بھرپور کردار:

پانچویں سازش عورت کے حوالے سے یہ کی گئی کہ اس کو مختلف غلط طریقوں سے باہر نکال کر زندگی کے میدان میں بھرپور کردار ادا کرنے پر تیار کیا جائے ۔اسی حوالے سے عورتوں پر تشدد ،قید، گھر میں بند رکھنا، ایک بندے کے ساتھ ساری زندگی چمٹے رہنا جیسے پراپیگنڈے، میڈیا کے ذریعے گندی ترغیب دے دے کر پردہ سے اور عفت وعصمت سے، وقار واطمینان والی زندگی سے باہر نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔بینکوں میں عورت ،کارخانوں ،ہسپتالوں میں عورت، پولیس و فوج میں عورت، پرائیویٹ اداروں میں عورت ،ہر جگہ عورت، جسے گھر میں رہنے اور مردوں کی نگاہوں میں نہ آنے کا حکم تھا اسے ہر جگہ پہنچادیا گیا۔

عجیب منطق:

عجیب منطق یہ ہے کہ عورت اپنے گھر میں اپنے خاوند اور بچوں کی خدمت کرے اور عزت سے زندگی گزارے تو اسے قید اور تشدد قرار دیا گیا اور اگر وہ سینکڑوں غیر مردوں کی خدمت اور ان کے کام کاج کے لیے ہسپتال ،جہاز یا کسی اور جگہ نوکری کرے تو یہ آزادی۔

بلا خوف و پریشانی گھر میں رہے اور اس کا خاوند اس کی ضروریات پوری کرے، یہ عزت ہے، سکون سے رہے تو یہ جبر اور اگر ایک ایک پیسے کے لئے نوکریاں کرے ،لوگوں کی باتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنے،عزت وحیا ختم کرلے،غیروں کی نظروں میں رہے تو عزت اور آزادی؟

کیسے پاگل بنادیا گیا:

ذرا غور کریں میڈیا اور پراپیگنڈہ کے زور پر کس طرح پاگل بنادیا گیا اور ذہن وعقیدہ کو خراب کیا گیا۔

دنیوی علوم وفنون:

چھٹی سازش کفر کی طرف سے یہ پھیلائی گئی کہ دنیا میں دینی علوم قرآن وسنت کی تحقیر کی گئی اوراس کے بارے میں بنیاد پرستی وانتہا پسندی کے پراپیگنڈے کر کے دنیوی علوم جو وہ چاہتے ہیں ان کی بنیاد پر عزت و بڑائی کا تصور پیش کیا۔اور معلوم ہونا چاہیے کہ تعلیم ایک ایسا ہتھیار ہے جس کے ذریعے جس طرح کے افراد چاہئے تیار کیے جا سکتے ہیں۔اس لئے انہوں نے اپنے عمومی نصاب میں سوائے جھوٹی کہانیوں،غزلوں،ڈراموں اور عشقیہ باتوں کے ساتھ شرک کے حوالے سے قبروں،مزاروں کے ہی تذکرے رکھے ہیں۔اس جھوٹ کو پڑھتے،یاد کرتے اور غزلوں،افسانوں اور ڈراموں کو پڑھتے لکھتے جب زندگی کے چودہ پندرہ سال گزریں گے تو آپ جان سکتے ہیں کہ کس قسم کے ذہن تیار ہوں گے۔تعلیمی میدان میں اس طرح کی گہری چھاپ انہوں نے مسلط کردی ہے کہ ساری ساری زندگی قرآن کا ترجمہ ہی نہیں پڑھتے،پاکیزگی وطہارت کے بنیادی مسائل کا علم ہی نہیں ہوتا۔یہ چند گھناؤنی سازشیں ہیں جو کفر کی طرف سے آج دنیا پر مسلط کی گئی ہیں اوراس طرح امت کو دین سے الگ کر کے رکھ دیا گیا۔اللہ سے جو خالق و مالک ہے رشتہ کاٹ دیا گیا۔نبی سے توڑ دیا گیا اور آسمانی ہدایت سے دور کردیا گیا۔

غیرت:

غیرت ایک روحانی قوت ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اندر پیدا فرمارکھی ہے،جو انہیں شرف وحرمت اور پاکدامنی پر ابھارتی ہے اور ہر مجرم کے خلاف نفرت پر آمادہ کرتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں غیرت اخلاق محمودہ اور جہاد شرعی پر منتج ہوتی ہے۔

غیرت اللہ تعالیٰ کا بھی وصف ہے، حدیث میں ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَّأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَاحَرَّمَ عَلَيْهِ)) [1]

"اللہ تعالیٰ بھی غیرت والے ہیں اور مومن بھی غیرت مند ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب مومن وہ کام کرتا ہے جو اللہ نے اس پر حرام قرار دیے ہوئے ہیں۔"

یہ غیرت ہی ہے جس کی وجہ سے عورت اگر خوشبو لگا کر مسجد میں اللہ کی عبادت کے لئے جائے تو اللہ تعالیٰ اسکی نماز و عبادت قبول نہیں فرماتے جب تک وہ جنابت کے غسل کی طرح غسل نہ کرلے۔ [2]

امت مسلمہ کو کب غیرت آئے گی؟:

امت مسلمہ جو شریعت کی حدود کو پامال کئے جارہی ہے اور اللہ کے احکام و قوانین کو اور محمد رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو ترک کئے ہوئے ہے، اسے کب غیرت آئے گی؟ ہماری بیٹیاں، بہنیں، مائیں کب غیرت کھائیں گی؟ عورت ماں باپ کی عزت ہوتی ہے، خاوند کا اعتماد اور مان ہوتی ہے، بھائیوں کی آبرو ہوتی ہے، خاندان کی غیرت و حرمت ہوتی ہے، اگر یہ بے پردہ ہو کر بازاروں، کالجوں میں جائے، غیر مردوں سے آزادانہ اختلاط کے تعلقات رکھے تو کب غیرت آئے گی؟ کیا ماں باپ اسے اپنی بے عزتی نہیں سمجھیں گے؟ خاوند اسے اپنی بے غیرتی نہیں سمجھے گا؟ بھائی اسے اپنی ذلت نہیں سمجھیں گے؟ خاندان والے اپنی ناک خاک آلود ہونا اور رسوا ہونا نہیں جانیں گے؟ آخر کب ہمیں غیرت آئے گی؟

[1] صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب غیرة الله تعالیٰ وتحریم الفواحش: ۲۷۶۱۔
صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الغیرة: ۵۲۲۳۔

[2] ابو داؤد، کتاب الترجل، باب فی طیب المرأة للخروج: ٤١٧٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفر کے پراپیگنڈے میں ہماری عورتیں جنسِ بازار بن گئیں، حجاب و حیا سے عاری ہو گئیں، شیطان کے ہتھیار بن گئیں۔ اللہ کی باغی اور یہودیوں، عیسائیوں جیسے گندے کردار والی بن چکیں، کیا ہمیں یہ سب کچھ دیکھ کر عفت و عصمت کے ختم ہو جانے اور شریعت کی بغاوت پر غصہ نہیں آتا؟ کیا صحابہ کرام کا نمونہ ہمارے سامنے نہیں؟

غیرت صحابہ

پیچھے آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے پڑھ چکے ہیں کہ ایک عورت ام یعقوب نے جب ابرو بنانے کے حوالے سے انکے گھر والوں کے متعلق بات کی تو فرمایا جاؤ میرے گھر میں دیکھ کر آؤ، واپس آئی تو کہا کوئی معاملہ نہیں دیکھا تو فرمایا اگر میری بیوی ایسا کرتی تو وہ گھر میں نہ رہتی۔ [1]

ایک اعرابی کی غیرت:

صحابہ کرام تو پھر بھی عزت و غیرت کے پہاڑ تھے ایک اعرابی کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے ایک شخص کو دیکھا جو اس کی بیوی کو دیکھ رہا تھا تو اسی بات پر غیرت میں آیا کہ اس کا اس کے کیا تعلق ہے کہ وہ اس کی طرف متوجہ ہے، اسے طلاق دے دی۔ جب اسے اس معاملہ میں ڈانٹا گیا تو اس نے اشعار کہے کہ ؎

وَ اَتْرُكُ حُبَّهَا مِنْ غَيْرِ بُغُضٍ
وَ ذَاكَ لِكَثْرَةِ الشُّرَكَآءِ فِيْهِ
اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ عَلٰى طَعَامٍ
رَفَعْتُ يَدِیْ وَ نَفْسِیْ تَشْتَهِيْهِ
وَ تَجْتَنِبُ الْاُسُوْدُ وُرُوْدَ مَآءٍ
اِذَا رَأَتِ الْكِلَابَ وَلَغْنَ فِيْهِ

---

[1] ابو داؤد، كتاب الترجل، باب في صلة الشعر: ٤١٦٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں اس کی محبت چھوڑ رہا ہوں اگرچہ مجھے اس سے کوئی بغض نہیں ہے بس ایک ہی وجہ ہے کہ اس میں ''شریکانِ محبت'' بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔

جب مکھیاں کھانے میں گر جائیں تو خواہش ہونے کے باوجود میں ہاتھ اٹھالیتا ہوں۔

شیر اس پانی سے اجتناب کرتے ہیں جس میں وہ کتوں کو زبان ڈالے دیکھ لیں۔''

تو کیا آج اہل اسلام میں اس اعرابی جتنی غیرت بھی نہیں رہی۔ آج عرب وعجم میں رسول اللہ کی روحانی بیٹیوں کو ننگے منہ، بے پردہ، تنگ لباسوں میں مردوں کے ساتھ بازاروں کالجوں میں ساری دنیا کے کفار ومشرکین دیکھ کر مسلم غیرت وحمیت پر ہنس رہے ہیں۔ ہمیں کب غیرت آئے گی؟ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مسلمان عورت تو بھی سوچ! شیطان اور اس کے کارندے دنیا میں فحاشی پھیلانے کا پروگرام لے کر دین وایمان کے ڈاکو بنے ہوئے ہیں، اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور تو ان کی معاون بنی ہوئی ہے۔ اس دن کے عذاب سے ڈر جس دن اس دنیا کی دولتیں، حسب ونسب اور مرتبے وغرور نہیں ہوں گے۔ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے اس سے بچنے اور جنتوں کی شہزادی بننے کے لئے اپنے اندر تبدیلی پیدا کر، توبہ کر اور دنیا میں ایمان، عفت وحیا پھیلانے کا باعث بن۔ اللہ نے اپنے پیارے نبی کی بیویوں کو گھروں میں رہنے، غیر مردوں کے ساتھ نرم لہجے میں بات نہ کرنے اور پردہ کرنے کا حکم دیا تو بھی اپنے آپ کو اسی گروہ میں داخل وشامل کر اور کفار ومشرکین کے جھوٹے پھندوں سے اپنی حرمت وعزت کو بچا۔ اپنے خداداد حسن کو گلیوں بازاروں اور کلبوں کارخانوں میں رسوا نہ کر۔ خاوند اور باپ بھائی کی غیرت وحرمت بن کر وقار کی زندگی اختیار کر۔

غیرت کے مقابلے میں دیوثیت:

جان لینا چاہئے کہ غیرت کے مقابلے میں دَیّوث کا نام لیا جاتا ہے۔ دیوث غیور کی ضد ہے۔ دیوث اسے کہتے ہیں جو اپنے اہلِ خانہ کو حرام کام پر دیکھے اور منع نہ کرے، اپنے گھر میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برائی کو برداشت کرے۔

یاد رہے:

یاد رہے اللہ نے مردوں کو عورتوں کا نگران بنایا ہے۔ ان کی خرابی میں مردوں کی کوتاہی کا بہت دخل ہوتا ہے، انہیں اپنی ذمہ داریاں پوری غیرت کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں۔

علماء کو بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔ معاشرے میں کفر کی سازشیں بیان کرنا اور ان کا توڑ شریعت کی روشنی میں واضح کرنا اور امت کو غیرت دلانا ان کے ذمہ ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لائے تو بالوں کا گچھا انہیں ملا۔ خطبہ دے کر فرمایا: ''تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ اس کام سے منع فرماتے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل ہلاک ہو گئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام کیے۔'' ●

دیوث کا انجام:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تین قسم کے لوگ جنت میں نہیں جا سکیں گے، جن میں ایک دیوث بھی ہے۔

کرنے کا کام:

آخر میں ہم گزارش کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ اسلام کو خلیفہ بنا کر پیدا فرمایا ہے، دنیا کو کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے پاک کرنا اور اس کے دین کو دنیا میں قائم کرنا یہ ہماری زندگیوں کا نصب العین ہے۔ انبیائے کرام جو دنیا میں سب سے اعلیٰ لوگ تھے یہی کام کرتے رہے ہیں۔ صحابہ کرام، اہلِ ایمان ہمیشہ دین کی سربلندی کے لئے زندگیاں، توانائیاں اور صلاحیتیں خرچ کرتے رہے، کفر کے خلاف سینہ سپر رہے، ان کی طرف اٹھنے والی یلغاروں کا مقابلہ کرتے رہے، انہیں ذلیل و حقیر سمجھ کر ان کے طریقوں سے نفرت کرتے رہے اور اللہ

● ترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء فی کراھیة اتخاذ القصة: ۲۷۸۱۔ ابو داؤد کتاب الترجل، باب فی صلة الشعر: ٤١٦٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دین کو اعلیٰ ترین جان کر اس کی اتباع میں رہے۔ مگر آج ہم نظریاتی طور پر مفلوج ہو چکے ہیں، اللہ کے دین اور اس کی اتباع میں ہم نے عزت سمجھنا چھوڑ دی، کفار کو ذلیل و حقیر سمجھنا چھوڑ دیا۔ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے اور کفر کو مٹانے کا عقیدہ چھوڑ رکھا ہے۔ قرآن وسنت سے دور چلے گئے ہیں اور کفر کے پھندوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ہم نے اپنی آزادیوں کو، حرمتوں، کو عزتوں غیرتوں کو ان کافروں کے قبضے میں دے دیا ہے، ان کے پراپیگنڈوں پر دنیا کی خواہشات کے غلام بن کر آخرت سے غافل ہو چکے ہیں.........

ہمیں اب غیرت میں آنا چاہئے، سچے دل سے توبہ کر کے دین کی طرف پلٹنا چاہئے۔ اللہ ہمارا رب ہے، ہمارے اوپر احسان کرنے والا ہے، ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔ اس کا حق ادا کرنا چاہئے عورتوں کو بھی، مردوں کو بھی زندگی اس بنیاد پر گزارنی چاہئے کہ اللہ کی نافرمانی نہ ہو۔

زندگی کے ہر شعبہ میں قرآن وسنت کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور کفار جو قرآن وسنت کی توہین کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے، اللہ کی شریعت کو مٹانے کے لئے اپنے گندے اور بے حیائی والے کفریہ شرکیہ نظام مسلط کرنا چاہتے ہیں، انہیں تباہ کرنے کے لئے اپنے نبی کی طرح میدانِ جہاد میں آ جائیں، اپنی زندگیاں، جوانیاں، مال اور صلاحیتیں، اولادیں سب اللہ کی محبت میں لگا دیں۔ زندگی کا مقصد یہ ہو کہ خواہشیں (اِن شاء اللہ) جنتوں میں پوری کریں گے۔ اسلام کی سمجھ، کفر کی سازشوں کا ادراک اور غیرت وحمیت جہاد کے ساتھ بہت جلد آ جاتی ہے، یہ اسلام کا سب سے بڑا فریضہ ہے۔ کردار ایسا بنائیں کہ بڑے سے بڑا معاملہ ہی کیوں نہ ہو ہمارے ایمان میں تزلزل نہ آئے۔ ایمان اس دنیا کی سب سے قیمتی چیز ہے اسے سنبھال کر رکھیں۔ اس صحابیہ کا کردار سامنے رکھ کر ہماری عورتیں اپنے اندر جذبہ پیدا کر لیں جس کا بیٹا یا کوئی انتہائی قریبی شہید ہوا تو وہ میدانِ جہاد کی طرف باپردہ وقار و سکون کے ساتھ جانے لگی تو کسی نے کہا تیرا بیٹا شہید ہو گیا تو رو نہیں رہی............ زمانہ جاہلیت کے کردار کو سامنے رکھیں اور اس ایمان وحیا کے پیکر کو دیکھیں............ فرمانے لگیں اگر مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے پیاروں کے حوالے سے صدمہ پہنچا ہے تو کوئی بات نہیں میرے حیا کے بارے میں تو مجھے کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عزت و غیرت اور پاکدامنی کی زندگی نصیب فرمائے۔ بے حیائی، بے پردگی جیسی گندی کفریہ ثقافت و تہذیب سے محفوظ رکھے اور اسلام کے غلبہ کے لئے اور کفر کے خاتمہ کے لئے کردار ادا کرنے کے لئے چن لے، وہی توفیق دینے والا بہترین کارساز ہے۔ آمین یارب العالمین!

❀❀❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ادارے کی دیگر مطبوعات

دار الاندلس
۴۔ لیک روڈ، چوبرجی لاہور
فون: 7230549-7231106 - 7240940